www.kitabnagri.com
Zara Art
محرم کی وفا
از قلم: سنیہا رؤف
کتاب نگری
www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri

محرم کی وفا

سنیہا رؤف

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

کچھ میرے بارے میں:

میں بہت دیر سے ناولز پڑھ رہی ہوں اور ہر کہانی کے اختتام پر میں اپنے ذہن میں اپنی کہانی ترتیب دیتی تھی کہ اگر میں لکھتی تو وہ کہانی کیسی ہوتی اور آج میں نے ایک چھوٹی سی کوشش کی ہے۔

ناول لکھنے کی یہ میری پہلی کاوش ہے مجھے پتا ہے اس میں بہت سی غلطیاں بھی ہوں گی جو میں چاہتی ہوں آپ میری اصلاح کریں اور کچھ در گزر بھی میں یہ ناول اپنی ماما کے سپورٹ کے بغیر نہیں لکھ سکتی تھی شی از مائی

ایوری تھنگ، اس کے علاوہ میری بہت پیاری کزن سسٹر اسرا اویس انہوں نے کہا کہ میں لکھ سکتی ہوں میری دو بہت پیاری دوستیں عروج اور ماہ نور جنہوں نے مجھے موٹیویٹ کیا، میں شکر گزار ہوں اپنے رب کی اور اس کے بعد اس پلیٹ فارم کی جس نے مجھے یہ موقع دیا۔

آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔

شکریہ۔

بقلم سنیہا رؤف

اب سوچتی ہوں تو مجھے وہ سب حقیر سا لگتا ہے

جو کبھی میری زندگی کا "حاصل" ہوا کرتا تھا ....

(سنیہا رؤف)

بہار کا موسم، کھلتے پھولوں اور پرندوں کی چہچہاہٹ نے ماحول کو سحر انگیز سا بنایا تھا سورج آہستہ آہستہ اپنی شعائیں پھیلانے میں مصروف تھا اور بے فکروں کو صبح ہونے کی نوید سنا رہا تھا۔

سکندر ولا:

اِس وقت گھر کے سربراہ "سکندر حیات" ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے اِخبار پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے کے ساتھ لطف اندوز ہو رہے تھے۔

ارے بیگم صاحبہ! ہماری لاڈلی کہاں ہے بھئی اُٹھی نہیں ابھی تک؟ سکندر حیات نے اپنی زوجہ محترمہ "عالیہ بیگم" سے پوچھا جو باورچی خانے میں موجود ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔

کتنی بار تو اُٹھا چکی ہوں ہوں اور یہ لڑکی ہے کہ اُٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی کوئی کام ہو جو اِس لڑکی کو آتا ہو میں تو کہتی ہوں اگلے گھر جا کے میری ناک کٹوائے گی عالیہ بیگم نے صبح ہی صبح اپنی بھڑاس نکالی۔

سکندر حیات ہلکا سا مسکرائے۔

ارے بیگم صاحبہ غصہ کیوں کرتی ہیں ایک ہی تو بیٹی ہے ہماری اور اگلے گھر کی بھی خوب کہی آپ نے ہماری بیٹی تو ہیرا ہے جہاں جائے گی اُس گھر کو خوشیوں سے آباد رکھے گی ہمیشہ سکندر حیات نے اپنی بیٹی کی سائڈ لیتے کہا۔

عالیہ بیگم نے آمین کہا۔

سکندر حیات کے لہجہ میں ہمیشہ اپنی بیٹی کے لئے مان اور محبت جھلکتی ♥

اسلام علیکم! کون ہیرا ہے ڈیڈ زرا ہمیں بھی تو پتا چلے۔

"آیت سکندر" سیڑھیوں سے اترتی نیچے آئی بلیک کلر کی سادہ شلوار قمیض پہنے سرخ رنگ کے سٹرولر کو گلے میں مفلر کی طرح لپیٹے وہ سادہ مگر پُرکشش نظر آرہی تھی گوری رنگت، ہلکے گلابی گال اود ہونٹ، بے داغ چہرہ، کالے لمبے گھنے بال جو اسے اور منفرد بناتے تھے ہاتھ میں بیگ لٹکائے یونیورسٹی کے لئیے تیار تھی وہ یونیورسٹی میں بی بی اے کے آخری سال کی سٹوڈنٹ ہے وہ۔

سکندر حیات کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی اپنی اکلوتی شہزادی کو دیکھ کے جو اُن کی زندگی کا کُل سرمایہ تھی اُسی میں تو جان بستی تھی سکندر حیات کی۔

ہم آپ کو ہی یاد کر رہے تھے پرنسس، سکندر حیات نے مُسکراتے کہا۔

آیت کی آواز سنتے عالیہ بیگم کچن سے باہر آئی اور آیت سے ناشتے کا پوچھا۔

نہیں ماما جان صرف ملک شیک پئیوں گی یہ اِتنا ہیوی ناشتہ نہیں ہوتا مجھ سے صبح صبح اُس نے پراٹھوں کو دیکھتے کہا۔

فردوس (کام کرنے والی) کو عالیہ بیگم نے آواز دے کر آیت کے لئے مِلک شیک بنانے کے لیے کہا۔

سکندر حیات کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا اور یہ دس مرلہ گھر اِس میں رہنے والوں کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت۔

پانچ کمروں پہ مشتمل یہ گھر جس میں ایک کمرہ سکندر حیات اور اُن کی زوجہ محترمہ کا تھا، ڈرائنگ روم جو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا ہے اور اوپن کچن کے سامنے لاؤنج جس کی دیوار پر اِس گھر کے مکینوں کی قد آور ہستی مسکراتی زندگی سے بھرپور تصویر آویزاں ہے۔

اوپر کے پورشن میں ہے آیت سکندر کی خواب گاہ جو نہ تو زیادہ بڑا ہے اور نہ زیادہ چھوٹا تھا لیکن تھا خوبصورت پنک اور وائٹ کنٹراسٹ کا فرنیچر ایک دیوار پر بچپن سے لے کر اب تک کی یادگار تصویریں، ایک ڈریسنگ ٹیبل جو بہت ساری مہنگی پرفیومز اور کوسمیٹیکس سے بھرا پڑا ہے ساتھ گیسٹ روم اور آخر میں ایک سٹور۔

پیسے کی ریل پیل تھی اور زندگی کی ہر سہولت میسر اور اِس گھر کے لوگوں کی زندگی پر سکون اور خوشگوار گزر رہی ہے۔

****

حیات مینشن:

اِس گھر کو گھر سے زیادہ محل کہنا ٹھیک ہو گا یہ محل اپنی مثال آپ ہے۔

یہ منظر ہے ناشتے کی ٹیبل کا جہاں سربراہی کرسی پہ بیٹھے ہیں "سردار آفندی حیات" اپنے پورے روب و دبدبے کے ساتھ، ساتھ بیٹھے ہوئے شخص اُن کی اکلوتی اولاد "وقار آفندی حیات" جو آفندی گروپ آف انڈسٹریز کے

مالک ہیں براجمان ہیں اپنی فیملی کے ساتھ اُن کی شریکِ حیات "نفیسہ آفندی" اور بڑا بیٹا فائز آفندی جو اُن کے ساتھ ہی اُن کا بزنس سنبھالتے ہیں اپنی بیوی عائشہ اور چار سال کا بیٹے آہل کے ساتھ جو سب کی آنکھ کا تارا ہے موجود تھے۔

ڈرائنگ روم میں سردار حیات کی روبدار آواز گونجی۔

ہمارا چھوٹا بیٹا نہیں آیا اب تک خیریت؟

اسلام علیکم! باآواز بلند سب کو بول کے اس نے اپنی نشست سنبھالی۔

تو یہ ہیں اِس گھر کے چھوٹے اپنے دادا کے چہیتے "ضمائر آفندی حیات" ہاں بھئی برخوردار آج جانا نہیں یونیورسٹی؟

آج پہلی کلاس نہیں ہے دادا جان اِس لئے لیٹ جاؤں گا۔

نفیسہ بیگم نے اپنے خوبرو جوان بیٹے کو دیکھا چھ فٹ سے نکلتا قد، صاف رنگت، بڑی بڑی براؤن آنکھیں اور ہلکی بیئرڈ بیشک وہ بہت وجیہ شخصیت کا مالک تھا یونیورسٹی میں ایم بی اے کے آخری سال میں تھا اور دل میں ماشاءاللہ کہا۔

ٹھیک ہے پھر ناشتہ کروانہوں نے مُسکرا کے کہا۔

اِس گھر کو نفیسہ بیگم نے بہت محبتوں سے سمیٹا ہوا ہے۔

یہ بنگلہ نہایت جو بصورتی سے بنایا قدرت کا شاہکار ہے۔

بڑا سالان جس میں اعلیٰ قسم کے پھول جن کی کانٹ جھانٹ مالی بابا کرتے ہیں ایک سائڈ پہ گیراج جہاں چار نیو ماڈلز کی گاڑیاں کھڑی ہیں۔

اندر داخل ہوتے ہی ایک سائڈ پہ ہے ڈرائنگ روم جس کو نفیسہ بیگم نے بہت اچھے سے سجایا ہے

باہر ہے لاؤنج، جس پہ مختلف سنریز اور فیملی فوٹو نصب ہے سامنے ہے کچن، دائیں طرف سردار حیات کا کمرہ، اور پھر بائیں طرف آفندی صاحب اور ان کی شریکِ حیات کا کمرہ۔

باقی گیسٹ رومز اور اوپر والے پورشن میں ہے سب سے پہلے فائز اور عائشہ کا روم ساتھ ہی آہل کا چھوٹا سا کھلونوں سے بھرا کمرہ اور آخر میں آتا ہے ضمائر آفندی کا روم جس میں بِنا اجازت کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔

بلیک اور وائٹ فرنیچر سیاہ پردے بڑی سی دیوار میں نصب الماری جو بھری پڑی ہے برینڈڈ کپڑوں، جوتوں اور ٹائیں وں سے باہر ڈریسنگ ٹیبل پر جیل، مختلف اور مہنگی سے مہنگی پرفیومز ہیئر برش وغیرہ پڑے ہیں، سامنے لگی ایل ای ڈی ساتھ پڑا گٹار، ساتھ ہے ڑریسنگ روم اور اندر واشروم۔

روسری طرف ہے سٹڈی روم کا دروازہ جس میں لاتعداد کتابیں جو بھی یہ روم دیکھتا اِس میں رہنے کی ایک بار خواہش ضرور کرتا۔

****

آیت اپنی گاڑی میں یونیورسٹی کے لیے نکلی کہ آدھے راستے میں ہی گاڑی دو تین جھٹکے کھا کہ رُک گئی۔

آیت نے جھنجھلاتے ہوئے دوبارہ سٹارٹ کرنے کی کوشش کی پر گاڑی نے تو جیسے نہ چلنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

اِس کو بھی ابھی بند ہونا تھا پہلے ہی لیٹ ہوگئی ہوں وہ کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھتے کوفت سے بولی۔

مجبوراً آیت کو باہر نکلنا پڑا ابھی وہ دیکھ رہی تھی کہ کیا مسئلہ ہے پیچھے سے آئی مردانہ آواز پہ چونکی۔

چھمک چھلو مدد چاہیے تو ہم حاضر ہیں تین لڑکے کھڑے اپنی نظروں سے اُس کا ایکسرا کرتے بولے۔

No thank you آیت لہجے کو سخت کرتے بولی۔

ارے انگریزی چڑیا ایسے کیسے چلے جائیں؟ ایک لڑکا جس نے بھاری چین گلے میں پہنا ہوا تھا دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کے ہنستا ہوا کہنے لگا وہ شکل سے ہی آوارہ گنڈے لگ رہے تھے۔

اب آیت کو واقع اُن سے خوف محسوس ہوا لیکن خود کو مضبوط ظاہر کرتی اُن کو جانے کا کہتی ہے۔

وہ اس کی زات پہ واہیات جملے کستے آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگے۔

دیکھو میں کہہ رہی ہوں مجھ سے دور رہو تم جانتے نہیں ہو ابھی مجھے میرا باپ تم لوگوں کو کتوں کے آگے پھکوا دے گا۔

****

ضمائر جو اپنی سپورٹس کار میں سونگس سُن رہا تھا اور یونی کے راستہ پہ تھا۔

اچانک سامنے کا منظر دیکھتا چونکا جہاں ایک لڑکی کو چند لڑکے چھیڑ رہے تھے۔

پہلے وہ اُتر کے معاملہ حل کرنے کا سوچتا ہے تب تک وہ لڑکی اُس کی گاڑی کو دیکھ لیتی ہے اور ہاتھ ہلا کر رُکنے کا کہتی ہے۔

ایک لمحہ کے لئے وہ رُک کے مدد کرنے کا سوچتا ہے اور گاڑی کی سپیڈ سلو کرتا ہے آیت کو تھوڑا حوسلہ ہوا۔

لیکن اگلے ہی لمحے ضمائر گاڑی زن سے آگے بھگا لے گیا کہ پرائے پھڈے میں کیا پڑنا ......

آیت کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کُھل گئ۔

کچھ دور جاتے ضمائر نے اُس لڑکی کے بارے میں سوچا کہ پتا نہیں بچ گئ ہو گی یا نہیں مجھے مدد کرنی چاہیے تھی۔

یہی سوچتا وہ گاڑی واپس موڑتا ہے۔

اللہ مدد کرتا ہے اپنے بندوں کی دوسروں کو وسیلہ بنا کہ۔

اب وہ لڑکے آیت کی طرف قدم بڑھانے لگے اور آیت پیچھے کو ہوتی اچانک پتھر سے ٹکرائی اور گر گئی دونوں کہنیاں بُری طرح سے چھِل گئی اور منہ سے آہ ایک سسکاری نکلی۔

لڑکے اُسے زمین پہ پڑے دیکھ بے ہنگم قہقہے لگانے لگے۔

بلّو رانی اب تجھے کون بچائے گا ہم سے؟

آیت کی آنکھوں سے آنسو گر کے بے مول ہوئے اور ساتھ ہی اُس نے نا محسوس انداز میں دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں مٹی بھر لی۔

جیسے ہی وہ قریب آئے اُس نے اُن کی آنکھوں میں مٹی پھینکی اور اُٹھ کے دوڑنے لگی۔

پکڑ سالی کو بچ کے نکلنے نا پائے اُن میں سے ایک لڑکے نے اپنے باقی دو ساتھیوں کو چیختے ہوئے کہا اور وہ لڑکے بھی پیچھے بھاگنے لگے۔

ضمائر کو اب اپنی سمت بھاگتی ہوئی وہی لڑکی آتی نظر آئی۔

لڑکے بھی پیچھے ہی تھے اُس کے۔

ضمائر نے جھٹکے سے گاڑی روکی اور آنکھوں سے گوگلز اُتارے اور باہر آ گیا آیت بھاگ کے آس کے پیچھے چُھپ گئی۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * *

ہاں اوئے ہیرو کہاں ؟اِس بُلبل کو ہمارے حوالے کر اور نکلتا بن اُن میں سے ایک لڑکے نے جاہلانہ انداز میں ضمائر سے کہا۔

وہی رُک جاؤں آگے مت آنا ضمائر غصہ سے بولا اور ایک نظر اپنے پیچھے چُھپی ڈر سے کانپتی اُس چھوٹی سی مگر پیاری سی لڑکی کو دیکھا۔

کیوں اوئے یہ بلبل تجھے بھی پسند آئی ہے ؟ہے ہی مست شہہ۔

بکواس نہ کر منہ توڑ دونگا ضمائر کو بہت غصہ آیا؛

اِس لئے کہہ رہا لڑکی دے اور نکل۔

چلو ایک deal کرتے ہیں ضمائر نے تینوں کو دیکھتے کہا؛

آیت کو اُسکی دماغی حالت پہ شک ہوا۔

کیسی deal؟ اُن میں سے ایک نے پوچھا۔

ایک مقابلہ کرتے ہیں تم جیتے تو لڑکی تمہاری میں جیتا تو میری۔

یہ سُن کہ آیت کی آنکھیں پھٹنے کو ہوتی ہیں۔

اِس نے سامنے کھڑے لڑکے کو روکنا چاہا جس سے اُس نے مدد کی اُمید کی تھی۔

تم چُپ رہو ضمائر نے اُسے جھڑک دیا۔

تو آجاؤ کرتے ہیں شروع Arm Wrestling؟

لڑکے ہونق بنے اُسے دیکھنے لگے۔

تو ضمائر نے اُن کی مشکل آسان کر دی اور دوستانہ انداز میں کہا ارے تمہاری زبان میں اِسے "پنجہ لڑانا" کہتے ہیں جاہلوں۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

آیت کو لگا وہ ایک گڑیا ہے اور خریدار اُس کیلئے لڑ رہے ہیں اُسے نئے سرے سے رونا آیا۔

اور وہاں مقابلہ شروع ہو تا ہے اور ضمائر نے تینوں کو ہرا دیا اور کہا چلو لڑکی میری اب فررررر ہو جاؤ۔

اور مڑ کے آیت کو دیکھا کہ پیچھے سے کسی نے اُسے ڈنڈا مارا قمر میں۔

اُس نے آیت کو گاڑی کی چابی دی اور اندر بیٹھنے کو کہا آیت آنسو صاف کرتی چپ کر کے اُس کی بات پہ عمل کرتی ہے۔

اب ضمائر گھوما اور خرخت لہجے میں پوچھا ڈنڈا کس نے مارا؟

کوئی نہیں بولتا تو وہ خود سمجھ جاتا ہے اور جس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اُس کے منہ پہ پنچ مارا اُس لڑکے کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا۔

اور پھر وہ طیش کے عالم میں تینوں پر پے در پے وار کرتا ہے۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ وہ تینوں زمین پر بے حال پڑے ہوتے ہیں اور کچھ چوٹیں ضمائر کو بھی آئی تھیں۔

وہ لڑکے موقع پاتے ہی فرار ہو گئے اور ضمائر بھی اب آیت کی گاڑی ٹھیک کرتا ہے تب تک آیت بھی باہر آجاتی ہے۔

****

اگر تم لڑکیاں اکیلے اپنا خیال نہیں رکھ سکتی تو گھر سے نکلتی کیوں ہو؟ ضمائر نے آیت سے پوچھا۔

آیت جو اُس کا شکریہ ادا کرنے لگی تھی اُس کی بات سن کے غصّے میں آگئی۔

اکسکیوز می! میں یونیورسٹی جانے کے لیے نکل رہی تھی راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اور یہ سب ہو گیا آیت زور سے بولی۔

یہ سب مجھے پتا چل گیا تھا اِس لئے تمہاری گاڑی بھی صحیح کر دی ہے۔

تمہے کیسے پتا کہ میری گاڑی خراب ہوئی ہے؟

ظاہر سی بات ہے اب تم اِس سنسان راستے پر پکنک پارٹی کے لئے تو رُکو گی نہیں..... ضمائر نے تنظیہ کہا؛

ٹھیک ہے تم نے میری مدد کی لیکن یہ تنظ مجھ پر نہ کرو آیت نے بھی اُسی کی ٹون میں جواب دیا۔

دیکھو میڈم تمیز سے بات کرو مجھ سے، میں ایسے لہجوں کا عادی نہیں ہوں۔

او آرام سے مسٹر میں بھی کسی کی باتیں نہیں سنتی۔

ایک تو تمہاری مدد کی احسان فراموش لڑکی تم میری شکر گزار ہونے کی بجائے مجھے باتیں سنا رہی ہو؟

پہلی بات لڑکی نام نہیں ہے میرا آیت سکندر ہوں میں سنا اور ہاں میں نے تو نہیں کہا تھا کہ میری مدد کرو لیکن احسان تو تم نے کیا ہے مجھ پہ ایسا کرنا تم گھر آنا اپنے بابا جان کو کہہ کہ تمہیں پیسے دِلوا دو نگی آیت اُس پر احسان کرتی بولی۔

Whattttt? Are u in your senses silly girl?

مجھے یعنی مجھے ضمائر آفندی " آفندی گروپ آف انڈسٹریز " معروف بزنس مین کا لاڈلا بیٹا اب تمہارے باپ سے پیسے لینے آئے گا؟ وہ تو جیسے صدمے میں چلا گیا تھا سُن کے۔

نہیں لینے تو نہ سہی میں پہلے ہی یونیورسٹی سے لیٹ ہو گئی ہوں اور کندھے اُچکاتی ضمائر کو نظر انداز کرتی اپنی گاڑی کی طرف چلی گئی۔

ضمائر تو منہ کھولے اُسے جاتا دیکھنے لگا اور خور بھی گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ضمائر کو اُس لڑکی پہ زیادہ ہی غصہ آیا کہ ایک تو اُس کی وجہ سے اُس کو چوٹیں آئیں اُس کی جان بچائی اور وہ اُسے یعنی ضمائر آفندی کو ایٹیٹوڈ دکھا کے چلی گئی تھی۔

دونوں نے گاڑی کے دروازے زور سے ٹھاہ کی آواز کے ساتھ بند کیے جیسے ایک دوسرے کا غصہ ان بیجان دروازوں پہ اتارا ہو اور گاڑیاں آگے بڑھا دیں۔

تو یہ تھی آیت سکندر اور ضمائر آفندی کی پہلی ملاقات جو خوشگوار تو ہرگز نہیں تھی اور دونوں نے زندگی میں دوبارہ ایک دوسرے کو نا دیکھنے کی قسم کھائی۔

اور دور کہیں قسمت کھڑی اِن دونوں کو دیکھ مسکرائی تھی۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * *

زویا ڈیڑھ گھنٹے سے یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں کھڑی آیت کا انتظار کر رہی تھی اور وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اب وہ تھک کے کلاس میں جانے کا سوچ رہی تھی کہ اُسے آیت سامنے سے آتی دِکھائی دی۔

زویا غصے سے لال چہرہ لیے آیت کی جانب بڑھی

کہاں تھی تم تمہیں پتا ہے میں دو گھنٹے سے یہاں خوار ہو رہی ہوں کہاں رہ گئی تھی تم نے 8 بجے مجھے میسج پہ کہا تھا کہ تم گھر سے نکل گئ ہو اور اب ساڑھے نو ہو رہے ہیں اور یہ کپڑے کیوں مٹی سے گندے ہیں تمہارے؟ زویا جو آیت کی فرینڈ تھی اُس نے آتے ساتھ ہی اتنے سارے سوالات اکٹھے کر دیے۔

ارے میری جان حوصلہ رکھو بتاتی ہوں۔

ہاں بتاؤ جلدی زویا آیت کو سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سیریس ہو گئی۔

اور پھر آیت نے ساری آج کی کہانی سنا دی جسے سنتے ہی زویا پریشان ہو گئ۔

تم ٹھیک ہو کوئی چوٹ تو نہیں لگی؟ زویا نے پریشانی سے پوچھا

ہاں ٹھیک ہوں آیت نے اُسے اپنی کہنی نہیں دِکھائی نہیں تو وہ اور پریشان ہو جاتی۔

اور دونوں کلاس لینے چلی گئ

آخری لیکچر لے کے جب وہ دونوں نکلی تو زویا نے آیت سے اُس لڑکے کا پوچھا جس نے اُسکی مدد کی تھی کیونکہ آیت نے اپنی اور ضمائر آفندی کی بحث والی بات نہیں بتائی تھی۔

آیت کو وہ یاد آتے ہی اُس کی بدتمیزی یاد آئی چھوڑو تم اُس ڈفر کو آیت نے نخوت سے کہا۔

کیوں اس نے تو تمہاری مدد کی نا؟

پھر آیت نے زویا کو ساری بات بتائی تو زویا ہس ہس کے لوٹ پوٹ ہو گئ۔

آیت ہونق بنی اسے غصے سے دیکھنے لگی اور چیخی کیا تکلیف ہے کیوں منہ پھاڑ پھاڑ کے ہنس رہی ہو؟

****

ضمائر بُرے موڈ کے ساتھ یونیورسٹی پہنچا وہ لیٹ ہو چکا تھا اس لیے کلاس لینے نہیں گیا۔

لیکچر اوف ہوتے ہی اُس کے جگری دوست (حسن، علی اور اسد) بھی آ گئے۔

ہاں اوئے شیر و آج لیٹ آیا ہے خیریت؟ اسد نے پوچھا۔

ضمائر نے آگے سے کوئی جواب نہیں دیا۔

اسد، حسن اور علی پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور حسن اب علی کو اشارہ کرتا ہے پوچھنے کا ظاہر سی بات ہے اب ہر کوئی تو شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے سے رہا۔

کیونکہ سب کو پتہ تھا کہ ضمائر چِل بندہ ہے لیکن جب اُسے غصہ آتا تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا تھا اور اُسے سنبھالنا اتنا ہی مشکل۔

علی نے اب ضمائر کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو ضمائر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

کچھ نہیں یار ضمائر نے بیزاری سے جواب دیا۔

اب وہ تینوں بھی چپ ہو گئے۔

ضمائر کو احساس ہوا اب اپنے لہجے کا۔

سوری یار بس مجھے تھوڑا سا غصہ چڑھا تھا اِس لئے سوری یار و تم لوگوں کو تو پتا ہے میں ایسا نہیں ہوں۔

اب ان تینوں کی جان میں جان آئی تھی ہاں وہی تو ہم بھی تجھ سے وجہ ہی پوچھ رہے کیوں موڈ اوف ہے بتا؟

اور ضمائر نے انہیں آج کی ساری روداد سنائی۔

یار باقی سب تو ٹھیک ہے یہ تجھے اتنی ٹینس سیٹویشن میں arm wrestling کہاں سے یاد آئی؟ اب کے حسن نے پوچھا۔

یار تجھے تو پتا ہی ہے میں ہر کام میں Entertainment ڈھونڈتا ہوں بس اُن کے ساتھ بھی دو دو ہاتھ کر لئے

کیا انہیں تیری فائٹ سے اندازہ نہیں ہوا کہ تو بلیک بیلٹ چیمپئن ہے؟ علی نے قدرے حیرانی سے پوچھا۔

نا نا وہ عام سڑک چھاپ آوارا لڑکے تھے easy tricks اپنائی بس اور اس میں ہی تم لوگوں کے بھائی نے انہیں اٹھنے کے قابل نہیں چھوڑا۔

اب کے تینوں کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

مجھے بس اس احسان فراموش لڑکی پر غصہ ہے۔

****

زویا نے اب اپنی ہنسی پہ قابو پایا اور آیت کو دیکھا جو اُسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

یار میں حیران ہوں وہ اکیلا تینوں پہ بھاری پر گیا اور واہ کیا ہیرو والی انٹری ماری ہے زویا کافی حد تک امپریس نظر آئی اور یہی چیز آیت کو غصہ دلانے کے لیے کافی تھی۔

فضول نہیں بکّو تم، اس کا غرور نہیں دیکھا تم نے؟

ہاں تو یار اتنے بڑے بزنس مین کا بیٹا ہے ایٹیٹیوڈ تو بنتا ہے۔

بڑا آیا میں بھی آیت سکندر ہوں۔

یار ویسے تجھے تھینکیو کہنا چاہیے تھا اگر وہ نا آتا تو تجھے پتا ہے نا کیا ہو سکتا تھا۔

وہی کرنے لگی تھی کہ اُس مسٹر کا نخرہ آسمانوں پہ تھا۔

جو بھی ہو تھینک یو تو بنتا تھا زویا اب تک اپنی بات پر اڑی تھی۔

اب کہ آیت کو بھی احساس ہوا کہ واقعی thank you بنتا تو ہے اگر وہ نہ آتا تو، اِس کے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

اچھا میری ماں اگر کبھی مجھے ملا تو بول دونگی اب کہ وہ دونوں اکٹھی مسکرائی۔

****

ہائے گائز! کس لڑکی پہ غصہ ہے تمہیں ضمائر؟ بلیک پینٹ، اوپر شورٹ وائٹ ٹاپ، ہائی ہیلز اور میک اپ سے چہرے کو مزید خوبصورت بنایا گیا تھا۔

آتے ساتھ ہی اس نے ضمائر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

حِرا نے اب تینوں کے چہرے کی طرف دیکھ کہ استفسار کیا۔

کچھ نہیں آج شیرو نے ہیرو بن کر ایک لڑکی کی جان بچائی ہے اسد نے عام سے لہجے میں بتایا لیکن حرا لڑکی کا سن کے بے چین ہو گئ۔

کیونکہ وہ ضمائر کو پسند کرتی تھی اور وہ خود بھی ایک بزنس مین کی بیٹی تھی اور اُس کے پاپا کے دوست ہیں ضمائر کے پاپا اِس لئے اُن کی فیملیز بھی ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتی ہیں اِس لئے وہ کچھ زیادہ ہی ضمائر پر اپنا حق سمجھتی، لیکن ضمائر کو وہ صرف دوست کی حد تک پسند تھی۔

اور پھر علی حرا کو ساری کہانی سنانے لگا جسے سُن کے حرا کو اُس لڑکی پہ غصہ آتا ہے۔

ضمائر کتنی بد تمیز تھی وہ کم از کم تمہیں تھینک یو تو بولتی حرا نے آگ لگانے کا کام کیا اِس سے پہلے کہ ضمائر کوئی جواب دیتا اُس کو ڈیڈ کی کال آ گئی جسے سننے کے لیے وہ سائڈ پہ چلا گیا۔

حرا کو بات بیچ میں رہ جانے پر غصہ آیا اور وہ پیر پٹختی وہاں سے گھر کے لئے نکال گئ۔

* *

اسلام علیکم! ماما جان بہت بھوک لگی ہے کھانا لگوائیں میں آتی ہوں فریش ہو کر

وعلیکم السلام! میری جان ٹھیک ہے تم جاؤ میں لگواتی ہوں۔

دس منٹ بعد آیت فریش ہو کے نیچے آئی تب تک سکندر صاحب بھی آ گئے تھے اسلام علیکم بابا جان کیسے ہیں۔

میں ٹھیک ہوں میری جان آپ بتائیں آج کا دن کیسا گزرا؟

آیت کو آج کا دن یاد آیا، پر پھر وہ خور کو کمپوز کرتی بولی اچھا تھا بابا جان۔

آیت بیٹا کھانا کھا کے نماز پڑھ لیں جلدی سے عالیہ بیگم نے کہا؛ کیونکہ وہ دیندار عورت تھی اور اُنہوں نے آیت کو بھی یہی سکھایا تھا آیت نماز باقاعدگی سے پڑھتی تھی۔

Ok mama

وہ کھانا کھا کے سب کیلیئے چائے بنانے چلی گئی اور پھر سب اپنے اپنے رومز میں چلے گئے آرام کی نیت سے۔

آیت نے نماز پڑھی اور اب وہ اپنے کمرے کے ٹیرس پہ کھڑی ٹھنڈی ہوا کو خود میں اتار رہی تھی۔

****

ماما میں دوستوں کے ساتھ باہر جا رہا ہوں آپ میرا انتضار نہ کرنا ابھی ضمائر نفیسہ بیگم کو بتا ہی رہا تھا کہ پیچھے سے سردار آفندی حیات کی آواز آئی۔

ارے برخودار! کبھی ہمیں بھی اپنا وقت دیا کریں۔

ارے دادا جان میرا سارا وقت تو آپکا ہے چلیں آئیں آج ایک گیم نہ لگالیں؟

ہر بار کی طرح تم ہار جاؤ گے برخودار۔

آہاں! ہر بار نہیں آج میرا جیتنے کا فُل موڈ ہے اور ساتھ ہی اس نے اسد کو میسج کر کہ پروگرام کینسل کر دیا۔

تو چلو پھر آجاؤ اب کہ سردار صاحب بھی پُرجوش نظر آئے نفیسہ بیگم دونوں کو دیکھ کر مسکرا کے چلی گئی۔

دادا جان ایک بات تو بتائیں؟

ہاں پوچھو۔

آپ کہتے ہیں آپ دادی جان سے بہت پیار کرتے تھے اور موم ڈیڈ میں بھی بہت پیار ہے کیا پیار سچ میں کسی سے بھی ہو سکتا ہے؟

ہاں ہو سکتا ہے لیکن پیار محرم رشتوں میں ہو تو زیادہ اچھی بات ہے سردار صاحب نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

اچھا ایسا کیوں؟

"کیونکہ محبت صرف محرم رشتوں میں ہوتی ہے اور جو نا محرم سے ہو وہ محض ایک سراب ہے جس کے پیچھے ہم بھاگتے رہتے ہیں اور وہ حاصل نہیں ہوتا نا محرم کی محبت لا حاصل ہے♥

ہممممم ....

کیوں برخوردار آپ کیوں پوچھ رہے ہیں کہیں......... سردار صاحب نے شریر سی مُسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

ہاہاہا نہیں دادا جان ابھی تو نہیں دراصل مجھے یہ عشق وشق پہ بھروسہ نہیں ہے لیکن اگرررر کبھی ہو گا تو سب سے پہلے آپ کو بتاؤ گا۔

ضرور میرے بیٹے لیکن محبت اُس سے ہی کرنا جس کو شریکِ حیات بھی بناؤ۔

Ok handsome sardar afandi hayat....

چل بیشرم دادا کا نام لیتے شرم نہیں آتی؟

ہاہاہا نہیں ضمائر کہتے ساتھ ہی بھاگ گیا کیونکہ آج پھر وہ سردار صاحب سے گیم ہار گیا تھا ہمیشہ کی طرح۔

سردار صاحب بھی نفی میں سر ہلاتے اپنے کمرے کی اور بڑھ گئے۔

دن ایسے ہی گزر جاتے گئے ہنستے مُسکراتے کیونکہ خوشیاں دائمی ہیں اور زندگی کا سفر دھوپ چھاؤں کی طرح۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

"فجر کی نماز لازم کرلو، کیونکہ یہ اس دن کے لیے شیطان کے خلاف پہلی فتح ہے"

وہ جائے نماز پہ بیٹھی اِس وقت دعا مانگنے میں مشغول تھی۔

وہ زات جس نے اُسے ہر طرح کی نعمت سے نوازا ہے وہ شکر گزار تھی اپنے رب کی ہر چیز کے لیے تو کیسے نہ اپنا ماتھا ٹیکتی

آیت نماز پڑھ لی ہے تو آ جاؤ ناشتہ کر لو بابا بھی آپ کا انتظار کر رہے ہیں عالیہ بیگم بے نیچے سے آواز دی۔

آیت نے سورہ یاسین کی تلاوت مکمل کی اور قرآن پاک کو چوم کے عقیدت سے شیلف پہ رکھا اور اپنے کمرے کی صفائی کرنے کے بعد تیار ہو کر نیچے آ گئی۔

اسلام علیکم! ماما جان، بابا جان

وعلیکم السلام پرنسیس دونوں میاں بیوی نے اکٹھے جواب ریا۔

بیٹا آج جلدی آجانا یونیورسٹی سے عالیہ بیگم نے آیت سے کہا۔

کیوں ماما جان خیریت؟

جی بیٹا کچھ شوپنگ کرنی ہے اور گروسری بھی۔

Ok sweet lady❤☐

آجاؤ نگی جلدی اور کوئی حکم؟

نہیں اور کچھ نہیں ناشتہ کریں ورنہ لیٹ ہو جائیں گی۔

اور پھر آیت ناشتہ کر کہ اپنی گاڑی میں یونیورسٹی کے لیے اور سکندر صاحب آفس کے لیے نکل گئے دنوں کا روٹ الگ پڑتا تھا اِس لئے آیت کی الگ گاڑی تھی اور عالیہ بیگم بھی گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئی۔

****

ضمائر بھی آج 8 بجے ہی یونیورسٹی آگیا تھا کیونکہ آج اُس کا پہلا لیکچر بھی تھا۔

آف وائٹ شرٹ، بلیک پینٹ، ہاف فولڈڈ سلیوز نفاست سے جیل سے سیٹ کئے گئے بال وہ کتنوں ہی کی نظریں خود پر محسوس کر رہا تھا اور ہر بار کی طرح اگنور کرتا کلاس کی جانب چلا گیا۔

کتنی ہی لڑکیاں اُس کے عشق میں گرفتار تھی پر اُسے تو جیسے فرق ہی نہیں پڑتا تھا صنفِ نازک کی طرف اُس کا دھیان ہی نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ لڑکیاں صرف آہیں ہی بھرتی رہ جاتی تھی۔

اُس کے یونیورسٹی میں اب کم ہی دن رہ گئے تھے۔

سامنے ہی اسد، حسن، علی اور حرا بیٹھے نظر آئے وہ قریب پہنچا تو دیکھا وہ کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

کس بات پر بحث ہو رہی ہے؟ اُس نے قریب جاتے پوچھا۔

یار شیرو یہ اسد نے میرے ساتھ ایک شرط لگائی ہے۔

کیا؟

کہ ہماری فیئر ویل پارٹی میں تُو گانا گائے گا تو وہ تجھے مان جائے گا اور ہم سب کو مونال میں ٹریٹ دے گا تو میں نے کہا اِس میں کونسی بڑی بات ہے تُو گا لے گا لیکن یہ کہہ رہا ہے تو نہیں گا سکتا حسن نے اُسے ساری بات بتائی اور چُپکے سے باقیوں کو آنکھ ماری۔

اسد کیا تجھے میری قابلیت پر شک ہے اب کے ضمائر بھی پُر جوش ہوتا بولا۔

ہاں مجھے نہیں لگتا تو گا سکے گا کیونکہ اِس بار اِس فنکشن میں بی بی اے اور ایم بی اے کے سارے سیمسٹرز ہوں گے۔

ھاں تو میں گا سکتا ہوں مجھے چیلنج نہ کر ضمائر نے بھی دوبدو جواب دیا۔

چل چیلنج ہی سہی اب کہ اسد بھی کھڑا ہو گیا۔

Ok I accepted your challenge Mr. Asad Hamdani and now make yourself ready to give us a heavy treat.

لیکن اُس سے پہلے فائنلز کی تیاری پہ دھیان دو سب ضمائر نے کہا

سب نے اُس کی بات پہ ہاں میں سر ہلایا اور گانا گانے پہ کافی پُرجوش بھی کیونکہ اُن سب نے پہلے ہی یہ سب کرنے کا پلین بنایا تھا تاکہ وہ سب اُس کے اِس hidden talent کو باہر نکال سکیں کیونکہ ضمائر نے ایک بار اُن کو گا کہ سنایا تھا وہ اچھا گاتا تھا اُس کے کمرے میں اُن سب نے گٹار بھی دیکھ رکھا تھا۔

اب اِس فیئر ویل کا سب کو بے صبری سے انتضار تھا۔

قسمت اُن سب بے فکروں کو دیکھ کے اُداس ہوئی تھی۔

****

آیت آج جلدی گھر آ گئی ماما جان چلیے یار جلدی۔

ہاں ہاں چلو عالیہ بیگم لِسٹ اور اپنا پرس لے آئیں آیت نے گاڑی نکال اور قریبی مال کے راستے پر ڈال دی۔

آیت نے اپنے لیے بھی شوپنگ کی پرفیومز، ڈریسز، سٹولرز اور عالیہ بیگم نے اپنی، دونوں نے فورڈ کورٹ سے کھانا کھایا اور اب عالیہ بیگم نے آیت کو سُپر مارکیٹ چلنے کا کہا؛

آیت کی ماما سامان لے رہی تھی اور آیت بیزاری سے یہاں وہاں دیکھ رہی تھی کہ اُسے سامنے ایک بہت کیوٹ سا بچہ نظر آیا جو اپنی ماما کی گود میں رو رہا تھا اور چوکلیٹس لینے کی ضد کر رہا تھا اور اپنی ماما کو گروسری نہیں کرنے دے رہا تھا۔

اکسکیوزمی! آیت نے اُس عورت کو مخاطب کیا جس کا بچہ اب بھی رو رہا تھا۔

یس؟ آپکا بیٹا بہت پیارا ہے ماشاءاللہ۔

تھینکیو! اُس عورت نے جواب دیا۔

کیوں رو رہا ہے یہ آیت نے بچے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

چوکلیٹس مانگ رہا ہے اتنی کھالی ہیں پہلے ہی زیادہ کھائے گا تو cavities ہو جائے گی۔

مجھے دیں اِسے آیت نے اُسے لینا چاہا تو بچہ فٹافٹ اُس کے پاس آ گیا ارے واہ تمہارے پاس آ گیا ہے نہیں تو زیادہ کسی کے پاس نہیں جاتا یہ، اُس عورت نے آیت کو جواب دیا۔

بچہ اب آیت کے بالوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور آیت اُسے دیکھ کے خوش ہو رہی تھی۔

آپکا نام؟ اُس عورت نے پوچھا جو خود بھی ینگ سی تھی اور اِس وقت فیروزی رنگ کے پیارے سے سوٹ میں ملبوس تھی دیکھنے میں ہی وہ اچھے گھر کی لگتی تھی۔

آیت سکندر آیت نے جواب دیا اور آپکا؟

میں عائشہ آفندی اور یہ میری اکلوتی گندی اولاد آہل آفندی۔

آیت ہلکا سا مسکرائی عائشہ کو وہ لڑکی پسند آئی جو اِس وقت ریڈ کیپری اور اوپر بلو کلر کی سٹائلش سی کرتی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے اِس وقت سامنے موجود تھی۔

آپ کرلیں گروسری آہل کو اتنی دیر میں سنبھالتی ہوں۔

لیکن آپ کیسے یہ تنگ کرے گا

ارے نہیں میں یہی کھڑی ہوں آپ لے لیں چیزیں آیت کے اِسرار کرنے پر عائشہ بھی جلدی جلدی چیزیں اپنی ٹرالی میں رکھنے لگی۔

آیت نے اب اپنے بال آہل کے ہاتھ سے نکالے تو وہ پھر سے رونے لگا آیت بے جلدی سے اپنے بیگ میں سے ایک بسکٹ نکال کر آہل کو دیا جسے لیتے ہی وہ خوش ہو گیا۔

عالیہ بیگم اب تک گروسری کرنے میں مصروف تھی۔

اب کے آیت نے آہل کو اپنے ساتھ بینچ پہ بٹھایا اور اُس سے باتیں کرنے لگی۔

پانچ منٹ بعد عائشہ بھی آگئی تنگ تو نہیں کیا زیادہ اِس نے عائشہ نے آہل کو دیکھا جو سکون سے بیٹھا بسکٹ کھا رہا تھا۔

ارے نہیں اتنا پیارا baby ہے آہل اور ساتھ ہی اُسے ایک بوسہ دیا گال پر۔

عائشہ نے آیت کو تھینکیو کہا اور چلی گئ اور اتنے میں عالیہ بیگم بھی آگئی تو وہ دونوں بھی گھر کے لیے نکل گئیں۔

****

ضمائر اِس وقت دوستوں میں بیٹھا تھا آج علی کی منگنی ہوئی تھی اور اب وہ اُن کو ٹریٹ دینے کے لیے یہاں لایا تھا۔

شیر واب تو بھی کروالے ہم سب نے تو کروالی ہے اسد نے کہا۔

ابھی نہیں یار ابھی میں نے ڈیڈ کے ساتھ بزنس سنبھالنا ہے اور وہ ایک نئی برانچ کھول رہے ہیں اسلام آباد میں بھائی وہ سنبھالیں گے اور میں اور بابا یہاں کی پھر اگر کوئی پسند آگئی تو سوچوں گا۔

شیر و ویسے تو نے کیسی لڑکی سوچی ہے۔

ایسی جس کی زندگی میں مجھ سے پہلے نہ کوئی آیا ہو جیسے میری زندگی میں کوئی نہیں ہے میں نے اپنے سارے جزبے اُس کے لیے سنبھال کے رکھے ہیں، اُس کی آنکھوں میں میرے لئے احترام ہو، میری فیملی اس کی فرسٹ پریورٹی ہو اور وہ محبت ♥بس مجھ سے کرے ضمائر نے ایک جزب کے عالم میں کہا؛

واہ سب نے مل کے ہوٹنگ کی اور ایسے ایک شاندار رات کا اختتام ہوا۔

****

اللہ تعالیٰ آج سے میرے فائنل پیپرز سٹارٹ ہو گئے ہیں پلیز مدد کرنا آپ کو تو پتا ہے نا میں نے بہت محنت کی ہے میں ایک کامیاب بزنس وومن بن کے اپنے بابا کو پراؤڈ فیل کروانا چاہتی ہوں پلیز ہر بار کی طرح اِس بار بھی مجھے اچھے نمبروں سے پاس کر دینا اوکے؟ آئی لو یو اللہ تعالیٰ جی۔

آج سے آیت اور ضمائر کے فائنلز سٹارٹ ہو گیے ہیں یونیورسٹی میں آیت اور زویا پیپر دے کہ باہر نکلی۔

کیسا ہوا تیرا، زویا نے آیت سے پوچھا؟

بہت اچھا اور تیرا؟

میرا بھی

تو آگے بزنس میں جانا چاہتی نا؟ زویا نے آیت سے پوچھا

افکورس کیوں تو نے کیا کرنا آگے؟

یار میرا ناڈرامہ انڈسٹری میں جانے کو دل کرتا

وااات تو پاگل ہے اگر اُس میں جانا تھا تو بی اے کیوں کیا کسی میڈیا کی فیلڈ میں کیوں نہیں گئ؟ آیت نے حیرت سے پوچھا

یار تب اتنا شوق نہیں تھا اور تو بھی اِس فیلڈ میں آگئ تو میں بھی تیرے ساتھ آگئ (وہ دونوں کالج کے زمانے سے دوستیں تھیں ایک دوسرے کے گھر آنا جانا بھی تھا اور وہ ہر کام بھی ایک ساتھ کرتی تھی) لیکن یہ بات آیت کو آج پتا چلی تھی کیونکہ اِس سے پہلے کبھی زویا نے زکر نہیں کیا تھا۔

دیکھ تو جانا چاہتی ہے تو ٹھیک ہے لیکن تو جانتے ہوئے بھی کیوں اس دلدل میں جانا چاہتی؟

کیسی دلدل؟

دیکھ وہ دنیا ہماری دنیا سے مختلف ہے اور وہ جتنی باہر سے خوبصورت لگتی ہے اندر سے اُس کی حقیقت اتنی ہی خوفناک ہے۔

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ وہ اچھے لوگ نہیں لیکن جب تو پرفورم کرے گی تو بہت سے لوگ تجھے سراہیں گے اور بہت سے تیری زات پہ انگلیاں اٹھائیں گے کیا تم میں اتنی ہمت ہے کہ دوسری کے گھٹیا، روح کو تار تار کرنے الفاظ اپنی زات کے لیے سن سکو؟

نہیں زویا نے فوراً جواب دیا۔

تو پھر آیت نے پوچھا؟

میں تیرے ساتھ بزنس کی فیلڈ میں ہی جاؤں گی زویا نے جھٹ پلین بدلا کیونکہ ڈراموں میں جانے کا شوق ایسے ہی تھا بس دیکھ دیکھ کر۔

یار میں تجھے روک نہیں رہی صرف حقیقت سے آگاہ کیا ہے۔

اور میں سمجھ گئ ہوں زویا نے مسکراتی آنکھوں سے آیت کو دیکھا جو اُسکی ہر مشکل ایسے ہی آسان کر دیتی تھی۔

بیشک اچھے اور وفادار دوست ملنا بھی ایک نعمت سے کم نہیں □♥

✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳✳

ضمائر کا آج کا پیپر بھی بہت اچھا ہوا تھا اِس وقت وہ سب دوست کیفے میں بیٹھے تھے جب حرا بھی وہیں آ گئ۔

ہیلو گائز! اور ضمائر کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

کیسا ہوا پیپر؟ حسن نے پوچھا۔

ٹھیک ہوا تم لوگ بتاؤ؟

ہمارا اچھا ہو گیا الحمد اللہ اب کہ ضمائر نے فون سائڈ پہ رکھ کر جواب دیا۔

ہفتے کو میری برتھ ڈے ہے تم سب آ رہے ہو نا حرا نے سب سے پوچھا اور ضمائر آفندی آپ کے لیے میرے پاس ایک سرپرائز بھی ہے حرا نے اِک ادا سے کہا۔

واہ سالگرہ تو تمہاری ہے گفٹس تو تمہیں ہم دینگے تو تم ضمائر کو کیا دینے والی ہو اب کے علی نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا ضمائر بھی متوجہ ہوا۔

بس ہے کچھ بہت اسپیشل جو ہماری زندگی کا بیسٹ ڈے ہو گا حرا نے جذب کے عالم میں کہا۔

Okay we are waiting for that surprise..

سب نے دلچسپی لیتے کہا ضمائر حیران ہوا تھا ایک پل کے لیے لیکن اگلے ہی لمحے نارمل ہو گیا کہ دیکھا جائے گا اور سارے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

کچھ ریر بعد حرا اٹھ کے گئ تو سب اُس کو دینے والے گفٹس کے بارے میں سوچنے لگے۔

تُو نے کیا سوچا ہے علی نے اسد سے پوچھا جو اِس وقت فون پر مصروف تھا۔

یار پتہ نہیں سمجھ نہیں آرہی سوچ رہا ہوں فزا (اسد کی منکوحہ) کو ساتھ لے جا کے کچھ خرید لوں بکوز آئی ڈونٹ ہیو اینی آئیڈیا آف وومن شوپنگ۔

ہاں ہم تو جیسے لیڈیز شوپنگ میں ماہر ہے نا اب کہ حسن نے تنک کے کہا اور سب کا زوردار قہقہہ بر آمد ہوا۔

****

بابا جان اب میں جلد ہی ایک بزنس وومن بننے والی ہوں آیت نے سکندر صاحب کو فخر سے بتایا۔

ایسا ہی ہو گا مجھے پورا یقین ہے اپنی پرنسس پہ سکندر صاحب نے مان سے کہا اِس وقت ڈنر کے ٹیبل پر سب بیٹھے تھے۔

آج ہماری بیٹی ہمیں اچھی سی کافی بنا کے پلائے عالیہ بیگم نے کہا آیت کافی بہت اچھی بناتی تھی

شیف حاضر ہے آپکی خدمت میں

ہاہاہا اللہ ہماری بیٹی کے اچھے نصیب کرے سکندر صاحب نے کہا؛

انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا سکندر عالیہ بیگم نے کہا پر قسمت پہ کب کس کا زور چلتا ہے۔

آیت دونوں کو کافی دے کہ خود اپنے روم میں آگئی تھی اور اِس وقت ٹیرس پہ کھڑی چاند کو تک رہی تھی ساتھ ہی اُس نے اپنے فون میں میوزک پلئیر آن کیا تو ارجیت سنگ کی سحر انگیز آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی؛

او لکھدی تیرے ناں جندری جانیے

بس رہنا تیرے نال وے جریے

رہنا تو پل پل دِل کے پاس

جڑی رہے تجھ سے ہر اک سانس

سینے سے تیرے سر کو میں لگا کے

سُنتا میں رہوں نام اپنا

نال تیرے اِک گھر میں سوچا

باری کھلاتے چن دکھ جائے

اکھاں چہ بیتن راتاں ساریاں

جے من لاگے تے آکھ نہ لاوے

لڑکی کی آواز کے ساتھ اب آیت نے خود بھی گانا اور گھومنا شروع کر دیا تھا۔

پیار ہی اوے تے پیار ہی کھان

وچ کوئی آوے تے پیار ہی آنا

دنیا دے وچ اسی دنیا تو دور

ہونا نال تیرے میرا ہر سپنا 🎵❤ ....

گانا کب کا ختم ہو چکا تھا اب وہ خود بھی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے ضمائر کا چہرہ آیا اس نے پٹ سے آنکھیں کھولی اور استغفار پڑھا۔

****

ضمائر میرے بچہ اُٹھ جاؤ جانا نہیں ہے کیا آج؟

جانا ہے موم گھڑی پر ٹائم دیکھ کے چھلانگ لگا کے نیچے اُترا اور تیار ہونے چلا گیا نفیسہ بیگم نفی میں سر ہلاتی نیچے چلی گئیں۔

اب آپ کو بھی شادی کر لینی چاہیے ضمائر سرداد حیات نے کہا؛

سب چونک گئے۔

کیوں دادا آپ کو میرا آذاد رہنا نہیں پسند؟

برخودار روز تمہاری ماں کو جانا پڑتا ہے تمہیں اٹھانے بیوی ہو گی تو وہ اٹھائے گی نا

نہیں میں کل سب سے پہلے اٹھ جاؤ گا دادا جان۔

ہاہامان لیتے ہیں برخودار دادا جان نے ہنستے کہا۔

ضمائر یونیورسٹی کے لیے نکل گیا۔

آیت پیپرز کے بعد کا کیا پلین ہے سکندر صاحب نے پوچھا۔

بابا ایم بی اے اِنشاءاللہ۔

ٹھیک ہے۔

آیت مسکرائی عالیہ بیگم نے دیکھا آج وہ خوش تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی مسکرا رہی تھی انہوں نے دل میں اسکے ایسے ہی ہنستے رہنے کی دعا کی جس کو شاید قبولیت کا شرف بہت سی مشکلات کے بعد ملنا تھا اُن کی بیٹی کا سیاہ دور شروع ہونے والا تھا شاید، اور کوئی نہیں جانتا تھا۔

****

آیت اور زویا دونوں پیپر دے کر باہر آئیں اور اب اُن کے قدم کیفے کی طرف تھے باتیں کرتی وہ اندر داخل ہوئی اور لاسٹ ٹیبل پہ بیٹھ گئی جہاں سے پورا کیفے نظر آرہا تھا اور آج اتنا رش بھی نہیں تھا۔

دونوں نے آرڈر دیا اور اب وہ بیٹھی کھا رہی تھی کہ آیت نے سامنے دیکھا جہاں ایک گروپ بیٹھا قہقہے لگا رہا تھا پہلے اُس نے نظر انداز کیا لیکن پھر جھٹکے سے سامنے دیکھا جہاں ضمائر آفندی اپنی پوری آن بان سے بیٹھا تھا۔

اُس کے دل نے ایک بیٹ مِس کی تھی وہ لگ ہی اتنا وجیہہ رہا تھا۔

کہاں کھو گئی میڈم زویا نے ہلایا اُسے

ہاہاں کچھ کہا تم نے؟

زویا نے مڑ کے دیکھا اُس سمت جہاں آیت پتا نہیں کس کو دیکھ کے کھو گئی تھی۔

کون ہے؟ زویا نے پوچھا

ضمائر آفندی ......

ہیں یہ کون ہے کہاں ہے؟

وہ سامنے بلیو شرٹ
ہمممممم
ا پسند آگیا ہے؟ زویا نے پوچھا

بکو نہیں یہ وہی ہے جس نے اُس دن میری جان بچائی تھی آیت نے بتایا۔

اووووو میں نے ہیرو صرف کہا تھا یہ تو واقعی نکلا زویا نے تعریف کی۔

زویا پلیز آیت کو کسی اور کے منہ سے جیسے اُس کی تعریف پسند نہیں آئی تھی اور اپنا یہ ردِ عمل خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا اُسے۔

زویا نے حیرانی سے دیکھا۔

ارے نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا آیت نے اپنی صفائی میں کہا اُسے نہیں پتا تھا کہ وہ دونوں ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

تو جاؤ مل ہی گیا ہے تو اُس دن کے لئے سوری اور تھینکس کہو زویا نے کہا۔

آیت گربرائی میں کیسے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ہے۔

آج مل گیا ہے اگلی بار کہاں ڈھونڈو گی جاؤ وزویا نے زور دیا اب کہ آیت کو بھی اٹھنا پڑا کیونکہ کرنا تو وہ بھی چاہتی تھی۔

****

ضمائر کا آج تیسرا پیپر تھا جو دے کہ اب وہ کیفے میں بیٹھے علی کا ریکارڈ لگا رہے تھے کیونکہ اُس کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی۔

ضمائر آفندی کو وہی لڑکی نظر آئی جس کی مدد کی تھی اُس نے وہ فوراً پہچان گیا تھا اُسے نام کیا تھا حیا نہیں کچھ اور تھا ہاں آیت، آیت سکندر اُس نے دل میں یاد کیا۔

آج ضمائر نے اُسے دھیان سے دیکھا تھا وہ بہت خوبصورت تھی یلو کیپری اور پر وائٹ شورٹ فراک دوپٹہ گلے میں مفلر کی طرح لپیٹا تھا میک اپ سے پاک چہرہ صرف لائٹ پنک کلر کی لپسٹک وہ کسی کو بھی اپنا اسیر بنانے کا ہنر رکھتی تھی ضمائر کو وہ آج اُس دن سے معصوم اور زیادہ پیاری لگی۔

اُس کے دوستوں نے اُسے بنا متوجہ کیے اُسکی نظروں کی سمت اپنی نظریں موڑی جہاں دو لڑکیاں بیٹھی تھی سب نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارا کیا اور اچانک ضمائر کو پکڑ کے جھنجھوڑ ڈالا۔

کیا مصیبت ہے؟

شیرو کون ہے وہ؟

کون؟

وہی جس کو تو دیکھ رہا۔

کوئی نہیں میں کسی کو نہیں دیکھ رہا۔

ڈرامے نہیں کر بتا۔

وہی جس کی مدد کی تھی میں نے۔

اُتنے میں ضمائر کو آیت اپنی طرف آتی نظر آئی اِس کا مطلب وہ بھی پہچان گئی ہے تجھے اب اسد بولا تو وہ بھی سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا۔

آیت نے اُسے اپنی اور متوجہ دیکھا تو اُس کے قدم ڈگمگائے۔

پھر بھی خود کو مظبوط بناتی آگے آئی کیونکہ اُسے یہ معاملہ آج ہی ختم کرنا تھا۔

ضمائر کے دوستوں نے بھی اُس کا رُکنا محسوس کیا اِس لئے وہ اُٹھ گئے۔

ضمائر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اُس دن کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہے اچانک وہ رُک گئی اور فون پہ لگ گئی ضمائر کو برا لگا تھا اُس کا رکنا نا جانے کیوں وہ بھی جیسے اُس کے آنے کا منتظر تھا۔

آیت اُس کے دوستوں کو اُٹھتا دیکھ چکی تھی اب وہ جلدی سے اُس کو بول کے چلے جانا چاہتی تھی تبھی اُس کا فون بجا ماما کی کال تھی اُنہوں نے جلدی گھر آنے کا کہا۔

آیت نے یہ معاملہ پھر کبھی پہ ڈالا اور زویا کو بتا کر نکل گئی۔

ضمائر نے مُڑ کے دیکھا تو اُسے وہ کہیں نظر نہیں آئی شاید چلی گئی ضمائر کو بُرا لگا پر اُس کے چہرے پر اب ایک خوبصورت مسکراہٹ کا رقص تھا اپنی اور اُس کی پہلی ملاقات کو یاد کر کے کتنا لڑے تھے وہ پر آج شاید اُس کے دل کو وہ اچھی لگی تھی اور مسکراہٹ تو اب ہمیشہ رہنے والی تھی وہ بھی اُٹھا اور اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا۔

یہ تھی اُن کی دوسری ملاقات جو بری ہرگز نہیں تھی آج تو جیسے قسمت بھی مہربان تھی اُن پہ۔

****

اگلے دن ضمائر کو آیت پھر نظر آئی لیکن اس بار وہ اس کے پاس نہیں آئی تھی اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھا اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا

اور سگریٹ پی رہا تھا۔

وہ کبھی کبھی شوقیہ سگریٹ پیتا تھا۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟ آگیے نفیسہ بیگم نے ضمائر سے پوچھا؛

جی ماما ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا ہوں آپ کیوں آئی اوپر اتنی مشقت کر کے میرے کمرے میں مجھے بلا لیا ہوتا ز ضمائر نے نفیسہ بیگم سے کہا؛

اب اتنی بھی بوڑھی نہیں ہوئی تمہاری ماں کے تھوڑی سی سیڑھیاں چڑھ کر تمہارے کمرے میں نہ آ سکے نفیسہ بیگم نے ناراض ہوتے کہا۔

اوکے ماما جان ناراض نہ ہون آئیں یہاں آکر بیٹھے میرے پاس ضمائر نے کہا اور اُن کی گود میں سر رکھ دیا۔

تم سے کوئی ضروری بات کرنے آئی ہوں دیکھو میری بات دھیان سے سننا اور تحمل سے جواب دینا۔

حکم کریں ماما

بیٹا کل تمہارے بابا کے دوست اشرف صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ ہمارے گھر آرہے ہیں نفیسہ بیگم نے بتایا

یہ تو اچھی بات ہے مام

لیکن یہاں وہ ایک خاص مقصد سے آنا چاہتے ہیں

وہ کیا ماما کیا ساتھ حرا بھی آئے گی ضمائر نے پوچھا۔

نہیں کل وہ دونوں ہی آئینگے انہوں نے تمہارے ڈیڈ سے تمہاری اور حرا کے رشتے کی بات کی تھی

واٹ مام آپ کیا کہہ رہی ہیں میں حرا کو صرف دوست سمجھتا ہوں ضمائر بوکھلا گیا

مجھے پتا ہے بابا میری مرضی کے بغیر بات آگے نہیں بڑھائیں گے۔

تو حرا میں کمی ہی کیا ہے وہ ہمارے سٹینڈرڈ کی ہے اور ہمارے سرکل میں بخوبی تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکتی ہے۔

لیکن میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا اور اگر کرنی بھی ہوئی تو حرا میرا انتخاب کبھی نہیں ہو گی وہ اٹھ کر چلا گیا کیونکہ وہ اس بارے میں اب مزید بات نہیں کرنا چاہتا تھا نفیسہ بیگم بھی اٹھ گئیں تا کہ جا کر آفندی صاحب کو ضمائر کی مرضی بتا دیں کیونکہ اُن کے لیے بیٹے کی خوشی سب سے بڑھ کر تھی۔

****

آج آیت اور زویا کا آخری پیپر تھا پیپر دینے کے بعد اب وہ گراؤنڈ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ زویا اچانک بولی آیت آج تم مجھے ڈنر کرواؤں گی وہ بھی میرے فیورٹ ریسٹورینٹ میں۔

کونسی خوشی میں، میں کوئی ڈنر نہیں کروا رہی آیت نے معذرت کی۔

تو زویا منہ بنا کر بیٹھ گئی تو آیت کو اس پر ترس آ ہی گیا

اچھا ٹھیک ہے کروادوں گی بھوکی عورت اب منہ سیدھا کر

زویا نے یاہو کا نعرہ لگایا۔

چلو ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں گھر جا کر تیاری بھی کرنی ہے اور آٹھ بجے میں خود تجھے پِک کرنے آؤں گی اچھا سا تیار ہونا آج زویا نے آیت سے کہا

او کے میری ماں چل اب

اسلام علیکم ماما آیت نے آتے ساتھ ہی عالیہ بیگم کو سلام کیا اور اپنا بیگ صوفے پر پھینکا۔

آج زیادہ ہی تھک گئی ہے میری بیٹی لگتا ہے۔

جی ماما آج لاسٹ پیپر تھا نہ تو ساری رات سوئی نہیں اب میں سونے جا رہی ہوں مجھے 6:00 بجے اٹھا دینا آج میں نے اور زویا نے ڈنر پر جانا ہے آیت نے تفصیل سے بتایا۔

او کے !

آیت سونے کے لیے چلی گئ۔

ضمائر آج حرا کی برتھ ڈے پارٹی میں جانے کا سوچ رہا تھا کہ جائے یا نہ جائے پھر اُس نے جانے کا سوچا کیونکہ سب آ رہے تھے وہ نا جاتا تو برا لگتا آج کے لیے کپڑے نکالنے کے بعد اب وہ بیٹھا آیت کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

آیت کی ماما نے 6 بجے اُٹھا دیا تھا اُسے اور اب وہ تیار ہو رہی تھی۔

آج آیت نے فل بلیک کلر کا ڈریس پہنا، بلیک ننھے ایئر رنگز پہنے سفید ملائم پیروں میں سلور سینڈل اب وہ نیچے آئی اور ماما بابا سے دعائیں لے کر باہر آ گئی جہاں زویا اپنی گاڑی میں اُس کا انتظار کر رہی تھی۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو آیت زویا نے تعریف کی۔

شکریہ جانیمن تم بھی کمال لگ رہی ہو

زویا نے گاڑی اپنے فیورٹ ریسٹورنٹ کے سامنے روکی چلو چلیں۔

ہاں چلو تم اور جا کر لاسٹ والے ٹیبل پر بیٹھ گئیں کیونکہ وہ ہمیشہ آخری ٹیبل کا ہی انتخاب کرتی تھی جہاں پر سکون ہو کر کھایا جا سکے۔

ریسٹورنٹ کا ماحول بہت اچھا تھا پیچھے ہلکا ہلکا سا میوزک چل رہا تھا پر سکون ماحول میں بیٹھ کر انہوں نے کھانا کھایا۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted on Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، ہیپی برتھ ڈے ٹو یو حرا ضمائر جب داخل ہوا تب سب گا رہے تھے وہ لیٹ ہو گیا تھا۔

اُسے دیکھتے ہی حرا فوراً اس کے قریب آئی ضمائر آج بھی تم لیٹ ہو گئے ہو چلو کوئی نہیں آؤ میں تمہیں اپنے کزنز اور باقی دوستوں سے ملواؤں حرا ضمائر کا ہاتھ پکڑے اندر لائی سب سے اُس کا انٹرو کروایا جس میں ضمائر بلکل بھی انٹرسٹڈ نہیں تھا سب سے فارغ ہو کر وہ اسد وغیرہ کے پاس آگیا اور ہاتھ میں پکڑا سوفٹ ڈرنک کا گلاس ہونٹوں سے لگایا۔

بہت سی لڑکیوں کی نظر اِس وقت اس پر تھی بلیک پینٹ، وائٹ شرٹ اور اوپر بلیک ہی کوٹ پہنے وہ اس وقت نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا۔

آیت اور زویا کھانا کھا کر باہر نکلی تو گارڈن میں ایک سائیڈ پر کی برتھ ڈے کا فنکشن چل رہا تھا۔

آیت گزرنے لگی تو اسے کسی شخص پر ضمائر آفندی کا گمان ہوا دھیان دیا تو وہی تھا اب وہ بھی آیت کو دیکھ چکا تھا اُس نے آیت کو دیکھ کر سمائل پاس کی۔

آیت تم یہی رکو میں گاڑی پارکنگ میں سے نکال کر لاتی ہوں۔

اوکے!

اب وہ وہاں کھڑی اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی کی ضمائر چلتا ہوا اُس کے پاس آیا۔

ہیلو مس آیت سکندر آیت کی دھڑکن نے ایک منٹ کے لئے جیسے چلنا بند کر دیا تھا پھر سنبھل کر بولی ہائے! کیسی ہیں آپ؟ ضمائر نے ہلکی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں الحمدللہ آپ بتائیں وہ دونوں ایسے بات کر رہے تھے جیسے پہلی ملاقات اُن کی بہت خوشگوار رہی ہو۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ ہم ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں نہیں تو اُس دن آپکو لفٹ بھی دے دیتا۔

مجھے بھی نہیں پتا تھا۔

خیر آپ یہاں؟ ضمائر نے پوچھا

جی میں اور میری فرینڈ ڈنر کے لیے آئے تھے اب جا رہے ہیں واپس۔

او اچھا (خاموشی کا وقفہ) میری فرینڈ کی برتھ ڈے ہے آج

Ooo wish her from my side.

آپ خود بول دیں آیت کو موقع دیے بغیر ضمائر نے حرا کو بلایا۔

ہیپی برتھ ڈے آیت نے خوشدلی سے کہا

تھینک یو اور ضمائر سے آنکھوں ہی میں اُس کے بارے میں پوچھا۔

اتنی دیر میں اسد، حسن اور علی بھی آ گیے وہ پہچان گئے تھے آیت کو او مس آیت ضمائر نے بتایا تھا آپکے بارے میں آپ اُس دن خیریت سے پہنچ گئی تھی اب کہ حرا کو بھی سمجھ آ گئی کہ یہ وہی لڑکی ہے جسکی ضمائر نے مدد کی تھی اُس دن والا غصہ پھر عود آیا

تو آپ ہیں وہ؟ آیت اور ضمائر نے اب حیرانی سے دیکھا۔

ویسے سوری ٹو سے آیت آپ میں بلکل مینرز نہیں ہیں؟

اکسکیوز می! آیت حیران تھی کہ اچانک کیا ہوا اُسے

اُس دن میرے ضمائر نے آپ کی مدد کی اور آپ تھینکس کہنے کی بجائے بدتمیزی کر کے چلی گئی کیا یہی آپکا دوسروں سے ملنے کا طریقہ ہے؟

سٹوپ اِٹ اب کہ ضمائر چلایا۔

کیوں ضمائر یہ لڑکی ہم دونوں کے بیچ آرہی ہے؟

بیزتی کے احساس سے آیت کی آنکھیں لال ہوگئی۔

میں سہی کہ رہی ہوں بہت دیکھی ہیں ایسی لڑکیاں امیر لڑکے دیکھے نہیں کہ لٹو ہو گئیں اُس دن بھی تمہیں تھینکیو کہہ کے جاسکتی تھی پر نہیں بات کرنے کے بہانے بحث کرنے لگی حرا کہ منہ میں جو آرہا تھا وہ بولی جا رہی تھی۔

چٹاخ!!! سب ساکت ہوا تھا جیسے اور سب متوجہ ہوئے تھے زویا بھی آگئی تھی اور وہ حیران پریشان کھڑی تھی۔

آیت سے اپنی زات کے لیے جب مزید گھٹیا باتیں سننے کی ہمت ختم ہوئی اور اب اُس کا ہاتھ اٹھا تھا حرا کے ساتھ ساتھ سب کی آنکھیں پھٹی تھی ضمائر نارمل تھا شاید آیت نے سہی کیا تھا

مس حرا اوقات میں رہ کر بات کریں آپ کو نہیں پتا اُس دن کیا ہوا تھا تو آپ کیسے بنا سوچے سمجھے میری زات پہ کیچڑ اچھال سکتی ہیں۔

How dare you to slap me? I will kill u

حرا دھاڑی تھی

حرا اندر جاؤ تم ضمائر اونچی آواز میں بولا۔

میں نہیں جاؤنگی اس دو ٹکے کی لڑکی کی ہمت کیسے ہوئی مجھ پر، حرا اشرف پہ ہاتھ اُٹھانے کی میں اِس کو چھوڑونگی نہیں حرا آپے سے باہر ہوگئی تھی اُس کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑی لڑکی کا قتل کر دے۔

حسن یار لے کہ جاؤ اِسے ضمائر غصے سے بولا۔

حسن اُس کو اندر لے جانے لگا تو حرا چیخی

You have to pay for this miss ayat……

اور اندر چلی گئی۔

آئم سوری آیت اُس کی طرف سے میں میں سوری بولتا ہوں۔

اِنف ضمائر آفندی یہ تھے آپکے دوست پتہ نہیں آپ نے انہیں اس دن کے بارے میں نا جانے کیا کہا ہے کہ وہ اتنی فضول باتیں بول رہی تھی آیت کے آنسو اب پلکوں کی بار توڑ کے باہر آ گئے ضمائر بیچین ہوا تھا وہ چلی گئی تو زویا سے اُس نے آیت کو سمجھانے کے لئے کہا

میں سمجھاؤں گی وہ جانے لگی تو ضمائر نے ہچکچاتے اُس سے آیت کا نمبر مانگا۔

پر میں کیسے وہ غصہ ہو گی زویا کنفیوژن میں تھی دے یا نہ؟

اُس سے نہیں پتا چلے گا پلیز۔

اوکے زویا نے نمبر دے دیا اور اُس سے بتانے سے منع کیا ورنہ آیت بہت غصہ ہوتی۔

تھینکس۔

یار اُس کی بات تو سن لیتی زویا نے کہا جو گاڑی کے پاس کھڑی تھی۔

پلیز زویا میں اِس وقت کوئی بات نہیں سننا چاہتی مجھے گھر چھوڑ دو زویا بھی چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی یہ معاملہ اُس نے بعد پہ ڈالا۔

****

نفیسہ بیگم ضمائر کو بتایا تھا آپ نے اُس کے اور حرا کے رشتے کے بارے میں؟

جی بتایا تھا میں نے آفندی صاحب نفیسہ بیگم نے کہا

پھر کیا کہا اُس نے؟

وہ راضی نہیں ہے۔

پر کیوں اچھی بچی ہے دیکھی بھالی کیا خرابی ہے اُس میں۔

وہ کہتا ہے کہ ابھی اُس نے شادی نہیں کرنی۔

اگر ایسی بات ہے تو جب بھی کرنی ہو ابھی بس منگنی کر دیتے ہیں پھر شادی جب وہ چاہے۔

وہ حرا سے کرنا ہی نہیں چاہتا۔

کیا کوئی اور پسند ہے اُسے؟

اُس نے یہ نہیں بتایا۔

اگر ایسی بات ہے تو ہم نے کونسا منع کرنا ہے آپ اُس سے پوچھیں جہاں وہ راضی ہو زندگی تو بچوں نے گزارنی ہے نا

جی میں پوچھ لونگی اب آپ آرام کریں نفیسہ بیگم اُٹھ گئی اور لایٹ اوف کر دی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر بچے اپنی پسند کی شادی کریں گے تو دنیا کیا کہے گی؟ خاندان کیا کہے گا؟ پر یہ نہیں سوچتے کہ زندگی بچوں کی نے گزارنی بھی انہوں نے ہی ہے۔

زندگیاں برباد کرنے سے اچھا ہے کہ اولاد سے پہلے پوچھا جائے جو کے ہمارے اِسلام نے بھی حکم دیا ہے اِس سے نا تو ہماری عزت خراب ہو گی اور نہ ہم چھوٹے ہو جائیں گے۔

****

چلو ضمائر مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے حرا نے ضمائر کو مخاطب کیا جو ابھی بھی وہی کھڑا تھا۔

مجھے نہیں سننی کوئی بھی بات ضمائر بے اپنا بازو چھڑوایا۔

کیوں نہیں کرنی اب تم اُس لڑکی کی خاطر مجھ سے ناراض ہو گے۔

تمہیں زدا بھی ندامت نہیں ہے اپنے رویے پر؟

تھپڑ اُس نے مارا شر مندہ میں ہوتی پھروں۔

اچھا سنو میں نے کچھ پلین کیا ہے آؤ دکھاؤ اور پلیز موڈ ٹھیک کرو۔

اوکے چلو لیکن آئندہ تمیز سے بات کرنا۔

اِس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔

ضمائر کو لے کہ وہ اب ریسٹورنٹ کی بیک سائڈ پہ لے آئی جس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا ضمائر کو کچھ غلط ہونے کا گمان ہوا۔

جلدی بتاؤ مجھے گھر بھی جانا ہے ضمائر نے لہجے کو سخت بنایا۔

حرا سامنے سے ایک بُوکے پکڑ لائی

ضمائر مجھے نہیں پتہ یہ کب ہوا شاید تب سے جب سے ہماری دوستی ہوئی مجھے تم اچھے لگنے لگے مجھے تمہاری ہر چیز پسند آنے لگی

I'm madly in love with you yes hira ashraf loves you zamair afandi❤

حرا دیکھو میرے دل میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے ہم بس دوست ہیں ضمائر بے پیار سے سمجھانا چاہا۔

نہی، نہیں ہیں ہم دوست میں پیار کرتی ہوں تم سے حرا چیخی۔

حرا ادھر بیٹھو آرام سے بات کرتے۔

کیا آرام سے بات کرنی بس تم مجھے آئی لو یو ٹو بولو ہم شادی کر لیتے بات ختم حرا تو جیسے پاگل ہو گئی تھی۔

نہیں کرتا میں تم سے پیار سمجھ میں آئی بات کیا میں نے کبھی تم سے کہا کچھ ایسا کیا تم نے میری آنکھوں میں دیکھا کچھ ایسا میں نہیں کرتا دور رہو مجھ سے یہی ہم دونوں کے لیے ٹھیک۔

اِس کا مطلب وہ لڑکی جو ابھی باہر تھی تم اُس سے........

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں جا رہا ہوں۔

بتاؤ مجھے تمہیں وہ لڑکی پسند ہے تم اُس سے محبت کرتے ہو نا؟ حرا خود ہی سوال اور خود ہی جواب دے رہی تھی ضمائر کو وہ پاگل لگی اور وہ سب وہی چھوڑ کے جانے لگا باقی سب کو حرا نے پہلے ہی بھیج دیا تھا۔

وہ نکلا کہ حرا پھر سے سامنے آ گئی تم جواب دے کر جاؤ تمہیں وہ پسند نا تم اسسے محبت کرتے نا اور ساتھ وہ ضمائر کے گلے لگ گئی ضمائر اُسے چھوڑ دو میں تمہیں سب دونگی پیار، محبت سب اور.........

ساتھ ہی اُس نے گلے سے اپنا دوپٹہ کھینچ کے اُتار دیا میں تمہاری ہونے کو تیار ہوں تمہیں اپنا آپ دینے کے لیے بھی۔

ضمائر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے کیا اُس نے ضمائر آفندی کو اتنا گھٹیا سمجھا ہوا ہے اور ضمائر کا ہاتھ اُٹھا تھا پہلی بار کسی عورت پہ حرا جھٹکے سے نیچے گری

تم نے کیا سمجھا ہوا ہے گھٹیا عورت اگر تمہیں لگتا ہے کہ مجھے اس لڑکی سے پیار ہے تو یہی سمجھوں ہاں مجھے اسی سے پیار ہے کیوں کہ ان جیسی لڑکیوں کو اپنی عزت کروانی آتی ہے تمہارے جیسی نہیں ہوتی اپنی عزت کی نیلامی کرنے والی آئندہ سے مجھ سے دور رہنا، تم میں اور اس میں بہت فرق ہے ضمائر کہہ کے چلا گیا۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی اور اور وہ لڑکی کا میں حال برا کر دوں گی جس نے تمہیں مجھ سے چھیننے کی کوشش کی ہے ہیرا اشرف اُسے نہیں چھوڑے گی میں برباد کر دوں گی اُسے حرا ہزیاتی انداز میں چیخی۔

****

آیت گھر آئی تو اُسے ڈرائینگ روم سے باتیں اور ہنسنے کی آوازیں سنائی دی ابھی وہ کسی سے نہیں ملنا چاہتی تھی سارے راستے وہ روتی آئی تھی وہ چھپ کر اپنے روم میں جانا چاہتی تھی کہ تبھی اُسے عالیہ بیگم کی آواز آئی جنہوں نے اسے آتا دیکھ لیا تھا تھا اور اب اسے ڈرائنگ روم میں مہمانوں سے ملنے کے لیے بلا رہی تھی مجبوراً آیت کو اندر جانا پڑا۔

اندر داخل ہوتے اسکی نظر اس کی اکلوتی پھپھو اور ان کے بیٹے حارث پہ پڑی جو اِس وقت چائے پینے میں مصروف تھے۔

اسے دیکھتے ہی پھپھو کھڑی ہوئیں اسے ملنے کے لیے وہ آگے ہو کر ان سے بغلگیر ہوئی اور حارث کو بھی سلام کیا۔

بیٹا آنکھوں کو کیا ہوا پھپھو نے پوچھا کچھ نہیں پھپھو بس طبیعت تھوڑی خراب ہے آرام کرونگی تو ٹھیک ہو جاؤنگی۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ آرام کرو ہماری ملاقات صبح ہو گی تفصیل سے۔

وہ سب کو گڈ نائٹ کہتی اوپر آ گئی اور عالیہ بیگم حیران ہوئی تھی اُس کے رویّے سے وہ ایسے بیہیو نہیں کرتی تھی پھر سوچا شاید تھکی ہوئی ہو گی۔

آیات آپنے کپڑے تبدیل کر کے بیڈ پر آ گئی تھی اور اب اس کا تکیہ مسلسل آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا آج وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی۔

زندگی میں پہلی بار کسی شخص کے بارے میں سوچنے لگی تھی اور یہ سب ہو گیا۔

وہاں ضمائر بھی بیچینی سے چکر کاٹ رہا تھا سگریٹ کا دھواں ہوا میں تحلیل ہو گیا وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ کیا کرے اُس نے گھڑی پہ وقت دیکھا جو رات کے دو بجا رہی تھی اچانک اُس نے آیت کا نمبر ملانے کا سوچا پھر رات ہونے کے خیال سے رہنے دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب اُس سے صبح کا اِنتظار نہ ہوا تو اُس نے نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی لیکن وہ اُٹھا نہیں رہی تھی اُس نے پھر سے ملایا۔

* * * * * * * * * * * * * * * * *

آیت جو گہری نیند میں تھی فون کی آواز نے اُسکی نیند میں خلل ڈالا جو اُسے ناگوار گزرا اب کے اُس نے نیند میں ہی کال پک کی۔

ارے بھئ جو بھی ہے صبح فون کرنا اور کھٹاک سے فون بند ضمائر اُس کی معصومیت پر مسکرایا دو ہی ملاقاتوں میں وہ اُسے اچھی لگنے لگی تھی پہلی بار وہ کسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا اگر اُس کے دوستوں کو پتا چلتا تو وہ بہت ریکارڈ لگاتے۔

ضمائر نے پھر نمبر ڈائل کیا اور کان کے ساتھ لگایا۔

اب پھر فون آیا تو آیت نے مندی مندی آنکھوں سے سکرین پہ دیکھا انون نمبر تھا ابھی سوچ رہی تھی اُٹھانے کا کہ فون بجنا بند ہوا اور دو سکنڈ بعد پھر زوروں سے بجنے لگا۔

ہاں بھئ کون ہے کیا تمہیں نہیں پتا یہ شریف لوگوں کے سونے کا وقت ہے اور ساتھ گھڑی کی اور دیکھا پونے تین ہو رہے تھے

ضمائر مسکرایا پر بولا کچھ نہیں۔

اب بول کیوں نہیں رہا کوئی کیا مسئلہ ہے آیت فون بند کرنے لگی تو وہ بول پڑا مبادا وہ فون ہی نہ کاٹ دے

مس آیت فون مت کاٹیئے گا اب آیت لڑکے کی آواز سن کے چونکی آپ کون آپکو میرا نام کیسے پتا ہے؟

مانا ہماری ملاقاتیں اتنی اچھی نہیں رہی پر اب ایسی بھی نہیں کہ آپ بھول جائیں اِس ناچیز کو۔

آپ ہیں کون آیت اب بھی نہیں پہچانی تھی۔

ضمائر آفندی بات کر رہا ہوں۔

آیت اب اٹھ کے بیٹھ گئی آپکے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا وہ جتنا حیران ہوتی کم تھا کیونکہ وہ اپنا نمبر بہت قریبی لوگوں کو دیتی تھی۔

جہاں سے بھی ملا ہو آپ بتائیں کیسی ہیں؟

آپ رات کو ہر لڑکی کو تین بجے فون کر کے یہی پوچھتے ہیں دوسری طرف سے اُسے ضمائر کا قہقہہ سنائی دیا۔

ہر لڑکی کو نہیں صرف آپ کو مس آیت ضمائر نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

آیت کو آج کا واقعہ یاد آیا وہ فوراً بولی۔

کیوں فون کیا ہے؟

آج کے لیے سوری بولنے کے لئے حرا کی طرف سے دراصل اُس نے آج مجھے پرو پوز کیا، وہ مجھے پسند کرتی ہے تو آپکے ساتھ دیکھ کے غصے میں آگئی۔

آیت کو نجانے کیوں بُرا لگا۔

اٹس اوکے اور فون کاٹ دیا۔

ضمائر نے حیرانی سے فون کو دیکھا اور مسکرایا شائد آگ دونوں طرف برابر لگی تھی۔

کال ملائی آیت نے اُٹھالی پر بولی کچھ نہیں۔

ہمم تو آیت آپ نے میرے سے میرا جواب تو پوچھا ہی نہیں؟ اُس نے منٹوں میں مس آیت سے آیت تک کا سفر طے کیا تھا۔

میں کیوں پوچھوں آپکی لائف ہے جس کو مرضی اپنائے۔

اووہ ہاں یہ بھی ہے لیکن میں نے اُسے منع کر دیا کیونکہ میرے دل میں اُسکے لیے کچھ نہیں۔

خیر چھوڑیں اب تو ہم دوست ہیں آہستہ آہستہ جان جائیں گے ایک دوسرے کو 🙈

ویٹ ہم دوست کب بنے؟ آیت سب سن کے پر سکون ہوئی تھی اِس لئے آرام سے پوچھا آیت کے چہرے پر مسکراہٹ کا راج تھا اُسے اچھا لگ رہا تھا اُس سے بات کرنا۔

ابھی تو بنے، نہیں بنے تو کیا آپ میری دوست بنیں گیں؟

ہاہا انسسٹ کر رہے ہیں؟

آیت کی ہنسی ضمائر کو بھلی لگی، نہیں میں ریکویسٹ کر رہا ہوں۔

او اچھا سوچوں گی آیت نے ادا سے کہا۔

اِس کا مطلب میں نا سمجھوں؟

اب ایسا بھی نہیں کہا میں نے آیت نے فوراً کہا۔

گڈ نائٹ دوست ضمائر نے کہا اور کال کاٹ دی۔

اور خوشی میں گنگنانے لگا:

آیت بھی سوچتے سوچتے سو گئی یقیناً ایک کہانی شروع ہو گئی تھی اب نا جانے وہ پوری ہونی تھی یا نہیں ہائے یہ قسمت کے کھیل ....

****

بھائی صاحب مجھے آپ سے اور عالیہ سے ضروری بات کرنی ہے مہوش (آیت کی پھپھو) نے کہا۔

ہاں آؤ مہوش یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے سکندر صاحب نے کہا عالیہ بیگم بھی متوجہ ہوئی۔

بھائی صاحب بچے اب بڑے ہو گئے ہیں شادی کے قابل گھر بسا سکتے ہیں اپنا ماشاءاللہ۔

سکندر صاحب سمجھ گئے تھے اُن کی باتوں کا مفہوم بال دھوپ میں سفید نہیں کیے تھے اُنہوں نے۔

سیدھی بات بتاؤ مہوش کیا کہنا چاہتی؟

بھائی صاحب میں حارث کے لیے آپکی آیت کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں بچی اپنے گھر ہی رہے تو اچھی بات ہے اور حارث تو آپکا دیکھا بھالا ہے اچھی نوکری ہے ماشاءاللہ۔

آں ں! مہوش حارث واقع اچھا بچہ ہے انہوں نے آنکھوں کے اشارے ہی سے اپنی اہلیہ سے پوچھا انہیں بھی کوئی اعتراض نہ تھا۔

ٹھیک ہے مہوش ہمیں یہ رشتہ قبول ہے لیکن آخری فیصلہ ہماری آیت کا ہی ہو گا مہوش کو اندر ہی اندر آگ بھی لگی لیکن اوپر سے مسکراتی بولی جی ضرور۔

مہوش فطرتاً لالچی عورت تھی حارث اِس رشتے کے حق میں نہیں تھا کیونکہ اسے کوئی اور پسند تھی لیکن مہوش بیگم نے اُسے بہلا لیا تھا کہ آیت اپنے باپ کی جائداد کی اکلوتی وارث تھی جو سب وہ شادی کے بعد آیت کے نام کر دیتے اور حارث وہ ساری جائداد اپنے نام کروا کر اپنی پسند کی شادی کر لیتا اور حارث بھی یہ سن خوشی خوشی راضی ہو گیا۔

مہوش کہاں کھو گئی ہو عالیہ بیگم نے پوچھا تو وہ چونکی ارے کچھ نہیں آپ لوگ آیت سے پوچھ لیں لیکن جواب مجھے ہاں میں ہی چاہیے۔

انشاءاللہ سکندر صاحب نے کہا۔

اور مہوش بیگم بھی آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئیں اُن کا کام تو ہو گیا تھا۔

اب دیکھنا یہ تھا کہ قسمت نے کیا سوچ رکھا تھا۔

****

ضمائر سب کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ عائشہ اچانک بولی ضمائر تم بھی شادی کر لو اب میری دیورانی لاؤ میں اکیلی بور ہوتی ہوں۔

ضمائر جو آیت کے بارے میں سوچ رہا تھا بولا ٹھیک ہے بھابھی جیسا آپ کہیں۔

باقی سب کہ منہ حیرت کی زیادتی سے کُھل گئے۔

کیاااااا؟ سب چیخے کیونکہ پہلی بار ضمائر مانا تھا ورنہ وہ یہ بات ہمیشہ ٹال دیتا تھا۔

لڑکی ڈھونڈیں پھر بیگم اب حیات صاحب نے اپنی زوجہ کو کہا۔

اِسکی ضرورت نہیں ہے۔

کیوں تم لڑکی بھی ڈھونڈ چکے ہو اب فائز بھی حیران ہوا؟

ہاں شاید پتا نہیں ضمائر کنفیوز ڈ تھا ابھی۔

تو بتاؤ ہمیں اڈریس ہم چلتے ہیں رشتہ لے کر نفیسہ بیگم نے کہا۔

ابھی نہیں جب جانا ہو گا میں بتا دونگا اور اُٹھ کر دادا جان کے کمرے کی طرف چلا گیا۔

باقی سب بھی مُسکرائے اور اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

ضمائر اپنے روم میں آیا تو اُسکا فون بج رہا تھا اچانک اُسے آیت کا خیال آیا اُس نے فوراً فون چیک کیا پر مایوسی ہوئی کیونکہ علی فون کر رہا تھا۔

ہاں علی بول؟

اوئے شیر ونیکسٹ ویک سے یونی میں فئیرویل کی ریہرسلز سٹارٹ ہیں تجھے بھی جانا۔

کچھ سوچ کے ضمائر نے اوکے کہا تم سب بھی ساتھ چل رہے نا۔

ہاں علی نے جواب دیا اور فون کاٹ دیا۔

ضمائر نے اب آیت کو فون ملایا جو پہلی ہی بیل پہ اُٹھا لیا گیا۔

آیت جو ڈنر کے بعد اب روم میں آئی تو فون پر ضمائر کی کال دیکھی۔

اسلام علیکم!

وعلیکم السلام کیسی ہو دوست ضمائر نے پوچھا؟

میں ٹھیک الحمدللہ آپ بتائیں؟

میں بھی ٹھیک (خاموشی)

نیکسٹ ویک سے ریہرسلز شروع ہیں یونی میں۔

ہاں مجھے زویا نے بتایا تھا۔

تو آپ آرہی ہیں؟ ضمائر نے امید سے پوچھا۔

نہیں میں کیوں آؤنگی میں نے پارٹسپیٹ نہیں کیا بس زویا نے کیا ہے۔

تو اُسے کمپنی دینے آجانا ضمائر فوراً بولا۔

پتا نہیں۔

اوکے خدا حافظ اور فون بند آیت کا منہ کھل گیا اُسے سمجھ آگئی کہ وہ ناراض ہو گیا ہے اُسے برا لگا نا جانے کیوں۔

اب آیت نے فون ملایا جو اٹھا لیا گیا پر وہ آگے سے کچھ نہیں بولا۔

کوئی ہے آیت شرارت سے بولی۔

نو آنسر۔

میں چلتی ہوں اگر دوسری طرف کوئی نہیں ہے تو

نو آنسر۔

اب نیکسٹ ویک یونی میں ملیں گے خدا حافظ آیت نے غصے سے فون بند کیا۔

ان ضمائر گربڑایا وہ صرف مذاق کر رہا تھا اور اب وہ میڈم ناراض ہو گئی تھی۔

ضمائر نے فون ملایا جو کاٹ دیا گیا ایسا مسلسل پانچ بار ہوا پر اُس نے بھی ہار نہیں مانی اور اب کی بار اٹھایا کیا مسئلہ ہے اب آیت نے پوچھا۔

میں مذاق کر رہا تھا ضمائر نے ہنستے کہا

تو اب میرا مذاق کا من نہیں ہے میں جا رہی ہوں سونے

یار سنو تو

بولو پر جلدی

ایم سوری مس آیت اب ٹھیک ہے

اٹس اوکے

ضمائر !

جی

اُس دن آپ نے میری ہیلپ کی اُس کے لیے تھینکس۔

یو ر ویلکم فرینڈ

نیکسٹ منڈے کو ملتے

جی خدا حافظ

خدا حافظ ہیو سویٹ ڈریمز

اور اب اِن کالز کا سلسلہ جاری رہنا تھا۔

****

ضمائر اور آیت اب یونیورسٹی میں بھی کبھی کبھی اکٹھے نظر آتے اور حرا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُس آیت کو دنیا سے رخصت کر دے۔

کام ہو جانا چاہیے پیسے مِل جائیں گے حرا نے کہہ کے فون بند کیا آیت سکندر تم تو گئ تمہیں سب کی نظروں میں گِرا نہ دیا تو کہنا اور قہقہہ لگایا۔

اور اب کیا ہونے والا تھا اِس کا اندازہ کسی کو نہیں تھا۔

آیت گھر پہنچی تو پھپھو جا چکی تھی لیکن اس کی زندگی کا فیصلہ ہو گیا تھا جس سے وہ بے خبر تھی۔

آیت کیا کر رہی ہو بیٹا آیت کی ماما اُس کے کمرے میں آئی۔

کچھ نہیں ماما آئیں بیٹھیں۔

بیٹا میں نے اور آپکے بابا نے مِل کر ایک فیصلہ کیا ہے پر آپکی مرضی ہمارے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے۔

جی ماما بتائیں۔

بیٹا مہوش پھپھو نے حارث کے لیے آپکے رشتے کی بات کی ہے میں اور آپکے بابا راضی ہیں حارث ہر لحاظ سے مناسب ہے اور آپکے بابا کی اکلوتی بہن کا بیٹا ہے وہ آپ کا کیا جواب ہے آپکی مرضی بھی ضروری ہے ہمارے لیے۔

آیت کو تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔

پر ماما ابھی میں کیسے ؟ ابھی مجھے اور پڑھنا ہے اپنا بزنس سٹارٹ کرنا ہے۔

بیٹا ابھی نہیں پر جب آپ چاہو۔

نہیں ماما ابھی نہیں ابھی اِس بارے میں بات نہ کریں پلیز۔

او کے میری جان آپ پریشان نہ ہو جب آپ چاہو گی تب ہی ہو گا لیکن یہ آپکی پھپھو کی خواہش ہے اور آپکے بابا کا فیصلہ بھی انہیں یقین ہے آپ ان کا مان کبھی نہیں توڑیں گی اور اٹھ گئی۔

آیت کتنی ہی دیر ویسے ہی بیٹھی رہی ضمائر کی کال سے چونکی لیکن فون اٹھایا نہیں اور آف کر دیا۔

تو کیا جس سفر پر وہ ابھی نکلی تھی اُس کی منزل وہ کبھی نہیں پا سکتی تھی ضمائر مجھے محبت ہو گئی ہے ہاں ضمائر آفندی مجھے محبت ہو گئی ہے تم سے آنسو لڑیوں کی صورت اُس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

تمہاری محبت کا راز تب کُھلا مجھ پر

جب مجھے کسی اور کے نام کر دیا گیا🍁

(سُنیہا رؤف)

****

ضمائر روم میں بیٹھا بار بار اُسے کال کر رہا تھا تو نمبر اوف مِلا اُس نے جلد آیت کو سب بتانے کا سوچا اور دادا جان کے روم میں چلا گیا۔

میں آ جاؤ دادا جان؟

برخوردار یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ آؤ میرے شیر

وہ آیا اور سردار حیات کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

کیا ہوا میری جان دادا جان نے پیار سے اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا انہیں پتا تھا وہ ایسا تب کرتا تھا جب بہت پریشان ہو ضمائر سب سے زیادہ اپنے دادا کے قریب تھا۔

دادا جان کیا وہ مجھے قبول کرلے گی؟

کیوں نہیں کرے گی کیا کمی ہے میرے شیر میں؟

اور اگر نہ کیا تو؟

ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

تو کل میں بول دوں اُسے؟

ہم چلتے ہیں اُن کے گھر رشتہ لے کر۔

سردار حیات کو وقار حیات نے پہلے ہی ساری بات بتا دی تھی۔

نہیں دادا جان پہلے میں اُس سے اجازت لینا چاہتا ہوں۔

ٹھیک ہے جیسا تمہیں مناسب لگے میں ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہوں اور جُھک کر اُس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

ضمائر بھی کل کے بارے میں سوچنے لگا۔

****

آیت صبح اُٹھی تو اُس کے سر میں درد تھا آنکھیں سوجی تھی رو رو کر اُس نے آیت کو فون کر کے آج اپنے نہ آنے کا بتایا اور عالیہ بیگم کو بھی اور ضمائر کی کالز کو اگنور کیا فون دکھا اور دوا لے کر پھر سو گئی۔

ضمائر یونی پہنچا کیونکہ چار دن رہ گئے تھے پارٹی میں آیت کو نہ دیکھ کر اُسے غصہ آیا پھر آج کے دن کے بارے میں سوچنے لگا اُس نے ایک مہنگے ریسٹورنٹ میں پرائیویٹ کیبن میں بکنگ کروائی آج کی اور اسد وغیرہ کو بھی اپنے پلین میں شامل کیا ان سب نے پہلے تو اُسکا ریکارڈ لگایا اب وہ سب مِل کر اُس جگہ کو ڈیکوریٹ کر رہے تھے کیونکہ اِسکی اجازت وہ پہلے ہی ریسٹورنٹ کے مینیجر سے لے چکے تھے۔

ضمائر آج سب اپنے ہاتھوں سے کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ اُسکی زندگی کا حسین دن تھا اُسکو پتہ تھ آیت کبھی بھی اُسے انکار نہیں کرے گی وہ آیت کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ چکا تھا۔

اب سب چلے گئے تو وہ بھی گھر کے لیے نکل گیا اُسے اچھے سے تیار ہونا تھا۔

ان سب کے بعد اُس نے آیت کو مسیج کیا ایڈریس اور پانچ بجے وہاں پہنچنے کے لیے بولا۔

آیت پہلے حیران ہوئی لیکن وہ بھی آج اُس کو سارا سچ بتا دینا چاہتی تھی کہ اُسکا رشتہ طے ہونے لگا ہے۔

وہ بے دلی سے تیار ہوئی اور ماما کو زویا کے گھر کا بتا کر نکل گئی۔

ضمائر کب کا پہنچ چکا تھا اور اب بے صبری سے آیت کا انتظار کر رہا تھا۔

ابھی وہ فون کرنے ہی لگا تھا کہ وہ آیت اُسے سامنے سے آتی نظر آئی۔

آسمانی رنگ کے لانگ فراک میں ضمائر کو وہ آسمان سے اُتری پری ہی لگی ضمائر بھی آج رائل بلیو سوٹ میں موجود تھا۔

ضمائر کو دیکھتے ہی آیت کا دل دھڑکا تھا وہ ساری سجاوٹ دیکھ حیران ہوئی تھی۔

ضمائر آیت کے قریب آیا اور اُسکا ہاتھ تھاما اچھی لگ رہی ہو۔

باقی سب کہاں ہیں آیت نے نامحسوس انداز میں اُس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالا۔

یہ سب تمہارے لیے ہے آؤ بیٹھو۔

میرے لیے، میرے لیے کیوں؟

کیونکہ آج کچھ خاص بات ہے؟

وہ کیا؟

پہلے ڈنر کرتے ہیں پھر بتاؤنگا۔

آیت بھی بیٹھ گئی۔

مجھے بھی تمہے کچھ بتانا ہے؟ آیت نے کہا

وہ کیا پہلے ڈنر آیت یہ لمحے جینا چاہتی تھی نا جانے تھوڑی دیر بعد حالات کیا ہوں۔

دونوں نے ڈنر ختم کیا اور کھڑا ہو گیا اور اُسے سینٹر میں لے آیا اور اوپر سے پھول گرنے لگے وہ گھٹنے کے بل جھکا اور آیت کے آگے رِنگ کی۔

Ayat sikandar today i confess that I am in love with you, just place me in your heart and never let me go; love me with all your emotion and I always be with you zamair afandi loves you will you marry me?❤

آیت کو لگا یہ اُسکی زندگی کے بہترین لمحے ہیں خوشی سے اُسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ رنگ لینے لگی تھی کہ اُسکی آنکھوں کے سامنے اُسکے بابا کا چہرہ آیا اُس نے نفی میں سر ہلایا اُسکی ماما جو اُسے حارث کے رشتے کے لیے اپنی رضامندی بتا رہی تھی اُسے کسی ایک کو چُننا تھا

ہر بار کی طرح ایک بیٹی نے اپنے باپ کو چنا تھا اُس نے ضمائر کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو جھٹکا۔

ضمائر کی آنکھوں میں بییقینی تھی۔

میں نہیں پیار کرتی تم سے ضمائر آفندی اُس نے دل پر پتھر رکھ کر کہا۔

تم ایسا نہیں کر سکتی اچانک ضمائر ہوش میں آیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا آیت اُس کے سینے سے آ لگی۔

آیت کا دِل کیا وہ بھی اُسے سب بتا دے کہ وہ اُس سے کتنی محبت کرتی ہے لیکن اُسے اپنے بابا کا مان نہیں توڑنا تھا۔

کیا میں نے تمہیں کبھی کہا کہ مجھے تم اچھے لگتے ہو اور اسے دھکا دے کر دور کیا۔

تو پھر بات کیوں کی مجھ سے، کیوں میرے ناراض ہونے پر تم مناتی تھی مجھے آیت سکندر کیوں، کیوں مذاق بنایا تم نے میرا، میری محبت کا؟

کیوں؟؟؟؟ وہ چیخا۔

آیت نے خود پر کنٹرول کیا وہ ٹوٹ گئ تھی آج

میں جا رہی ہوں میرے پیرنٹس نے میرا رشتہ طے کر دیا ہے؟

ضمائر کو گہرا صدمہ ہوا میں صرف تمہیں اپنا دوست سمجھتی تھی اور ہوں آج بھی یہاں اِس لیے آئی آیت نے چیخ کر کہا۔

خاؤ آیت چلی جاؤ اِس سے پہلے کہ میں تمہیں جانے نہ دوں جاؤ وہ چیخا آیت بھاگتے ہوئے وہاں سے نکل گئی۔

ضمائر کتنی دیر وہاں بیٹھا رہا اُسے کوئی ہوش نہیں تھی ریش ڈرائیونگ کرتا وہ گھر پہنچا اور کمرے میں بند ہو گیا۔

میں سمجھتا تھا وہ میرا ہو گیا
میری غلط فہمیاں تھی عروج پر
میرا زوال تب شروع ہوا
جب اُس نے مجھے دھتکار دیا
(سنیہا رؤف)

* *

آیت گھر پہنچی تو کوئی نہیں تھا آج اُسکے ماما اور بابا نے کسی شادی پر جانا تھا وہ آ کر اپنے بستر پر گر گئی اور اونچی آواز میں رونے لگی تب سے اُس نے خود پر بہت کنٹرول رکھا تھا اب تنہائی پاتے ہی وہ ٹوٹ گئی تھی یہ اُسکی زندگی کا یادگار دن ہوتا اگر وہ اُسے انکار نہ کرتی۔

ضمائر اِس وقت شاور کے نیچے کھڑا اندر لگی آگ کو بجھا رہا تھا لیکن وہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اُسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ آیت نے اُسے ریجیکٹ کر دیا ہے۔

کتنے پیار سے وہ سب کیا تھا اُس نے آیت تم کیسے کر سکتی ہو یہ میں نے تمہاری آنکھوں میں محبت دیکھی ہے تو کیا وہ جھوٹ تھی یا وہ میری نظروں کا دھوکا تھا۔

اُسے کسی پل سکون نہیں آ رہا تھا وہ کپڑے چینج کیے باہر آ گیا اور سگریٹ پینے لگا سگریٹ کب کی راکھ بن چکی تھی اور اُسکی انگلی کو جلا رہی تھی پر وہ تو جیسے ہوش میں ہی نہیں تھا اُس کی آنکھوں کے سامنے آیت کے ساتھ گزارے لمحے چل رہے تھے پھر اچانک وہ منظر چلا جب آیت نے اُسکا ہاتھ جھٹکا اور سامنے پڑا واز اُٹھا کر سامنے لگی ایل ای ڈی میں مارا جو چکنا چور ہو گئی اور واز ٹوٹ کر اُسکے ہاتھ پر لگ گیا آواز سن کر سب اُسکے کمرے کی طرف بھاگے اور اندر کا منظر دیکھتے سب حق دق رہ گئے اور اُس کی طرف بڑھے جو اب بیہوش ہو گیا تھا دادا جان سمجھ گئے تھے معاملہ ابھی کل ہی تو اس نے سب بتایا تھا اُسے۔

ڈاکٹر کو فون ملاؤ فائز وقار صاحب دھاڑے۔

نفیسہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔

ڈاکٹر نے آ کر چیک کیا اور پٹی کی۔

کیا ہوا ہے میرے پوتے کو؟ سردار حیات نے پوچھا۔

دیکھیں انہیں کوئی گہرا صدمہ پہنچا ہے میڈیسن دے دی ہے میں نے آپ خیال رکھے اب سب پریشان ہو گئے تھے۔

****

وقار صاحب نے ضمائر کے دوستوں کو فون کر کے پوچھا کہ شاید انہیں کچھ پتا ہو۔

جی انکل آج ضمائر آیت کو شادی کے لئے پوچھنے والا تھا وہ بہت خوش تھا پتا نہیں یہ سب کیسے ہو گیا کیا ہم سب آجائیں حسن نے وقار صاحب کے پوچھنے پر سب بتا دیا تھا۔

نہیں بیٹا آپ لوگ آرام کریں ضمائر بھی اب صبح ہی اٹھے گا۔

اوکے انکل پھر ہم سب صبح ہی ملنے آجائیں گے اُس سے خدا حافظ۔

اوکے بیٹا خدا حافظ۔۔

وقار صاحب نے اب سب کو حقیقت بتائی۔

مجھے لگتا ہے اُس لڑکی نے ضمائر کو انکار کر دیا ہے ماما اِس لئے اِس کی یہ حالت ہوئی ہے اب عائشہ بھی بولی اور سب اِس بات سے متفق نظر آئے۔

فائز سے تو اپنے ہنستے مسکراتے بھائی کی حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

چلیں سب جا کر سو جائیں صبح ضمائر سے ملاقات ہو گی وقار صاحب نے کہا۔

میں اپنے بیٹے کے پاس ہی رہو نگی نفیسہ بیگم نے کہا۔

ضمائر اب صبح ہی اُٹھے گا دوائی کا اثر ہے آپ چلیں کمرے میں اور صبح کوئی اِس بارے میں ضمائر سے کوئی بات نہیں کرے گا چلیں بابا جان آپ کو بھی آپکے روم میں چھوڑ دوں وقار صاحب نے اب سردار حیات کو مخاطب کیا۔

نہیں تم سب جاؤ میں یہی ہوں اپنے بچے کیساتھ۔

اوکے بابا جان وقار صاحب کو پتا تھا صرف وہی ضمائر کو سنبھال سکتے اب اور سب روم سے نکل گئے اور سردار حیات بھی ضمائر کے ساتھ بیٹھ گئے اور اُس کے بال سنوارنے لگے۔

****

آیت جب صبح نیچے نہیں آئی تو سکندر صاحب اور عالیہ بیگم اُسے دیکھنے کمرے میں آئے

جہاں وہ ہوش وحواس سے بیگانہ پڑی تھی عالیہ بیگم نے اُس کا ماتھا چھوا تو وہ بخار میں پھنک رہی تھی دونوں میاں بیوی کی جان پر بن گئی۔

عالیہ بیگم جائیں ایک باؤل میں پانی اور پٹی لے کر آئیں سکندر صاحب کی تو جان حلق میں آگئی تھی اپنی لاڈلی کو دیکھ کر۔

عالیہ بیگم پانی لائی تو سکندر صاحب پٹیاں کرنے لگے اور عالیہ بیگم ناشتہ اور میڈیسن لے آئی آیت کو کھلایا تو وہ پھر سو گئی۔

سکندر صاحب آپ جائیں کام پر اب ٹھیک ہے ہماری بیٹی۔

نہیں آج میں نہیں جاؤں گا اِدھر ہی رہوں گا میری بیٹی کو ضرورت ہے میری۔

عالیہ بیگم کو پتا تھا اب وہ نہیں جائیں گے آیت کو جب بھی بخار ہوتا تھا وہ ایسے ہی گھر سر پہ اُٹھا لیتے تھے۔

اچانک یاد آنے پر سکندر صاحب بولے کہیں آیت نے حارث سے رشتے والی بات کو تو نہیں سر پر سوار کر لیا او مائی گوڈ۔

ہاں ہو سکتا ہے عالیہ بیگم بولی۔

اب ہمارے گھر میں آیت کے رشتے کی کوئی بات نہیں ہو گی سکندر صاحب بولے اُنہیں اپنی بیٹی کی زندگی ہر رشتے سے زیادہ عزیز تھی۔

انہیں نہیں پتا تھا کہ یہی رشتہ ہر تباہی کا باعث تھا پر اب تو جو ہونا تھا ہو گیا تھا اور قسمت اداسی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

****

اُسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، دادا جان کی ابھی آنکھ لگی ہی تھی کہ انہیں ضمائر کی بڑبڑاہٹ سنائی دی وہ فوراً اُٹھے اور سائڈ لیمپ اون کیا صفائی وہ کمرے کی پہلے ہی کروا چکے تھے۔

کیا ہوا میرے بچے؟

اُسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ضمائر نے مدہوشی کے عالم میں کہا۔

کسے کیا نہیں کرنا چاہیے تھا دادا جان نے اب معاملہ جاننے کی کوشش کی۔

ضمائر نے مندی مندی آنکھیں کھولی دادا جان اُس نے مجھے قبول نہیں کیا آپ نے تو کہا تھا وہ آپ کے شیر کو منع کر ہی نہیں سکتی۔

دادا جان کی آنکھیں نم ہوئی اپنے لاڈلے پوتے کی حالت دیکھ کر پر خاموش رہے۔

ضمائر اب جاگ رہا تھا شاید اُس نے اُن کی گود میں سر رکھا۔

کیا کہا اُس نے؟

اُس نے کہا کہ وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی اور اور اُس کا رشتہ بھی ہو گیا اُس نے دادا جان کا ہاتھ پکڑتے کہا اِس وقت وہ ازیتوں کی انتہا پر تھا۔

کیا اُسے میری محبت نظر نہیں آئی اب دادا جان کو اپنا ہاتھ بھیگتا محسوس ہوا انہوں نے اُس خوشقسمت لڑکی کہ بارے میں سوچا جس کے لیے اُن کا پوتا رو رہا تھا اور اب وہ روتے روتے پھر عنودگی میں چلا گیا۔

کون کہتا ہے کہ مرد نہیں روتا بات محبت کی ہو تو مرد بہت کمزور ہو جاتا اُس عورت کے سامنے جس سے وہ محبت کرتا ہے محبت میں اِنسان کچھ بھی کر سکتا ہے اور بیشک خوش قسمت ہے وہ عورت جس کے لیے مرد روئے ہمارے معاشرے نے ایک علمیہ بنالیا ہے کہ مرد نہیں روتے، کیا اُن کے جذبات نہیں ہیں کیا انہیں درد نہیں ہوتا مرد کو سمجھو گے تو وہ تمہے سمجھے گا مرد اللہ کی سب سے خوبصورت نعمت ہیں عورتوں کے لیے اگر وہ سمجھیں تو وہ عورت سے زیادہ وفاداری دکھاتے ہیں اگر بات عشق تک پہنچ جائیں تو پر ہم سمجھیں تو نا💔..........

****

آیت اور ضمائر کا اُس کے بعد کوئی رابطہ نہیں ہوا ضمائر کے سب دوستوں کو بھی پتا چل گیا تھا حرا بہت خوش ہوئی تھی کہ آیت نے اُسے ٹھکرا دیا جیسے ضمائر نے اُسے دھتکارا تھا لیکن اُس کا بدلہ رہتا تھا آیت سے۔

اُن چار دنوں میں وہ بلکل خاموش ہو گیا تھا ضمائر کے گھر میں دادا جان نے کسی کو بھی کوئی بات کرنے سے منع کیا تھا اور آیت کے بابا سمجھ رہے تھے کہ اُس نے رشتہ والی بات کو سر پر سوار کیا ہوا اِس لئے اُس کو خوش رکھ رہے تھے اور وہ بھی اُن کے سامنے ٹوٹے دِل سے مُسکرا رہی تھی بظاہر سب نارمل لگ رہا تھا لیکن حقیقت اِس کے بر عکس تھی۔

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

آیت بیٹا زویا تمہیں لینے آئی ہے تم اب تک تیار کیوں نہیں ہوئی؟

میرا دل نہیں کر رہا جانے کو تم جاؤ۔

ایسے کیسے آیت جاؤ تیار ہو فوراً تم ساتھ جاؤ گی تھوڑا ماحول چینج ہو گا تو فریش فیل کرو گی خود کو آیت کو زبردستی تیار ہونا پڑا عالیہ بیگم کے کہنے پر۔

آج موسم عجیب سا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہو بہت بُرا جس سے زندگی بدل جانی تھی دو لوگوں کی۔

آیت تیار ہو کے آئی تو اُس کی ماما نے اُسکی نظر اُتاری اُس نے ریڈ نیٹ کا کلیوں والا پاؤں کو چھوتا فراک پہنا تھا ریڈ ہی لپسٹک جو زویا نے زبردستی لگائی تھی اُسے، اُداس آنکھوں میں کاجل لگائے وہ دلکش لگ رہی تھی عالیہ بیگم نے بہت دعاؤں میں بھیجا اُسے لیکن شاید آج وہ دعائیں کام نہیں آنی تھیں۔

ضمائر یار چل نہ اُس کے دوست ضد کر رہے تھے وہ اُسکو اِس ماحول سے نکالنا چاہتے تھے۔

میں نے بکواس کی ہے نہ کہ نہیں جانا مجھے جاؤ تم لوگ اُس دن سے وہ ایسے ہی بات بات پر غصہ کرتا تھا۔

وہ سب چلے گئے کی اب اُسے اپنے سر کا فون آیا۔

ضمائر آپ دس منٹ میں مجھے یونیورسٹی میں چاہیے۔

سر میں نہیں آسکتا میری کل اِسلا ما باد کی فلائٹ ہے (جو اُس نے خود ڈیڈ سے کہہ کر کروائی تھی کہ اب وہ وہاں کا بزنس اکیلا دیکھے گا اور فائز اور وقار صاحب یہاں کا)

آپکو گانا ہے تھوڑی دیر میں جلدی پہنچے فلائٹ کل کی ہے آج کی نہیں اینڈ اٹس مائی اورڈر۔

اب ضمائر بے دلی سے تیار ہوا اور نکل گیا کہ گانا گا کر واپس آجائے گا اگر اُس دشمنِ جاں کو دیکھتا تو نئے سرے سے ٹوٹ جاتا پر وہ آج آخری بار اُسے دیکھنا چاہتا تھا۔

قسمت پتا نہیں دوبارہ ملواتی بھی یا نہیں اُس نے بہت حد تک خود کو سمجھا لیا تھا۔

لیکن آج قسمت میں اُس سے بھی بھیانک کچھ لکھا تھا جس کے بعد ضمائر آفندی پورا کا پورا بدلنے والا تھا اور وہ انجان تھا اِس سب سے۔

****

ضمائر پہنچا تو پارٹی شروع ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اب اُس کی باری آنے والی تھی وہ دوستوں سے مِلا اور بیک سٹیج چلا گیا۔

Now it's time for today's special performance by zamair afandi.

اب آیت بھی متوجہ ہوئی وہ سٹیج پر آیا تو دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملیں ضمائر نے منہ موڑ لیا آیت نے یہ دیکھتے ہی بہت سے آنسو اپنے اندر اُتارے اور نظریں جُھکا لی۔

دِل غلطی کر بیٹھا ہے، غلطی کر بیٹھا ہے دِل

دِل غلطی کر بیٹھا ہے تو بول کفارہ کیا ہو گا؟

میرے دِل کی دِل سے توبہ، دِل سے توبہ میرے دل کی

دِل کی توبہ ہے دِل اب پیار دوبارہ نہ ہو گا

تو بول کفارہ کیا ہو گا تو بول کفارہ، کفارہ بول او یارہ

تیرے نام کے حرف کی تسبیح کو سانسوں کے گلے کا ہار کیا

دنیا بھولی اور صرف تجھے ہاں صرف تجھے ہی پیار کیا

تم جیت گئے ہم ہارے، ہم ہارے اور تم جیتے

ہم نے دھڑکن دھڑکن کر کے دل تیرے دِل سے جوڑ لیا
آنکھوں نے آنکھیں پڑھ پڑھ کر تجھے وِرد بنا کے یاد کیا
تجھے پیار کیا تو تُو ہی بتا ہم نے کیا کوئی جرم کیا
گر جرم کیا تو تُو ہی بتا اِس جرم کے جُرم کی کیا ہے سزا

اب کہ اُس نے آنکھیں کھول کر آیت کو دیکھا پر وہ اُسے کہیں نظر نہیں آئی وہ بیچین ہوا اور سٹیج سے اُترنے کے بعد اُسے ڈھونڈنے لگا وہ آخری بار مل کر جانا چاہتا تھا اس سے۔

****

ایکسکیوز می مس آیت آپ ہیں؟ پیچھے سے آیت کو کسی نے مخاطب کیا وہ ضمائر کو دیکھنے میں اتنا گم تھی کہ اُس لڑکے کو دوبارہ بلایا۔

جی میں ہی ہوں۔

آپ کو اوپر لائبریری میں سر امجد بلا رہے ہیں اُس لڑکے نے بتایا۔

آیت کو عجیب لگا کیوں بلا رہے ہیں؟

آپکے ڈوکیومنٹس کا کچھ مسئلہ ہے اُسی کے لیے بلایا ہے۔

آیت زویا کو بتا کر گئی اسے ساتھ چلنے کا کہا پر اب اُسکو سٹیج پر بلایا گیا تو وہ آیت کے ساتھ نہیں گئی۔

اوپر آئی تو کوئی نہیں تھا لائبریری میں اندھیرے کے سِوا اب اُسے ڈر بھی لگا اور ابھی وہ مڑ کے جاتی کہ کسی نے باہر سے دروازہ لاک کر دیا۔

آیت گھبرا کر دوسرے دروازے کی طرف بھاگی لیکن وہ بھی بند تھا۔

کوئی ہے پلیز دروازہ کھولو اب وہ چیخی اُسے پتا چل گیا تھا کہ وہ کسی سازش کا شکار ہوئی ہے۔

کوئی ہے پلیز مجھے باہر نکالو۔

آیت کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی جب پیچھے سے کسی نے اُسے اپنی باہوں میں بھرا آیت نے دھکا دیا اور چیخی دور رہو۔

وہ جو کوئی بھی تھا اِس وقت اُس نے بلیک سوٹ پہنا تھا اور منہ پر ماسک پہنا تھا ہلکی ہلکی روشنی میں آیت کو اُسکا چہرہ پر صرف ماسک نظر آیا۔

اُس نے آیت کا منہ دبوچا اور ایک تھپڑ مارا آیت دور جا گری اب وہ آہستہ آہستہ اپنے قدم آگے بڑھانے لگا آیت ڈر کے مزید پیچھے ہوئی۔

دیکھو مجھے جانے دو میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا آیت نے اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔

اب وہ آیت کے سامنے آ کر بیٹھا اور اُس کے گلے سے دوپٹہ کھینچ کے دور پھینکا آیت اور زور سے رونے اور چیخنے لگی اب وہ اور قریب ہوا اور آیت کے دونوں کندھے تھامے اور جھکنے لگا آیت مسلسل اپنا آپ چھڑوا رہی تھی اُس سے، اسی کھینچا تانی میں آیت کے فراک کے بازو پھٹ گئے۔

زویا آیت کہاں ہے؟ ضمائر نے پوچھا۔

اُسے تو سر نے بلایا تھا لائبریری۔

ضمائر کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ فوراً اوپر کی طرف بھاگا۔

حرا جو چھپ کر سب دیکھ رہی تھی اُس نے فون ملایا۔

ہاں تمہارا کام ختم ہوا نکل جاؤ وہاں سے۔

ضمائر بھاگا تھا اوپر کی طرف باہر سے دونوں دروازے بند تھے اُسکے دل پر پتھر رکھا تھا جیسے کسی نے، وہ دروازہ توڑ کر اندر گیا لیکن اُسے آیت کہیں نظر نہیں آئی۔

آیت اب خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی جب اُس نے دیکھا کی اب وہ شخص پھر واپس آیا ہو۔

ضمائر اب آیت کے قریب آیا اور اُس کی حالت دیکھ کر اُس نے ایک منٹ کے لیے آنکھیں بند کی تھی اب وہ قریب گیا اور اُس کی پھٹی آستین کو اوپر کرنا چاہا۔

چٹاخ !!!!!

دور رہو آیت چیخی پہلے اُس شخص نے سر کو ماسک میں چھپایا ہوا تھا اب واپس آیا تو اُس کے چہرے پر ماسک نہیں تھا ضمائر کو دیکھ کر وہ بے یقین ہوئی تھی۔

کیا ہو گیا ہے آیت کس نے کی ہے یہ حالت تمہاری؟

اب کہ دروازہ کھلا اور ٹیچرز اور سٹوڈنٹس بھی آ گئے حراسب کو لے کر آئی تھی پلین کے مطابق ضمائر نے آگے بھر کر آیت کو تحفظ فراہم کرنا چاہا تو وہ چیخ اُٹھی دور رہو۔

ایک فی میل ٹیچر اب اُس کے پاس بیٹھی اور اُسکا دوپٹہ اوڑھایا اسے۔

کس نے کیا ہے یہ سب آپ کے ساتھ اُنہوں نے پوچھا؟

آیت خاموش رہی وہ اب تک صدمے میں تھی۔

ضمائر کے دوست اور حرا بھی وہاں موجود تھی۔

آپ بتائیں آیت وہ جو کوئی بھی ہے اُسے سخت سزا ملے گی۔

آیت اب کھڑی ہوئی اور ضمائر کے پاس گئی اور پھر ایک تھپڑ کی آواز گونجی تھی اور ساری عوام حیران ہوئی تھی سوائے ایک شخص کے جو اپنے پلین کو پورا ہوتے دیکھ خوش تھا۔

کیوں کیا میرے ساتھ یہ سب آیت نے ضمائر کا گریبان پکڑے چیخ کر پوچھا۔

ضمائر کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی تھی جیسے، جسے اس نے اپنی عزت بنانے کا سوچا تھا وہ اسے اپنی عزت کا لٹیرا کہہ رہی تھی۔

تمہارا دماغ خراب ہے میں ابھی تمہیں بچانے آیا تھا ضمائر نے بھی اب اپنی صفائی دی۔

کیا بگاڑا تھا میں نے تمہارا صرف تمہارے پروپوزل کو ریجیکٹ کیا اِس کا بدلہ لیا ہے تم نے مجھ سے تمہاری انا کو گوارا نہیں تھا کہ کوئی تمہیں انکار کرے ضمائر آفندی اور تم نے اِس لئے ہی مجھے بربار کرنے کا سوچا نہ کہ چلو پیار سے نہیں مانی تو اِس کو دنیا میں رسوا کر دیتا ہوں تا کہ کوئی اِسے بھی قبول نہ کرے ہے نہ؟

بس بند کرو اپنی یہ بکواس میں کب سے سن رہا ہوں تم مجھ پر الزام لگا رہی ہو میں اتنا گرا ہوا نہیں ہوں کہ جسے میں نے محبت کی اُسی کی عزت کو پامال کروں یوں ضمائر زور سے بولا۔

ضمائر دیکھو ہمیں تمہارے خلاف ابھی پرنسپل اپنی بات پوری کرتا کہ وہ بیچ میں دھاڑا۔

خبردار ایک لفظ بھی بولا کسی نے میں بتا چکا ہوں کہ میں ابھی آیا ہوں آپ زویا سے پوچھ لیں اب اُسے زویا کا خیال آیا بتاؤ زویا نہیں کہ میں ابھی تم سے پوچھ کر آیا ہوں یہاں۔

ضمائر تم ہی نے تو مجھے کہا تھا کہ آیت کو اوپر تم نے بلوایا ہے تم دوبارہ اُسے شادی کے لئے منانا چاہتے ہو۔

بکواس کر رہی ہے یہ لڑکی سر جھوٹ بول رہی ہے۔

آیت اب بیہوش ہو کر نیچے گر گئی۔

اُسکے بعد اُسے اور ضمائر کو آفس میں لے جایا گیا اور باقی بچوں کو گھروں میں بھیج دیا گیا کیونکہ پارٹی ختم ہو چکی تھی ویسے بھی۔

ضمائر کو زدا افسوس نہ ہوا آیت کی حالت پر اب اُس نے جو اُسکی زات کو یوں تماشا بنایا تھا وہ اب اُسے دیکھنا نہ پسند کرتا۔

دیکھیں سر آپ کو پتا ہے میرا امیں قابل سٹوڈنٹ رہ چکا ہوں یہاں پر اور آپ میرے ڈیڈ کو بھی جانتے ہیں میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے کل ویسے بھی میں شہر چھوڑ کر جا رہا ہوں اِس بات کو یہیں ختم کریں آپ لوگ میرے ڈیڈ کو تو جانتے ہیں یہ بھی جانتے ہوں گے اُن کی پہنچ کہاں تک ہے سو اِس بات کا زکر دوبارہ نہ ہو یاد رکھئیے گا اینڈ پر اس نے وارن کیا سب کو اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

****

آیت کو جب ہوش آیا تو وہ ہسپتال کے بیڈ پر تھی اور اُسکے ماما بابا وہاں موجود پریشانی سے چکر کاٹ رہے تھے۔

آہ_____پ... پا.... پانی اُسکی ماما نے فوراًاسکو پانی پلایا۔

میری بچی ٹھیک تو ہے نا؟

کیا ہو گیا تھا میری جان جو تمہیں یوں چکر آ گئے؟

پتا ہے تمہارے یونی سے فون آیا کہ تمہاری طبیعت خراب ہو گئی ہے تو ہم کتنا پریشان ہو گئے تھے۔

آیت کو پتا لگ گیا کہ اُنہیں حقیقت نہیں بتائی گئی تھی۔

بیٹا آپ آرام کریں باہر آپ کے سر موجود ہیں وہ بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے وہ دونوں میاں بیوی باہر گئے تو سینئر پروفیسر اندر آئے۔

کیسی ہیں آپ آیت؟

آیت کچھ نہ بولی۔

دیکھیں جو بھی ہوا اسے بھول جائیں ہم نے آپکے گھر والوں کو بھی کچھ نہیں بتایا کہ آپ کو کوئی پریشانی نہ ہو دیکھیں زیادہ غلطی آپ کی ہے آپ لڑکیاں پہلے افیئرز چلا لیتی ہیں اور پھر جب حالات ایسے ہو جائیں تو آپ رونے لگتی ہیں دیکھیں لڑکوں کا کچھ نہیں جاتا آپ کو پہلی بات کہ اوپر جانا ہی نہیں چاہیے تھا اب جو ہو گیا سو ہو گیا ضمائر آفندی کو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ اس کا آپ سے کوئی لینا دینا نہیں ویسے بھی وہ شہر چھوڑ کر جا چکا ہے آپ بھی اب اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائیں وہ کہہ کر چلے گئے اور آیت ایسے ہی بیٹھی رہی۔

دو ہفتوں بعد:

آج آیت کی مایوں تھی جب سے یہ حادثہ ہوا تھا وہ خاموش ہو گئی تھی اور اس نے حارث کے لیے اپنی رضامندی دے دی تھی اور پھپھو فوراً شادی کرنا چاہتی تھی اُسکو گم سم دیکھ کر آیت کے ماما بابا کو بھی یہ سب مناسب لگا۔

آیت کو لگتا تھا اسکی اپنی زندگی جیسے ختم ہو گئی ہو اسے ضمائر آفندی سے نفرت ہو گئی تھی وہ ایک بے جان جسم تھی احساسات تو اسی دن ختم ہو گئے تھے جس دن اسے کہا گیا تھا کہ سب غلطی اسی کی ہے اب وہ شادی کرنے جا رہی تھی لیکن دل ہر احساس سے عاری تھا جیسے۔

****

میرے پیسے نکالو میں نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر تمہارے لیے یہ سب کیا ہے اگر وہ ضمائر آفندی مجھے وہاں دیکھ لیتا تو جتنی اس کے باپ کی اپروچ ہے میں تو کیا میری نسلیں بھی جیل میں گزارتی،

ہاں ہاں ٹھیک ہے زیادہ نہیں بولو یہ پیسے پکڑو اور غائب ہو جاؤ ہمیشہ کے لئے حرا نے پیسے پکڑائے۔

ہاہاہا آج میرا بدلہ پورا ہوا آیت سکندر اب ضمائر تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں مجھے تھپڑ مارا تھا نا اوقات میں بات کرنے کو کہا تھا آج اوقات بتادی میں نے تمہیں تمہاری۔

ارے میں نے تو تمہاری دوست کو خرید لیا پیسوں میں بس اسے ضرورت تھی میں نے دے دیئے اور کام پورا اور اس آدمی کو بھی میں نے بھیجا تھا وہ سب کرنے کے لیے آیت سکندر اور بعد میں ضمائر گیا وہ بیچارہ مجنوں

ڈھونڈنے گیا تھا تمہیں اور تم اس پہ ہی شک کر بیٹھی افسوس حرا اپنی دوست کے ساتھ بیٹھی تصور میں آیت کو مخاطب کیے بتا رہی تھی۔

تو آیت کو کیوں لگا کہ وہ ضمائر ہی ہے؟

ارے ڈریسنگ سیم تھی نہ سب کچھ ضمائر سے ملتا جلتا یہاں تک کہ کلون بھی اس آدمی نے ضمائر جیسا لگایا تھا یہ تھی میری پلیننگ اب ضمائر میرا ہو گا صرف میرا اور قہقہے لگانے لگی اس بات سے انجان کہ کسی نے اسکی باتیں سن لی ہیں۔

وہ اُس زات کو فراموش کر بیٹھی تھی جو سب دیکھ رہا تھا اور بیشک میرا رب بہترین انصاف کرنے والا ہے۔

****

ماما جان بابا کہاں ہیں؟ آیت نے عالیہ بیگم سے پوچھا آج مہندی تھی اسکی۔

ہاں باہر گئے تھے کچھ کام سے ابھی تک آئے نہیں آجاتے ہیں تم پریشان نہ ہو۔

عالیہ عالیہ دیکھو بھائی صاحب کو کیا ہو گیا ہے وہ اٹھ نہیں رہے دیکھو لوگ کیا کہہ رہے ہیں ان کے بارے میں عالیہ بیگم باہر کی جانب بھاگی۔

آیت وہیں بیٹھی رہی اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ باہر جا کر دیکھتی کچھ نہیں ہوا بابا کو ضرور پھپھو کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی اس نے خود کو تسلی دی۔

اب اس کو باہر سے عجیب طرح کے شور اور رونے کی آواز آئی وہ بھاگ کر باہر گئی۔

اس کی ماں کسی کے سرہانے بیٹھی اونچی آواز میں رو رہی تھی اس کی ہمت نہیں پڑی آگے جانے کی اس کی ایک کزن آئی اور اسے بھی میت کے پاس لے گئی اپنے بابا کا چہرا نظر آیا اسے وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

ماما اٹھیں بابا کو ہسپتال لے کر جانا ہے انہیں چوٹ لگی ہے سر پر۔

آیت بیٹا اب آپ کے بابا اس دنیا میں نہیں رہے وہ خاموش رہی اور پھر اچانک سکندر ولا میں دل دہلا دینے والی چیخیں گونجی۔

****

ایک سال بعد:

مس جویریہ ہزار بار آپ سے کہا ہے میں نے میرے پوچھے بغیر کسی کو روم میں مت بھیجا کریں آپ اپنے لئے نیو جاب ڈھونڈ لیں

You are fired........

پر سر یہ میری پہلی غلطی ہے۔

مجھے پتا ہے مس لیکن میں دوسرا موقع نہیں دیتا جائیں اپنا چیک فردوس صاحب سے لے لیں اور ان کو بھیجیں میرے پاس۔

پر سرررررر !

آئی سیڈ لیو مس جویریہ۔

اتنا اکڑو ہے یہ شخص اس کا بس چلے تو اپنے ناپسندیدہ لوگوں کو دنیا سے اٹھوا دے دیکھو تو چھوٹی سی بات پر جاب سے نکال دیا اب کیا ان کا دوست آیا تھا اس کو بھی یہ اپوانٹمنٹ دیتا مجھے تو ترس آتا ہے اس لڑکی پر جس سے اس کی شادی ہو گی جویریہ پیر پٹکتی فردوس صاحب کو سر کا پیغام دیتی خود آفس سے نکل گئی۔

جی تو فردوس صاحب میرے لئے نئی سیکرٹری کا انتظام کریں۔

پر سر یہ اس مہینے میں تیسری بار ہے۔

اب آپ مجھے سکھائیں گے فردوس صاحب؟

نہیں سر۔

تو اخبار میں اشتہار ڈلوائیں اور اس بار ڈھنگ کی سیکرٹری ڈھونڈیں۔

سر سیلری کتنی لکھوں؟

ساٹھ ہزار۔

اوکے اور جلدی سے باہر نکل گیا کیا پتا اس کا باس اسے بھی نوکری سے نکال دیتا کسی بھی بات پر۔

سر مے آئی کم ان؟

ہاں آؤ نور بتاؤ کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟

نہیں سر شکریہ۔

کتنی بار بولا ہے شکریہ نہیں بولا کرو بہنیں شکریہ نہیں بولتی۔

نور نے اس شخص کو دیکھا جو ایک فرشتہ تھا اس کے لیے اس کی گاڑی

سے نور کی ماں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا نور کے والد نہیں تھے اس دنیا میں نا کوئی اور سہارا اس لیے اس کے باس نے اس کی ماں کا سارا علاج اور اس کو نوکری بھی دی تھی بہنوں جیسا پیار اور مان ملا تھا اسے۔

بلیو شرٹ اور اوپر بلیک کوٹ اور اس کی پاکٹ میں زیڈ اے کا بروچ جو ہر وقت اس کے پاس موجود ہوتا وہ ایک سال پرانا ضمائر آفندی پورا کا پورا بدل چکا تھا پہلے سے زیادہ پرکشش براؤن بال گہری آنکھیں جس پر صرف چشمے کا اضافہ ہوا تھا اور یہ اضافہ کافی سوٹ کیا تھا اس پر جس چیز کا اس میں اضافہ ہوا تھا وہ تھا غصہ وہ بہت جلدی غصہ ہو جاتا تھا اب اور پہلے سے زیادہ سیریس ہو گیا تھا اس کے دوست حیران ہوتے تھے کہ کیا یہ وہی ضمائر ہے۔

ضمائر آفندی کو اس بار بیسٹ بزنس مین آف دا ائیر کا اوارڈ ملا تھا اس نے بزنس کی دنیا میں آتے ہی اپنا نام بنا لیا تھا زیڈ اے کمپنیز اسلام آباد کی ٹوپ کمپنیز میں آتی تھی اب۔

****

اسلام علیکم بابا جان !

وعلیکم السلام میرے شیر ، شیر سنتے ہی اسے اپنے دادا جان یاد آئے جو کچھ دیر پہلے انہیں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

بزنس تو اچھا جا رہا ہے تب ہی تو آج جیتے ہو تم مجھے فخر ہے میرے بیٹے تم پر ابھی وہ آگے سے کچھ کہتا کہ فون اب اس کی ماں کے ہاتھوں میں تھا۔

میرا بچہ کیسا ہے تو ماں کی یاد نہیں آتی تجھے آنکھیں ترس جاتی ہیں تجھے دیکھنے کے لیے کب آئے گا تو اس لڑکی کے لیے تو ہم سب کو۔

بس ماما میں نے کتنی بار کہا ہے میرے سامنے اس کا نام مت لیا کریں مجھے نہیں پسند اس کا زکر، اچھا آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں خدا حافظ اور فون بند کر دیا۔

وہاں نفیسہ بیگم رونے لگی تھی اپنے بیٹے کی یاد میں وہ اسلا آباد کا ہی ہو کر رہ گیا تھا دادا جان کی تدفین کے لئے آیا تھا وہ اس کے بعد نہیں آیا تھا وہ۔

اس نے ڈیڈ سے کہہ کر اسلا آباد والا بزنس اپنے انڈر لینے کا کہا جو وہ فوراً مان گئے فائز کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔

لیکن وہ تو جیسے دلوں کے شہر لاہور سے روٹھ گیا تھا اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ اس شہر نے اسے تلخ یادوں کے علاوہ دیا ہی کیا تھا۔

* *

فردوس صاحب دو دن گزر گئے ہیں کہاں ہے سیکرٹری؟

سر آج بلایا ہے میں نے انٹرویو کے لیے۔

اوکے اس بار انٹرویو میں لونگا تم لوگ کوئی ڈھنگ کی سیکرٹری نہیں ڈھونڈتے اور یہ جاب اسے ہی ملنی چاہیے جو قابل ہو اور اسے ضرورت بھی ہو فریش کینڈیڈیٹس کو اس بار موقع ملے گا تم جا کر شروع کرو انٹرویو میں میٹنگ سے فری ہو کر آؤنگا۔

آیت بیٹا کیا بنا جاب کا؟

ماما آج انٹرویو ہے ہوپ سو مجھے رکھ لیں۔

انشاءاللہ میری بیٹی ذرا اپنی پھپھو کو تو فون ملاؤ۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے مطلبی لوگوں سے رابطہ رکھنے کی ان کو صرف ہماری دولت سے غرض تھی اچھا ہوا بابا کے دوست نے سارا بزنس چھین لیا ہم سے نہیں تو ہم پھپھو کا اصل چہرا کبھی نہ دیکھ پاتے۔

حارث کو کوئی اور پسند تھی آیت اس لیے تمہاری پھپھو نے انکار کیا انہوں نے کھانستے ایک کمزور دلیل دی۔

آیت نے فوراً پانی کا گلاس ان کے ہونٹوں سے لگایا آپ کی دوائیاں بھی ختم ہو گئی ہیں کل لے آؤ گی آپ آرام کریں اور خود اٹھ کر باہر آ گئی۔

اسے یاد آیا وہ دن جس دن اسکے بابا ان کو چھوڑ کر چلے گئے تھے پھپھو نے شادی جلدی کرنے کو کہا اور جب انہیں پتا چلا کہ اب ہمارے پاس کچھ نہیں رہا تو انہوں نے شادی سے انکار کر دیا اور پھر مڑ کر نہ دیکھا۔

ان کے علاوہ اور تھا ہی کون ان کا ماما کا کوئی دشتے دار نہیں تھا کیونکہ وہ اکلوتی تھیں اور بابا کی طرف سے صرف پھپھو جو مشکل وقت میں چھوڑ گئیں تھیں انہیں۔

پھر اسے وہ دن یاد آیا جب اسے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے اپنا گھر بیچنا پڑا جہاں اس کا بچپن گزرا تھا اس کی ماں اب دل کی مریضہ تھی علاج کے لیے گھر بیچ دیا اور یہاں اسلام آباد آ گئے پھپھو کے پاس پھپھو کو اب وہ کھٹکنے لگی تھی ماں بیٹی کیونکہ اب حارث کی بھی شادی ہو گئی تھی۔

اس کی انا کو گوارا نہ تھا کہ وہ ان کے پاؤں پکڑ کر وہاں رہنے کی بھیک مانگتی اب اس نے ایک فلیٹ لے لیا تھا کرائے پر اور دونوں وہاں رہتی تھی وہ واپس لاہور نہیں گئی کیونکہ وہاں کچھ باقی نہ بچا تھا۔

وہ صبح کے انٹرویو کے بارے میں سوچنے لگی کیونکہ اب اسے جاب کی ضرورت تھی اس کے پاس پیسے اب ختم ہو گئے تھے جو اس نے گھر بیچا تھا اور اس کے اکاؤنٹ میں تھے سب اپنی ماں کے علاج پر لگا چکی تھی۔

اب اسے پیسوں کی ضرورت تھی اسکی ماں کی طبیعت اچانک ہی خراب ہو جاتی تھی اس لیے صبح وہ انٹرویو کے لیے جا رہی تھی بی بی اے اسکا تب ہی مکمل ہو گیا تھا جب اس شخص نے اسکی زندگی خراب کی تھی وہ سب سوچتے اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے جو اس نے فوراً صاف کیے اور اپنے اور اپنی ماں کے مشترکہ کمرے میں چلی گئی۔

جہاں ایک نئی صبح اس کی منتظر تھی۔

****

ہاں فردوس کہاں تک پہنچے انٹرویو سر ساری لڑکیاں ہو گئی ہیں کوئی بھی اس قابل نہیں تھی سب ایسے آئی تھی جیسے یہاں کسی فیشن شو کے لیے آڈیشنز ہو رہے ہوں اب باقی دس بچی ہیں۔

او کے ان کا بھی لے لو میں نکل رہا اب گھر کے لیے۔

سر؟

کیا ہوا؟

سر آج میری بیٹی کا برتھ ڈے ہے وہ مجھے بلا رہی فردوس نے جھجھکتے بتایا۔

ہاں تم جاؤ فردوس لیٹ نہیں کرو اور یہ پیسے رکھو اپنی بیٹی کو میری طرف سے تحفہ ضرور دینا۔

پر سر باقی انٹرویو؟

دس ہی تو رہ گئے ہیں ان کا میں لے لونگا تم جاؤ۔

شکریہ سر فردوس نے اس شخص کو دیکھا جو باہر سے سخت بنتا تھا لیکن اندر سے بہت حساس تھا وہ ہر ایک کا خیال رکھنے والا جویریہ کو بھی نہ نکالتا لیکن وہ امیر گھر سے تھی اسے کوئی بھی جاب مل جاتی اس آفس میں زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کے پاس ہنر تھا اور انہیں اس جاب کی ضرورت تھی۔

ان اس نے انٹرویو لینا شروع کیے اسے کوئی بھی اس قابل نہیں لگی۔

اور کتنی رہتی ہیں عمر؟

سر ایک بس او کے جلدی بھیجو اسے مجھے نکلنا بھی ہے پھر۔

او کے سر!

آیت اب ڈر کر بیٹھی تھی تقریباً بیس لڑکیاں آئی تھی اور کوئی بھی سلیکٹ نہیں ہوئی تھی ان سب کا کہنا تھا کہ باس بہت خروس ہے اسے اب امید ختم پوگئی تھی وہ جانے لگی کہ اس کو اندر آنے کا کہاں گیا۔

وہ گھبراتے ہوئے اندر داخل ہوئی تو باس کی کرسی کا رخ دوسری طرف تھا اس نے اپنے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اور اجازت لے کر اندر آئی۔

بیٹھ جاؤ روبدار آواز میں کہا گیا آیت ڈرتے ڈرتے بیٹھ گئی کیونکہ یہ اسکا زندگی کا پہلا انٹرویو تھا وہ خود بزنس وومن بننا چاہتی تھی لیکن حالات اسے کہیں اور لے آئے تھے۔

جی تو آپ کو یہ جاب کیوں چاہیے مس؟ ضمائر کا چہرہ دوسری طرف تھا وہ آیت کو نہ دیکھ سکا تھا نہیں تو ضرور پہچان جاتا اور وہ بھی۔

میں ایک بزبس وومن بننا چاہتی تھی سر پر قسمت نے موقع نہ دیا مجھے اس جاب کی ضرورت ہے کیونکہ میری والدہ بیمار ہیں میں دل لگا کر کام کرونگی آپکو شکایت کا موقع نہیں دونگی۔

ضمائر کو وہ آواز جانی پہچانی لگی تو وہ جھٹکے سے مُڑا دونوں کی نظریں ملی تھی ایک دوسرے سے اور دونوں کی ہی دنیا ساکت ہوئی تھی کچھ دیر کے لیے۔

آیت کو پہلے ہوش آیا تھا وہ کیسے ضمائر آفندی کو نہ پہچانتی وہ اٹھ گئی کرسی سے اور جانے لگی۔

مس آیت میں نے جانے کو نہیں کہا آپکو۔

لیکن میں اب یہ جاب نہیں کرنا چاہتی۔

لیکن ابھی تو آپ نے بتایا کہ آپکو ضرورت ہے اب وہ چپ رہی۔

ٹوموروشارپ 8 بجے آپ آفس میں ہوں کام آپکو سمجھا دیا جائے گا آج سے آپ میری پرسنل سیکرٹری ہیں ڈو یو گیٹ دیٹ؟

یس سر آیت کے حلق میں آنسو پھنسے تھے اسے اس جاب کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی اسکے ساتھ کام نہ کرتی اور اب وہ گھر کے لیئے نکل گئی۔

عمر؟

جی سر؟

یہ جو ابھی آئیں تھی اسکا سارا بائیو ڈیٹا کل مجھے اپنے ٹیبل پر چاہیے۔

اوکے سر۔

****

وہ دونوں رات کے اس پہر کمرے میں بیٹھے آج کے بارے میں سوچ رہے تھے دونوں ہی حیران تھے قسمت نے انہیں پھر سے ملایا تھا کیوں یہ صرف قسمت کو پتا تھا۔

آیت ضمائر کو دیکھ چونکی تھی لیکن دل نے آج پھر اس کے نام پر دھڑکنا شروع کیا تھا وہ سب وہ بھولی نہیں تھی لیکن دل ماننے کو تیار نہیں تھا۔

آیت تمہیں بس اس کے انڈر کام کرنا ہے وہ وہی شخص ہے جس نے تمہیں رسوا کیا تھا تم کیسے بھول سکتی ہو اس نے خود کو باور کروایا تھا۔

ضمائر بھی کھڑکی کھولے بیٹھا تھا آیت کو دیکھ کر اسے وہ سب پھر یہ یاد آیا کیسے اس نے تھپر مارا تھا اس پر الزام لگایا تھا کتنا کچھ تو کیا تھا اس نے اس کے ساتھ۔

آیت سکندر میں تمہیں بھول چکا تھا لیکن معاف نہیں کیا تھا وہ تھپڑ آج بھی نہیں بھولا میں اور نہ اب تمہیں بھولنے دونگا قسمت نے ہمیں پھر موقع دیا ہے ٹھکرایا تھا نہ تم نے مجھے کسی اور کے لیے تم نے صرف تم سے پیار کرنے والا ضمائر دیکھا تھا اب تم سے نفرت کرنے والا ضمائر آفندی دکھو گی تم میں تم پر تمہاری زندگی تنگ کر دونگا اس نے آگے کا سارا لائحہ عمل سوچ لیا تھا اب دیکھنا تھا جیت کس کی ہونی تھی۔

ایک کو صبح کا انتظار تھا اور ایک یہ سوچ کر پریشان تھا کہ اب مستقبل میں اس کے ساتھ کیا ہونا تھا۔

****

ضمائر آیت کی ساری پروفائل دیکھ چکا تھا اس کے والد کا انتقال، بزنس جواب کے پارٹنر نے چھین لیا تھا، اس کی شادی ٹوٹنا اس کا یہاں آنا اس کی ماں کا بیماری میں مبتلا ہونا وہ سب جان چکا تھا اسے دکھ ہوا تھا اندر کہیں جس لڑکی کو اس نے چاہا تھا وہ کتنا کچھ برداشت کر چکی تھی اور وہ انجان رہا تھا۔

لیکن اگلے ہی لمحے وہ لمحہ سامنے آیا جب اسے تھپڑ مارا گیا تھا اس کی ساری ہمدردی ایک سیکنڈ میں اڑی تھی اس نے گھڑی دیکھی جہاں آٹھ بجنے میں پانچ منٹ تھے اور وہ آگئی تھی اس کے آفس میں ایک گلاس وال تھی جہاں سے وہ سب دیکھ سکتا تھا لیکن باہر والے اندر نہیں اس نے گلاس وال کے بالکل سامنے والی میز آیت کے لیے خالی کروائی تھی۔

اب عمر اسے کام سمجھا رہا تھا ضمائر کا دھیان مسلسل باہر تھا اب دھیان سے دیکھا تو اسے پتا چلا کہ اس نے حجاب لینا شروع کر دیا تھا وہ پہلے نہیں کرتی تھی شاید اب باپ کا سایہ نہیں رہا تھا اب اسے اپنی حفاظت خود کرنی تھی اس لیے۔

وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی پنک کلر کا سادہ سا کاٹن کا سوٹ پہنے بنا کسی میک اپ کے بھی وہ پر کشش نظر آ رہی تھی ضمائر نے اب نظریں ہٹائیں۔

ضمائر نے عمر کو آیت کو اس کے آفس میں بھیجنے کے لئے کہا۔

آج سے میرا بدلہ شروع آیت سکندر بس دیکھتی جاؤ۔

مے آئی کم ان؟

یس۔

وہ آ کر بیٹھ گئی سر آپ نے بلایا۔

بیٹھنے کی اجازت کس نے دی ہے آپکو؟ وہ اونچی آواز میں بولا۔

آیت ڈر کے اچھلی اور فوراً کھڑی ہو گئی سوری۔

میری سیکرٹری ہو تم اور سیکرٹری غلام کی حیثیت رکھتا ہے یاد رکھنا۔

پہلے ہی دن اتنی تزلیل پر اس کا دماغ گھوم گیا۔

تمیز سے بات کریں آپ پلیز اب آیت بولی اس نے اسی وقت وہاں پر جاب نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

آپ جا نہیں سکتی مس آیت آپ نے ابھی جس پر سائن کیا ہے اس پر لکھا ہے آپ چھ مہینے سے پہلے یہ آفس نہیں چھوڑ سکتی۔

نہیں تو کیا کرو گے تم

ایک لاکھ جرمانہ ہے وہ دو اور جاؤ

آیت اچانک رکی تھی آیک لاکھ کہاں سے لاتی وہ اب اسے جاب یہی کرنی تھی حالات بہتر ہوں گے تو وہ فوراً چھوڑ دے گی اس نے اندر ہی اندر فیصلہ کیا۔

سوری اب وہ آہستہ آواز میں بولی۔

ہممم آیندہ اپنی اوقات یاد رکھنا آیت سکندر میرے سامنے زبان کھولنے سے پہلے۔

* *

چار مہینے ہو گئے تھے اسے یہاں جاب کرتے اچھی سیلری تھی اس کی اپنی ماما کا علاج وہ اب باقائدگی سے کروا رہی تھی پر ان کی طبیعت اب زیادہ خراب رہنے لگی تھی۔

اس ایک مہینے میں اسے سمجھ آ گئی تھی کہ ضمائر آفندی نے صرف اسے زلیل کرنے کے لیے یہ جاب دی تھی وہ اس کی تذلیل کرنے کا کوئی بھی موقع وہ ہاتھ سے جانے نہ دیتا ہر بات پر اسکی اوقات یاد کرواتا اگر اس کی ماں بیمار نہ ہوتی تو وہ یہاں جاب کبھی نہ کرتی۔

لیکن اب وہ برداشت کرنا سیکھ گئی تھی وہ ابھی تک کسے کے سامنے روئی نہیں تھی کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ تھا ایک اچھی بات یہ ہوئی تھی کہ یہاں اس نے دو دوست بنا لیے تھے ہادی اور عروج وہ دونوں بہت اچھے تھے اسکا اچھا وقت گزر رہا تھا ان کے ساتھ ہادی سے وہ کافی کلوز ہو گئی تھی وہ تھا ہی اتنا کیئرنگ وہ گھر بھی آ جاتا تھا اس کی ماں کی خبر لینے۔

ضمائر کو اب عادت ہو گئی تھی اسے سامنے دیکھنے کی ساری نفرت برلاسب ایک طرف لیکن وہ پہلی عورت تھی جسے اس نے محبت کی تھی اس نے اس کی سیلری بڑھا دی تھی تا کہ وہ آرام سے اپنی ماں کا علاج کروا سکے۔

لیکن وہ دیکھ رہا تھا اب وہ خوش رہنے لگی تھی اور وجہ وہ ہادی تھا جو زیادہ اس کے قریب ہی پایا جاتا اب بھی اس نے باہر دیکھا تو وہ ہادی کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی اسے غصہ آیا اسے تو دھتکار دیا تھا اس نے اور اب کیسے وہ کسی غیر مرد سے اتنا فرینک ہو سکتی تھی اسے جلن ہوئی تھی شاید وہ فوراً کھڑا ہوا اور باہر نکلا۔

سب کام میں مصروف تھے وہ دونوں بھی باتوں کے ساتھ کام کر رہے تھے انکی پشت تھی ضمائر کی طرف اس لیے وہ دیکھ نہ سکے اسے اور ضمائر ان کی باتیں سننے لگا۔

یار آہت تمہاری برتھ ڈے ہے کل سلیبریٹ کر رہی ہو نہ؟

نہیں بابا کیا کرتے تھے اب میری زندگی میں کوئی نہیں رہا جو میرے لیے یہ سب کرے۔

کیوں نہیں رہا ہم کریں گے نہ میں اور عروج تم بتاؤ کیا گفٹ چاہیے تمہیں؟

کچھ بھی نہیں۔

ضمائر کو غصہ آرہا تھا اسے آیت کی برتھ ڈے کا نہیں پتا تھا لیکن اس ہادی کے بچے کو پتا تھا وہ کچھ سوچتا واپس مڑنے لگا تھا کہ اس نے سنا۔

تو چلو ٹھیک ہے اگر تم گفٹ نہیں لینا چاہتی تو کل کا ڈنر میری طرف سے تمہارے اور عروج کے لیے اور تم منع نہیں کرو گی پلیز۔

او کے فائن اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

****

آج آیت کا برتھ ڈے تھا عالیہ بیگم تو بس بستر کی ہو کر رہ گئی تھی لیکن وہ خوش تھی کہ ان کی بیٹی پہلے سے بہتر ہو گئی تھی اب وہ بدل رہی تھی ہنسنے لگی تھی وہ پھر اب بھی آیت ان سے دعائیں لے کر نکلی تھی انہوں نے اسکے نیک نصیب کی دعا کی تھی۔

ضمائر آفس میں بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا شاید اس نے باہر دیکھا تو وہ پلک جھپکنا بھول گیا وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھی بلیک شورٹ فراک اور نیچے ہم رنگ چوڑی پجامہ اور کھسہ پہنے لائٹ ریڈ لپسٹک اور کاجل لگائے وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی۔

وہ بے دھیانی میں مسکرا رہا تھا آخر وہ لڑکی ضمائر آفندی کی چاہت تھی حسین کیوں نہ ہوتی۔

اچانک اس کی مسکراہٹ سمٹی سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کہ آیت سب کے درمیان میں کھڑی تھی اور سب اسے وش کر رہے تھے اب سب اپنی جگھوں پر بیٹھ گئے تو وہ عروج سے گلے ملی اور اب اپنی جگہ پر بیٹھی تھی کہ ہادی نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

آیت نے زیادہ نوٹس نہیں لیا کیونکہ وہ بھائیوں جیسا تھا اسکے لیکن ضمائر کی غصے سے دماغ کی رگیں باہر نکل آئی تھی اب ہادی اسے گفٹ دے رہا تھا جو وہ نہیں لے رہی تھی ضمائر نے فوراً دونوں کو اندر بلایا اس سے زیادہ وہ آیت کا ہاتھ کسی اور کے ہاتھ میں برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

میں آئی کم ان سر دونوں نے ساتھ پوچھا۔

وہ دونوں اندر آئے تو وہ غصے سے کھڑا ہو گیا آیت ڈر گئی تھی آج پھر۔

یہ کیا بیہودگی پھیلائی ہوئی ہے آپ دونوں نے میرے آفس میں دونوں نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

پر کیا کیا ہے ہم نے سر ہادی نے پوچھا؟

ابھی آپ دونوں باہر ہاتھ پکڑ کر کھڑے تھے شرم ہے یا نہیں یہ عشق و عاشقی میرے آفس سے باہر کیا کریں۔

آیت کا اتنی تزلیل پر رونے کو دل چاہا وہ دونوں چپ کر کے نکل گئے۔

ہادی کو افسوس ہوا تھا اس کی وجہ سی آیت کا اسپیشل ڈے خراب ہو گیا تھا لیکن پھر اس نے آیت سے ڈنر پر جانے کے لیے کہا۔

ارے نہیں پھر کسی دن چلیں گے آج عروج بھی چلی گئی ہے جلدی۔

ہاں تو وہ کہہ کر گئی ہے کہ ہم دونوں ضرور جائیں اب موڈ ٹھیک کرو ہم جا رہے ہیں۔

ابھی آیت کچھ کہتی کہ عمر آ گیا مس آیت آپ نے دس منٹ بعد سر کے ساتھ ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے جانا ہے کچھ بھی سنے بغیر وہ چلا گیا اب اوف ہو گیا تھا اور سب جانا شروع ہو گئے تھے۔

****

وہ سیدھا ضمائر کے پاس گئی سر اوف ہو گیا ہے میں کیسے جا سکتی ہوں آپکے ساتھ؟

آپ میری سیکرٹری ہیں یہ آپکی جاب کا حصہ ہے نہیں جانا چاہتی تو آپ یہ جاب چھوڑ سکتی ہیں۔

نہیں سر میں چلتی ہوں اس نے آنکھیں صاف کرتے کہا کچھ ہی دنوں میں اس کی ماں کا آپریشن ہونا تھا نا جانے وہ کتنی رقم مانگتے اس لیے ابھی وہ جاب سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتی تھی۔

گڈ گھر فون کر کے بتا دیں آپ لیٹ ہو جائیں گی آپ کو گھر ڈراپ کر دیا جائے گا۔

اوکے آیت نے چہرا جھکائے ہی کہا۔

ضمائر باہر آیا تو ہادی آیت سے ڈنر کینسل کرنے پر ناراض ہو رہا تھا۔

چلیں مس آیت؟

جی سر ایک منٹ ہادی دیکھو ناراض نہیں ہو ہم کل چلے جائیں گے اور تمہارا یہ گفٹ بھی لے لیا ہے میں نے۔

ٹھیک ہے کل کا ڈن ہے وہ خوشی سے خدا حافظ کہتا چلا گیا۔

اب آیت بھی آکر گاڑی میں بیٹھ گئی پیچھے آگے ضمائر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا تھا راستہ شاید لمبا تھا اس لیے اب آیت نے بیگ میں سے نکال کر ہادی کا گفٹ کھولا تو اندر پیارا سا ایک بریسلیٹ تھا آیت کو پسند آیا۔

ہادی سے اٹیچ تھی کیونکہ اس نے کبھی کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی اور وہ اور عروج ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے آیت سوچتے مسکرائی اور ہاتھ میں پہن لیا ضمائر جو یہ سب شیشے میں دیکھ رہا تھا اسے اور غصہ آیا۔

وہ ہادی کے ساتھ ڈنر پر نہ جائے اس لیے ہی تو وہ اسے اپنے ساتھ لایا تھا۔

اب وہ الگ ٹیبل پر بیٹھی بور ہو رہی تھی اسے غصہ آیا اگر اسے ساتھ نہیں بٹھانا تھا تو اسے ساتھ کیوں لایا وہ

آج اس نے حجاب نہیں لیا تھا بال اڑ کر اس کے چہرے پر آ رہے تھے ضمائر جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے دیکھا کہ پیچھے بیٹھے دو لڑکے اسے گندی نظروں سے تار رہے تھے اس نے جلد میٹنگ اینڈ کی اور آیت کا ہاتھ زور سے پکڑ کر اسے باہر لایا جہاں اور بھی ٹیبلز لگے تھے لیکن رش نہ ہونے کے برابر تھا۔

آج حجاب کیوں نہیں لیا تم نے؟ ضمائر نے غصے میں پوچھا

میری مرضی آپ ہوتے کون ہیں میری لائف میں انٹر فئر کرنے والے؟

وہ میں تمہے جلد بتاؤ گا کہ میں کون ہوں فل حال تو یہ، بلکہ رکو اب ضمائر نے اس کے ہاتھ پر باندھا بریسلیٹ اتار کے پھینکا۔

آیت حیران ہوئی اور جلدی سے اس طرف جانے لگی جہاں اس نے پھینکا تھا آپکی ہمت کیسے ہوئی اتنے پیار سے دیا تھا ہادی نے میں کیا جواب دونگی اسے۔

یہ سن کر ضمائر کا دل کیا اسکو جان سے مار دے وہ کیسے اس کے سامنے کسی اور کے لیے بول رہی تھی۔

ضمائر نے جھٹکا دیا تو وہ قریب آئی اور اس کو اپنے حصار میں لینا چاہا آیت نے غصے میں تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ ضمائر نے بیچ میں ہی پکڑ لیا نوٹ اگین مس آیت ہمت بھی نہ کرنا اور ہادی سے دور رہو تمہارا جلد ہی کوئی بندوبست کرتا ہوں میں۔

تم آج بھی وہی ضمائر ہو بالکل نہیں بدلے...... اور رونے لگی۔

نہیں کیا تھا میں نے وہ سب تب بھی یہی بکواس کی تھی میں نے اب بھی کہہ رہا ہوں اس دن تمہیں بچانے آیا تھا۔

میں نے دیکھا تھا ضمائر آفندی وہ تم ہی تھے۔

اگر میں وہ ہوں بھی تو کیا بگاڑ لو گی تم میرا مجھے نفرت ہے تم سے آیت سکندر اور گاڑی میں بیٹھ گیا اور وہ بھی چپ چاپ بیٹھ گئی۔

****

آیت رات کو عالیہ بیگم کو دیکھنے آئی تو وہ سو رہی تھی آج اس نے دوسرے کمرے میں سونے کا فیصلہ کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی رات یہی سوچتے گزار دی کہ اگر ضمائر نے وہ سب نہ کیا ہوا تو اسے اپنے تھپڑ یاد آئے جو اس نے ضمائر کو مارے تھے اور پھر وہ جملہ مجھے نفرت ہے تم سے آیت سکندر۔

صبح وہ عالیہ بیگم کے کمرے میں آئی اور سلام کیا عالیہ بیگم نے جواب نہیں دیا اسے تو وہ متوجہ ہوئی اور دیکھتے ہی اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک گئی عالیہ بیگم بیہوش پڑی تھیں۔

ماماما پلیز اٹھیں کیا ہو گیا ہے آپکو وہ جلدی سے باہر کی طرف بھاگی اور رکشہ رکوایا اور ہوسٹل لے گئی۔

ڈاکٹر کیا ہوا ہے میری ماما کو؟

دیکھیں اب ان کا آپریشن کرنا ہو گا آپ فیس جمع کروا دیں۔

اس نے کاؤنٹر پر جا کر فیس پوچھی تو خود کو بے بس محسوس کیا وہ اتنی رقم کہاں سے لاتی۔

وہ گھر گئی اور اپنا اور عالیہ بیگم کا جتنا زیور تھا اور پیسے تھے لے کر نکل گئی لیکن وہ صرف بیس لاکھ تھے اسے ابھی پچاس لاکھ اور لینا تھا لیکن کہاں سے اچانک اسے خیال آیا کہ وہ لون لے لے آفس سے۔

ضمائر آج آفس لیٹ آیا دیکھا تو آیت نہیں آئی تھی اسے جیسے فرق ہی نہیں پڑا تھا کل اس نے پھر سے وہ سب کہہ کر اس کے زخم ہرے کر دیئے تھے ابھی وہ فائل ریڈ کر رہا تھا کہ آیت اندر آئی۔

تمھے تمیز نہیں ہے ابھی وہ اور بھی کچھ کہتا کہ اسکی روئی ہوئی سرخ آنکھیں دیکھ کر ٹھٹکا کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے اب ضمائر فوراً کھڑا ہوا اور پریشانی سے پوچھنے لگا لیکن اگلے ہی لمحے اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

آیت بھاگ کر اس کے گلے لگی ضمائر وہ ماما ....

ہاں کیا ہوا آنٹی کو ضمائر نے اسے رونے دیا اور اس کے آنسو صاف کیے۔

ماما کا آپریشن ہے مجھے پیسوں کی ضرورت ہے مجھے لون چاہیے میں جلد ہی واپس کر دو نگی۔

ٹھیک ہے ایک شرط پر۔

کیا میں ساری شرطیں ماننے کے لیے تیار ہوں۔

تمہیں مجھ سے شادی کرنی ہو گی contract marriage تم یہیں جاب کرو گی اور آہستہ آہستہ مجھے میرے پیسے واپس کر دینا۔

آیت کی آنکھیں پھٹ گئی نہیں میں ایسا نہیں کرو نگی۔

تو ٹھیک ہے جاؤ کوئی لون نہیں ملے گا تم جا سکتی۔

لیکن وہ تو میں یہاں کام کر کے بھی تو تمہیں پیسے واپس کر سکتی شادی کیوں کرنی۔

تا کہ تم میرے پیسے واپس کیے بغیر بھاگ نہ جاؤ۔

مجھے نہیں چاہئے تم سے پیسے میں جا رہی ہوں۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * *

آیت اب ہادی کے پاس آئی ہادی مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت ہے۔

ہاں بتاؤ کتنے چاہیے؟

پچاس لاکھ۔

ہادی کا حیرت سے منہ کھل گیا اتنے پیسے نہیں ہیں میرے پاس سوری آیت۔

آیت کو ہاسپٹل سے فون آیا دیکھیں مس آیت آپکی والدہ کی طبیعت بگڑتی جا رہی ہے آپ فیس جمع کروائیں جلدی تا کہ ہم ان کا علاج شروع کر سکیں۔

آیت نے آنسو صاف کیے اور ضمائر کے پاس گئی مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔

اگلے آدھے گھنٹے میں آیت آیت سکندر سے آئت ضمائر بن چکی تھی۔

ضمائر نے فوراً اس کی ماں کے آپریشن کے پیسے جمع کروائے اور بیسٹ ڈاکٹرز کو ہائیر کیا اب ان کا علاج چل رہا تھا۔

ڈاکٹر باہر آیا تو آیت نے ان سے پوچھا کیسی طبیعت ہے اب میری ماما کی؟

دیکھیں ہم انہیں نہیں بچا سکے ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے لیکن وہ تو جیسے اب جینا ہی نہیں چاہتی تھی وی آر سوری۔

****

آیت کو تین ہفتے ہو گئے تھے اپنے فلیٹ میں وہ ضمائر کے ساتھ جانے کو تیار ہی نہیں تھی ضمائر نے خود بھی اسے وقت دیا تھا کی وہ اس حقیقت کو مان لے کہ اب اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں رہا لیکن وہ اب بھی وہ ضمائر کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں تھی۔

آج ضمائر پکا عہد کر کے آیا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔

میں نہیں جاؤنگی تمہیں بار بار بتا چکی ہوں تم کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہو چین سے جینے دو آیت روتے ہوئی بولی۔

تم بیوی ہو اب میری یاد نہیں تو میں کروا دیتا ہوں اور اب تم اپنے شوہر کے ساتھ اس کے گھر میں رہو گی اور اب میں مزید تمہارے نخرے نہیں

اٹھاؤنگا اٹھو فوراً اور ضروری سامان لو اب یہاں اکیلی نہیں رہو گی تم۔

آیت بھی چپ کر کے اٹھ گئی اس بار کیوں کہ اب وہ کرایہ کیسے دیتی ساری سیلری تو ضمائر کو دینی تھی اس نے آخر اپنی ماں کے آپریشن کے لئے لیا قرضہ بھی تو اتارنا تھا۔

ضمائر اسے لیے گھر آ گیا گھر دیکھنے میں ہی نہایت خوبصورت تھا آیت کو پسند آیا تھا وہ گھر لیکن افسوس یہ گھر بھی اس کا اپنا نہیں تھا ایک دن وہاں سے بھی اسے چلے جانا تھا کہاں یہ ابھی نہیں پتا تھا اسے۔

آج سے یہ کمرہ میرے ساتھ تمہارا بھی ہے ضمائر نے نفاست سے سجا کمرہ دکھاتے اسے بتایا۔

ہم ایک کمرے میں کیسے رہ سکتے ہیں مجھے الگ کمرہ دو۔

کیوں نہیں رہ سکتے تم نکاح میں ہو میرے۔

لیکن یہ صرف ایک کنٹریکٹ میرج ہے تمہارے پیسے لوٹانے کے بعد مجھے یہاں سے چلے جانا ہے۔

ہاں چلے جانا ہے لیکن تب تک تم میرے ساتھ اسی کمرے میں رہو گی اگر دوسرے کمرے میں رہنا ہے تو تمہیں مجھے پے کرنا ہو گا علیحدہ سے۔

اب آیت چپ ہو گئی اس کے پاس اس وقت ایک پیسہ نہیں تھا کہ وہ اسکے منہ پر مارتی اور چلی جاتی یہ سب تو اسے برداشت کرنا ہی تھا۔

آیت چپ کر کے جا کر صوفے پر لیٹ گئی ضمائر بھی فریش ہو کر آیا اور بیڈ پر لیٹ گیا وہ کافی دیر تک اپنے اور اسکے رشتے کے بارے میں سوچتا رہا اور کب نیند کی وادی اس پر مہربان ہوئی اسے پتا نہیں چلا۔

صبح وہ اٹھا تو آیت اب بھی سو رہی تھی لیکن وہ بہت مشکل سے اس چھوٹے سے صوفے پر ایڈجسٹ ہوئی تھی ضمائر نے جا کر اٹھایا اسے۔

اٹھو یہ تمہارا اپنا گھر نہیں ہے کہ تم یہاں دیر تک سوتی رہو۔

اٹھو ناشتہ بناؤ میرے لیے۔

میں نوکر نہیں ہوں تمہاری۔

مس آیت آپ کو یاد ہے آپ نے نکاح کے پیپرز کے ساتھ دوسرے کاغذات پر بھی سائن کیا تھا اور وہ یہ تھے دھیان سے اسے پڑھ لو اور ان سب باتوں کو ذہن میں بٹھا لو۔

اس نے سامنے کبرڈ میں سے کچھ کاغذ لا کر اس کی جھولی میں پھینکے اور خود آفس کے لیے ریڈی ہونے چلا گیا۔

آیت جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے گر رہے تھے وہ اپنے بابا کی لاڈلی تھی جس نے کبھی کسی کام کو ہاتھ نہیں لگایا تھا اور قسمت نے اسے کہاں لا کر چھوڑا تھا وہ بے بس ہو گئی تھی۔

ضمائر کو باہر آتے دیکھ وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور غصے سے چیخی میں یہ سب نہیں کرونگی تم بدلہ لے رہے ہو مجھ سے ان تھپیڑوں کا۔

آیت سکندر او سوری آیت ضمائر آپ مجھے بہت اچھے سے جان گئی ہیں ابھی سے ابھی تو ہم نے کافی لمبا سفر طے کرنا ہے۔

آج سے اس گھر کے سارے کام تم کرو گی ملازموں کو تمہارے آنے سے پہلے ہی میں نکال چکا ہوں اب تم آفس صرف اس دن جاؤ گی جس دن میں کہوں گا میرا گھر تم سنبھالو گی اور تمہاری سیلری ڈبل کر دی ہے میں نے کیونکہ میرے کھانے پینے کپڑے سب کا دھیان تم رکھو گی اور میں بہت صفائی پسند ہوں خیال رکھنا۔

* *

شام سات بجے وہ گھر آیا تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا گھر بیشک صاف تھا لیکن وہ اس نے پہلے ہی کروالیا تھا اس نے کچن میں جا کر دیکھا وہاں بھی کچھ نہیں بنا تھا اسے بہت تیز بھوک لگی تھی اور اب اسکا غصہ ساتویں آسمان پر تھا۔

آیت آیت کہاں ہو وہ چیختا اندر آیا تو دیکھا وہ صوفے پر صبح کی طرح لیٹی ہوئی تھی۔

ضمائر دندناتا اس کے سر پر پہنچا اور اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے میں کھڑا کیا، کیا بکواس کر کے گیا تھا میں سمجھ نہیں آئی تھی۔

نہیں مجھے کھانا نہیں پکانا آتا اس نے جھوٹ بولا حالانکہ جب سے اس کی ماما کی طبیعت خراب ہوئی تھی تب سے گھر کا سارا کام وہ کرتی تھی۔

تم جھوٹ بول رہی ہو مجھے پتا ہے۔

نہیں یہی سچ ہے وہ اب بھی ماننے کو تیار نہیں تھی۔

ضمائر کی آنکھیں چمکی اور وہ قدم اس کی طرف بڑھانے لگا اور وہ ڈر کے پیچھے ہونے لگی اور اب وہ پیچھے دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی۔

ضمائر نے دونوں طرف دیوار پر ہاتھ رکھ کر اس کے بھاگنے کا راستہ بند کیا اور پوچھا تو مس آیت کیا اب بھی آپ یہی کہیں گی کہ آپ کو کچھ بنانا نہیں آتا؟

نہیں آیت نے ہمت کرتے کہا۔

ضمائر اس کے چہرے پر جھکا اور اس کا گال چوما۔

آیت نے فوراً دھکا دیا اسے آتا ہے مجھے سب آتا ہے میں بنا کر لاتی ہوں اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد ضمائر کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ کا رقص تھا اسے پتا لگ گیا تھا کہ اب اسے قابو کیسے کرنا تھا۔

****

جی ڈیڈ سب ٹھیک ہے آپ موم کو بھی سمجھائیں کہ میرے بارے میں پریشان نہ رہا کریں وہ اسٹڈی روم میں بیٹھا فائل ریڈ کر رہا تھا کہ ڈیڈ کا فون آگیا ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ آیت اس کی کافی لے کر آئی ضمائر نے اشارے سے اسے پاس پڑے ٹیبل پر رکھنے کا کہا۔

وہ کافی رکھ کر جانے لگی تھی کہ ضمائر نے اسکا ہاتھ پکڑا لیکن وہ خود فون پر بات کر رہا تھا اور ایسے شو کر رہا تھا جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔

آیت مسلسل اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی اب ضمائر نے فون رکھا اور اس کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا وہ فوراً وہاں سے نکل گئی۔

اسے ضمائر کی بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا۔

آج صبح ضمائر جلدی چلا گیا تھا آفس اور اب وہ اپنے کپڑے نکالنے لگی تو بیگ خالی تھا جو وہ ساتھ لائی کیونکہ سارے اس نے پہن لیے تھے اور ابھی ان کو اس وقت دھونے کا اس کا کوئی موڈ نہیں تھا اب وہ پریشان ہوئی گھر کی صفائی کر کے اس وقت اس کے کپڑے گندے ہو گئے تھے اور اسے الجھن ہو رہی تھی۔

اب اس نے ضمائر کی کبرڈ کھولی تو اتنے کپڑے دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا اس نے ضمائر کی ایک شرٹ اور ٹروزر نکالا اور نہانے چلی گئی واپس آ کر جب اس وہ اپنے بال سلجھانے کے لیے شیشے کے سامنے آئی تو اس کی ہنسی نکل گئی وہ لگ ہی اتنی فنی رہی تھی۔

آج نا جانے وہ کتنے عرصے بعد ہنسی تھی وہ ضمائر کے آنے سے پہلے ہی چادر سر تک تان کر سو گئی۔

****

ضمائر آج لیٹ گھر آیا تھا کھانا اس نے وہی کھا لیا تھا سارے لوکس لگا کر اب وہ کمرے میں آیا تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔

یہ لڑکی پتا نہیں کیسے اندھیرے میں سو جاتی ہے اور آگے بڑھ کر سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا کمرہ اچانک روشنیوں میں نہا گیا آیت آج بھی صوفے پر سو رہی تھی۔

ضمائر نہانے چلا گیا نہا کر واپس آیا تو آیت صوفے سے نیچے گرنے والی تھی وہ فوراً اس کے نزدیک آیا اور اسے سیدھا کیا ضمائر نے دھیان دیا کہ وہ اس کے ٹراؤزر شرٹ میں تھی اور اس وقت بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

ضمائر نے اسے باہوں میں بھرا اور بیڈ پر لے آیا۔

اب وہ خود ایک سائڈ پر لیٹ گیا آیت کا رخ اسی کی طرف تھا وہ بہت دیر تک اس کو دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کیا اسے اب بھی محبت ہے اس سے ؟ دماغ نے اس بات کی نفی کی اور دل، دل نے اسے دیکھ کر ایک بیٹ مس کی تھی اس کے چہرے پر بال اسے مسلسل پریشان کر رہے تھے ضمائر نے آہستہ سے بال پیچھے ہٹائے اب اس کے جذبات جاگ رہے تھے لیکن اس نے خود پر کنٹرول کیا اور دوسری طرف کروٹ لی۔

صبح بھی ضمائر آیت سے پہلے جاگ گیا تھا اس کی آنکھ اپنے اوپر کسی بھاڑ کے احساس سے کھلی تھی اس نے دیکھا تو آیت اس کے قریب سو رہی تھی اور اس کا ایک ہاتھ اس کے سینے پر تھا۔

ضمائر نے آہستہ سے کھینچ کر اسے مزید قریب کیا اور اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو عقیدت سے ہاتھوں سے چھونے لگا۔

آیت کسی کی قربت محسوس کر کے نیند میں کسمسائی تھی ضمائر نے خود کو ڈپٹا اور اپنا ہاتھ ہٹایا لیکن جو جزبات اس نے رات کو کنٹرول کر لیے تھے اب وہ زور آور تھے۔

ضمائر نے دل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پیالے کی صورت تھاما اور اسکے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے۔

آیت کو ہلکا ہلکا ہوش تب ہی آگیا تھا جب کوئی اس کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہا تھا اور اب وہ مکمل ہوش میں آگئی تھی۔

ضمائر اس پر جھکا اپنی پیاس مٹا رہا تھا اب آیت نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا چاہا تو ضمائر نے اس کی دونوں کلائیاں جکڑ لیں۔

آیت اب سر نفی میں ہلا رہی تھی اب ضمائر بھی ہوش میں آیا اور فوراً چھوڑا اسے۔

آیت کو کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر وہ کپڑے لے کر نہانے چلا گیا۔

آیت تو شرمندگی سے دوبارہ لیٹ گئی وہ حیران ہو رہی تھی کہ وہ صوفے سے یہاں کیسے آئی لیکن جواب اب ضمائر دے چکا تھا۔

****

اس دن کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا اور آیت اپنا کمرہ بھی چینج کر چکی تھی اس بار ضمائر بھی کچھ نہیں بولا تھا۔

آیت روز کی طرح آج بھی ناشتہ اسے دے کر جانے لگی تھی کہ وہ بول پڑا۔

یہیں بیٹھ کر کھایا کرو میرے ساتھ ابھی وہ کوئی جواب دیتی کہ ضمائر کے فون کی میسج رنگ ٹون بجی آیت بھی چپ کر کے بیٹھ گئی ضمائر اب پریشان نظر آیا۔

آیت پوچھنا چاہتی تھی پر خاموش رہی اور ناشتہ ختم کر کے اٹھ گئی۔

سنو !!!!

جی۔

کل موم ڈیڈ بھائی بھابی سب آ رہے ہیں۔

تو میں کیا اپنے فلیٹ میں چلی جاؤں وہ خوش ہوئی تھی۔

کیوں بیوی ہو تم میری اب وہ تمہارے بھی گھر والے ہیں۔

ہماری شادی بہت جلد ختم ہونے والی ہے اس لیے وہ صرف تمہارے گھر والے ہیں میرا اس دنیا میں اب کوئی نہیں ہے وہ تلخی سے کہتی کچن میں چلی گئی۔

وہ برتن رکھ کر مڑی تو ضمائر پیچھے ہی کھڑا تھا اچانک مڑنے پر اس کی ناک ضمائر کی تھوڑی سے لگی وہ پیچھے ہوئی تو پیچھے کی شیلف اب اس کی قمر میں لگی۔

آہ پیچھے ہٹو کیوں دیوار بن کر کھڑے ہو سامنے ؟

ضمائر نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے نزدیک کیا اور اسکی قمر کے پیچھے اپنے ہاتھ باندھے تو مسز ضمائر آپ کی اطلاع کے لیے بتا دوں کہ میرے گھر والوں کو ہماری شادی کا میں پہلے ہی بتا چکا ہوں اور وہ آج اسپیشل آپ ہی سے ملنے آرہے ہیں۔

آیت جب تھک گئی اسے دور کرنے کی کوشش میں تو رونے لگی تم کیوں کر رہے ہو یہ سب کیا تمہارا بدلہ ابھی پورا نہیں ہوا مجھے پتا ہے تم مجھے اپنے گھر والوں کے سامنے زلیل کرنے والے۔

ویل مسز ضمائر ......

میرا نام آیت سکندر ہے اب وہ چیخی۔

نہیں اب تم میری ہو آیت اب تم مسز ضمائر ہو ضمائر نے اس پر اپنا حصار تنگ کرتے کہا تمہارے لیے کچھ نئے کپڑے لایا ہوں تا کہ اب تم میرے نہ پہنو اس نے اس دن کی حرکت پر چوٹ کی ٹھیک ہے چیک کر لینا اور اچھا سا کھانا بنانا اور اپنے کمرے میں شفٹ ہو جاؤ کیونکہ باقی وہ لوگ یوز کریں گے سب سے اچھے سے ملنا کیونکہ ان کے سامنے یہ ہماری لو میرج ہے آج شام تک سب پہنچ جائیں گے ضمائر نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہی اور جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی ضمائر نے اسے اپنا لیا تھا جیسے پھر سے ہر بات کو بھلا کر۔

چھچھورا آیت نے اسے لقب سے نوازا اور کام میں لگ گئی۔

آیت نے ضمائر کے لائے ہوئے کپڑوں میں سے ایک سوٹ نکالا سارے ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھے اس نے دل میں ہی اس کی پسند کی داد دی کیا تھا اگر وہ بھی ایک نارمل کپل ہوتے تو زندگی کتنی حسین ہوتی ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ باہر سے اسے آوازیں آئی اور وہ سمجھ گئی کے سب آ گئے ہیں اپنے اوپر آخری تنقیدی نظر ڈالتے وہ باہر آ گئی۔

****

ضمائر نے گھر والوں کو سب بتا دیا تھا کہ اسے آیت پھر سے مل گئی ہے اور انہوں نے نکاح کر لیا ہے کنٹریکٹ والی بات وہ گول کر گیا تھا پہلے سب حیران ہوئے لیکن اب وہ خوش تھے کیونکہ اب ضمائر بھی جب انہیں فون کرتا خوشی سے بات کرتا اس لیے آج وہ اسکی خوشی میں شامل ہونے آ رہے تھے۔

ضمائر مطمئین تھا اب اپنی زندگی سے اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر اس زات کا شکر ادا کیا جس نے اسے سب عطا کیا تھا۔

اسلام علیکم! آیت نے اندر آتے سلام لے کر سب کو متوجہ کیا۔

بلیک ٹراؤزر اوپر ریڈ امبرائڈڈ شرٹ گلے میں دوپٹہ کھلے گھنے سلکی بال آنکھوں میں کاجل اور آج مسکارا بھی لگایا گیا تھا ساتھ ہی ریڈ لیپسٹک سب کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا تھا۔

ضمائر کی موم سب سے پہلے کھڑی ہوئیں اور اسکو گلے لگایا اور ڈیڈ نے سر پر پیار دیا اور اسکا ماتھا چوما فائز بھائی نے بھی مسکرا کر سلام کا جواب دیا جبکہ عائشہ حیران کھڑی تھی یہ وہی آیت تھی جو انہیں مال میں ملی تھی اور انہیں کافی پسند آئی تھی۔

آیت تم وہ اچانک بولی تو سب متوجہ ہوئے آیت بھی پہچان گئی تھی انہیں۔

بھابھی آپ پہلے سے جانتی ہیں آیت کو؟

ہاں ہم ایک بار مال میں ملے تھے اب آیت نے جواب دیا وہ دونوں خوشی سے آپس میں ملیں اور آیت نے آہل کو لے لیا اور اس دن کی طرح اس کے گال پر بوسہ دیا۔

آہل چیمپ یہ آپکی چچی ہیں میری جان اور سارے خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔

آیت کو اچھا لگا تھا ضمائر نے اسکی پہچان خود کے نام سے کروائی تھی اتنا پیار دیکھ کر اسکی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔

آیت نے کھانا لگایا سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا اور تھکاوٹ کی وجہ سے اپنے رومز میں چلے گئے۔

* * * * * * * * * * * * * * * * * * *

آیت ابھی صوفے پر لیٹنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسے ضمائر کی آواز آئی بیڈ پر آکر لیٹو کھا نہیں جاؤں گا۔

نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔

آ رہی ہو یا میں اپنے طریقے سے لے کر آؤں اور میرا طریقہ تمہیں بالکل پسند نہیں آئے گا۔

آیت اسکی بات سنتی غصے سے اٹھی اور آکر ایک سائڈ پر سمٹ کر لیٹ گئی درمیان میں کشنز سے حفاظتی دیوار بنائی جو ضمائر نے دیکھی اور اندر ہی اندر مسکرایا اپنی بیوی کی سادگی پر۔

ضمائر وہ سب بھول گیا تھا جو اس نے کیا تھا اس کے ساتھ جو محبت کہیں جا سوئی تھی وہ پھر سے جاگ گئی تھی اور شائد مزید بڑھ گئی تھی وہ دن میں جتنی بار اسے دیکھتا تھا اسکی آیت سے محبت اتنی ہی بڑھتی تھی۔

صبح آیت اٹھی تو وہ ضمائر کے کندھے پر اسکا سر تھا وہ بہت قریب تھی اس کے آیت بے خودی کے عالم میں اسے دیکھے گئی اور پھر اونچا ہو کر اسکی پیشانی چومی اب وہ پھر اسے تک رہی تھی۔

نظر لگانے کا ارادہ ہے مسز ضمائر؟

تم جاگ رہے ہو اب آیت نے ڈرتے پوچھا۔

ہاں جب تم نے میرے ماتھے پر کِس کیا تب سے اب میں اٹھ گیا ہوں اب آرام سے کر لو۔

بیشرم آیت نے اسے ایک نئے لقب سے نوازا اور دور ہوئی یہ کشنز تم نے ہٹائے نہ بیچ میں سے؟

میں کیوں اٹھاؤں گا تم رات کو اسے سائڈ پر کر کے میرے پاس آئی تھی ضمائر نے ہنسی کنٹرول کرتے کہا۔

اب وہ شرمندگی سے اٹھ کر ہی چلی گئی اس کے جانے کے بعد ضمائر کا قہقہہ گونجا تھا کمرے میں۔

****

آیت آہل کو گود میں لے کر بیٹھی کھیل رہی تھی کیونکہ کل ان سب نے واپس چلے جانا تھا۔

ضمائر بھی آ کر اس کے ساتھ چپک کر بیٹھ گیا۔

دوسرے صوفے بھی خالی پڑے ہیں آیت نے آہستہ آواز میں کہا۔

پر میری بیوی یہاں بیٹھی ہے۔

موم ڈیڈ آپ دوبارہ کب آئیں گے اب آیت بھی انہیں موم ڈیڈ کہنے لگ گئی تھی۔

جب میری بیٹی ہمیں خوشخبری سنائے گی نفسہ بیگم نے کہا۔

آیت سے تو شرم کے مارے چہرہ ہی نہیں اٹھایا گیا۔

ضمائر نے بہت سے رنگ ایکساتھ اسکے چہرے پر دیکھے تھے اور وہ اسے زیادہ حسین لگی تھی۔

آج سب کے جانے کا دن آ گیا تھا آیت بہت سیڈ ہو گئی تھی جو ضمائر نے بھی محسوس کیا وہ سب میں گھل مل گئی تھی اس نے جو کہا تھا کہ وہ اسکی فیملی نہیں ہے اب وہ ضمائر سے زیادہ انہیں مس کرنے والی تھی کیونکہ ان سب کے ہوتے ہوئے آیت کو اپنی فیملی کی کمی فیل نہیں ہوئی تھی۔

ان کے جانے کے بعد وہ اداس سی بیٹھی تھی تو ضمائر نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کا سوچا۔

اس نے کچن میں جا کر اپنے اور اس کے لیے کافی بنائی اور اپنے کمرے میں جا کر ایل ای ڈی پر مووی لگائی اور آیت کو آواز دی۔

وہ آئی تو ضمائر نے نیچے بڑے والا کشن رکھا تھا اور بیٹھا کافی کے سپ کیساتھ مووی دیکھنے میں مصروف تھا۔

آجاؤ مووی دیکھیں ساتھ میں نے کافی بنائی ہے تمہارے لیے بھی۔

آیت کا دل اداس تھا وہ اپنے ماما بابا کو بہت مس کر رہی تھی۔

نہیں تم دیکھو میں سونے لگی ہوں اور جا کر صوفے پر لیٹ گئی ضمائر کچھ نہیں بولا۔

اسے لگا جیسے ضمائر کو برا لگا ہے اب وہ اٹھی اور اس کے ساتھ جا کر اسی کے کشن پر بیٹھ گئی کیونکہ کوئی اور کشن موجود نہیں تھا اور اس کے ہاتھ سے اپنی کافی کا مگ لیا جو شاید وہ رکھنے جا رہا تھا۔

دو بھوکے انسان یہ بھی خود نہ پی جانا۔

ضمائر خوش ہوا تھا کہ آیت نے اس بار خود اسکی طرف قدم بڑھائے تھے اس نے آیت کو اس دن کا بتانے کا سوچا کہ وہ اس دن صرف اسے بچانے آیا تھا اور وہ کنٹریکٹ کے پیپرز بھی نقلی تھی وہ اپنے اور اسکے درمیان ساری غلط فہمیوں کو ختم کر کے اس کے ساتھ ایک نارمل زندگی گزارنا چاہتا تھا۔

آیت جو بہت دھیان سے مووی دیکھ رہی تھی اب اس میں رومینٹک سین آیا تو اس نے نظریں جھکالی تھی لیکن ضمائر دیکھ رہا تھا اب وہ سین مزید بولڈ ہوا تو وہ اٹھی اور سوئچ اوف کر دیا ایل ای ڈی کے اوف ہونے پر ضمائر بھی اٹھا اور آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔

آیت ابھی سوچ رہی تھی کہ کہا سوئے ضمائر کی آواز آئی لائٹ بند کرو آیت اور آ کر اپنی جگہ پر لیٹو۔

آیت نے لائٹ اوف کی اور آ کر لیٹ گئی ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ ضمائر نے اسے کھینچ کے اپنے قریب کیا اس نے دور ہونے کی کوشش کی تو ضمائر نے اپنا بازو اس کے اوپر رکھا اور آنکھیں موند لیں۔

تمہیں میری فیملی کیسی لگی؟

بہت اچھی سب بہت اچھے ہیں آیت نے خوشی سے بتایا۔

اچھا اور اپنا شوہر کیسا لگتا ہے تمہیں۔

نہایت بد تمیز، سڑو اور بیشرم آیت نے اس کی تعریف ان لفظوں میں کی۔

اب میں بتاتا ہوں مجھے اپنی بیوی کیسی لگتی ہے حسین، خوبصورت، حور ابھی وہ آگے بولتا کہ آیت نے کروٹ لی مجھے نیند آ رہی ہے سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔

ضمائر کافی دیر تک اس سے باتیں کرتا رہا وہ بھی جواب دیتی گئی اس وقت وہ دونوں نارمل کپل کی طرح بیہیو کر رہے تھے اب ضمائر نے اسے سب بتانے کا فیصلہ کیا۔

آیت !!!

ہمم وہ نیند میں بولی لیکن ضمائر نے زیادہ دھیان نہیں دیا اور بتانے لگا اس دن میں تمہیں بچانے آیا تھا یار تمہاری دوست نے بھی جھوٹ بولا تھا ابھی وہ سب بتا ہی رہا تھا کہ اس نے آیت کا رخ اپنی طرف کیا تو اسے پتا لگا وہ سو گئی ہے۔

وہ ضمائر کو امتحان میں ڈال کر اب مزے سے سو رہی تھی ضمائر نے اس پر اپنا حصار تنگ کیا اور اسکے دونوں گال چومے۔

آیت کی آنکھ اپنے کندھے اور گردن پر ایک اجنبی لمس سے کھلی اب وہ ہوش میں تھی لیکن اس نے آنکھیں نہیں کھولی۔

ضمائر اب اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹا رہا تھا اس کے انداز میں شدت تھی آیت نے اسے دور کرنے کی کوشش کی تو اس نے آیت پر اپنی گرفت مضبوط کی اب آیت نے اسے زور سے دھکا دیا ضمائر کو نہایت غصہ آیا تھا اس کے ایسے کرنے سے۔

کیا مسئلہ ہے آیت اب؟ اس نے سائڈ لیمپ اون کیا تو دیکھا آیت رو رہی تھی۔

یار آیت کیا ہو گیا ہے؟

تم آج بھی نہیں بدلے اس دن بھی تم نے یہ سب کیا۔

آیت یہی رک جاؤ اس سے آگے ایک لفظ نہیں بولنا۔

کیوں کیوں نہ بولوں اس دن بھی تم نے مجھے سب کے سامنے رسوا کرنے کی کوشش کی اور آج بھی تم نے تو مجھ سے شادی صرف ایک کنٹریکٹ پر کی تھی نہ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے تو اب کیا ہوا نیت ندل گئی ہے تم حوس پرست انسان ہو ضمائر آفندی مجھے نفرت ہے تم سے مجھے نفرت ہوتی ہے خود سے جب تم میرے قریب آتے ہو گھن آتی ہے خود سے تم حوس پوری کرنا چاہتے ہو نا تو لو میں تیار ہوں۔

چٹاخ!!!!! ضمائر کا ہاتھ اٹھا تھا آیت پر اپنے لیے اس کے خیالات سن کر میں مجھے بول رہی ہو تم حوس پرست حوس ہی پوری کرنی ہوتی نہ تو تم سے شادی نہ کرتا اور اس دن میں صرف تمہیں بچانے کے لیے آیا تھا تمہاری دوست بھی جھوٹ بول رہی تھی بکواس تھا سب اب وہ چیخا اور اگر اس دن میں ہوتا نہ تو آج تمہاری عزت سلامت نہ رہتی بقول تمہارے میں تو حوس پرست ہوں نہ کنٹریکٹ کے پیپرز نقلی تھے میں نے دل سے اپنایا تھا تمہیں چاہتا تو اپنا بدلہ لیتا اور تمہیں کہیں کا نہ چھوڑتا اور نفرت تم کیا کرو گی مجھے نفرت ہو گئی ہے تم سے، میں تو نارمل ہو گیا تھا سب بھول کر تمہارے ساتھ نئی زندگی شروع کرنا چاہتا تھا لیکن تم اس قابل ہی نہیں ہو، کیا نہیں دیا تمہیں میں نے دیتا بھی کیوں نہ بیوی تھی تم میری اپنے فیملی کے سامنے تمہارے کردار کو میلا نہیں ہونے دیا کیونکہ تم ضروری تھی میرے لیے سب سے زیادہ پر اب نہیں آیت سکندر اب تم خود بھی مجھے بلاؤ گی تو میں نہیں آؤں گا وہ غصے سے کہتا زور سے دروازہ مارتا گھر سے ہی نکل گیا۔

آیت وہی بیٹھی رونے لگی اتنے انکشاف ہوئے تھے آج اس پر لیکن وہ وہ دن کیسے بھول جاتی جب سارا الزام اس پر لگایا گیا تھا اگر ضمائر وہ شخص نہیں تھا تو پھر کون تھا وہ اب اس نے کہانی کا دوسرا رخ دیکھنے کی پہلی بار کوشش کی تھی۔

حقیقت اس پر جلد کھلنے والی تھی اور بیشک وہ بہت پچھتانے والی تھی۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

موسم سرما شروع ہو گیا تھا بارشیں بھی ہو رہی تھی اس لیے سردی زیادہ محسوس ہوتی ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔

آج چھ دن ہو گئے تھے انہیں بات کئے ہوئے وہ ایک دوسرے کے سامنے ہی نہیں آتے تھے آیت بھی دوسرے کمرے میں ہوتی تھی ضمائر صبح کا گیا دیر رات کو واپس آتا۔

آیت صبح نو بجے اٹھی اور باہر آئی گھر گندا پڑا تھا اسے الجھن ہوئی اس نے پہلے گھر صاف کرنے کا سوچا پھر کھانا بنانے کا اب جو بھی ہو وہ گھر تو گندا نہیں رکھ سکتی تھی نہ۔

آیت نے سارے گھر کی صفائی کی اور اب کچن میں آئی اتنے دنوں سے وہ سب فراموش کر گئی تھی اب اسنے کیبنیٹس کھول کے دیکھے تو سامان پورا نہ تھا۔

اسنے ڈرائیور سے گاڑی نکالنے کو کہا کیونکہ ضمائر نے ڈرائیور، گارڈ اور مالی بابا کے علاوہ باقی ملازموں کو نکالا تھا آیت خود تیار ہونے چلی گئی۔

اب وہ ڈرائیور کے ساتھ گروسری کرنے پاس کی سپر مارکیٹ آئی تھی ابھی وہ چیزیں اپنی ٹرائی میں ڈال رہی تھی کہ پیچھے سے اسے کسی لڑکی نے مخاطب کیا۔

آیت ؟

آیت نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حرا تھی لیکن جس حرا کو اس نے یونیورسٹی میں دیکھا تھا یہ اس حرا سے بہت مختلف تھی وہ حرا برینڈ کے علاوہ کچھ پہنتی نہیں تھی یہ حرا لون کے سادہ سے سوٹ اور اوپر بلیک جیکٹ میں تھی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے آیت اب حرا نے اسے متوجہ پا کر بتایا۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔

Ayat i want your five minutes please I want to told u something that is important please.........

اب آیت کو ماننا پڑا وہ دونوں مارکیٹ سے باہر آگئی اور ایک سائڈ پر لگے بینچ پر بیٹھ گئیں۔

بولو کیا بتانا ہے؟

آیت تمہیں یاد ہے ایک سال پہلے تمہارے ساتھ یونیورسٹی میں ....

ہاں میں وہ رات کیسے بھول سکتی ہوں مجھے رسوا کیا گیا تھا اس ضمائر .....

آیت وہ سب میں نے کروایا تھا ابھی آیت اپنی بات مکمل کرتی کہ حرا نے ایک سانس میں ہی اپنی بات مکمل کی۔

واٹ ؟؟؟ تمہیں ضمائر نے مجھ سے یہ سب کہنے کے لیا کہا ہے نا آیت اس وقت بدگمانیوں کی حد پر تھی۔

نہیں ضمائر سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہے۔

اس دن تمہیں اوپر لائبریری میں میں نے بلوایا تھا اور اس آدمی کو بھی میں نے پیسے دیے تھے وہ سب کرنے کے لیے لیکن میں نے اسے صرف تمہیں ڈرانے کے لیے کہا تھا تمہاری عزت پر کوئی حرف نہیں آئی تھی اس دن بھی وہ سب میں نے کروایا تھا تمہاری دوست کو بھی میں نے پیسے دیئے تھے اور وہ کچھ ہی پیسوں میں بک گئی تھی اس لیے اس دن ضمائر کے پوچھنے پر اس نے جھوٹ بولا تھا۔

کیا مطلب ؟

اس دن ضمائر نے جب گانا ختم کیا تو اس نے سب سے پہلے تمہیں ڈھونڈا اور تمہاری دوست سے پوچھا اس نے اور میرے کہنے کے مطابق اس نے ضمائر کو اوپر لائبریری کا بتایا اور وہ اوپر کی طرف بھاگا اور جب تک وہ اوپر پہنچا تب تک میں اس آدمی کو فون کرکے واپس بلا چکی تھی اور اس کے بعد جو ہوا وہ سب تمہیں پتا ہے۔

)لمبی خاموشی)تم نے یہ سب کیوں کیا آیت نے ٹرانس کی کیفیت میں پوچھا۔

تمہیں یاد ہے تم نے مجھے تھپڑ مارا تھا بس میں بدلہ لینا چاہتی تھی میں بدلے کی آگ میں اندھی ہوگئی تھی آیت میں نے ضمائر کو اس دن پروپوز کیا تھا اور اس نے مجھے ٹھکرا دیا یہ کہہ کر کہ وہ تم سے پیار کرتا ہے آیت کو وہ سین یاد آیا جب ضمائر نے اسے فون پہ بتایا تھا۔

آیت پلیز مجھے معاف کردو میری غلطی تھی۔

یہ غلطی تھی حرا میری پوری زندگی برباد ہوگئی اور تم کہہ رہی ہو یہ غلطی تھی تمہاری میں نے اپنے شوہر کو دھتکار دیا اسے اس کا حق نہیں دیا میں نے ہر بات پر اسکی تذلیل کی اور تم کہہ رہی ہو یہ غلطی ہے تمہاری یہ غلطی نہیں گناہ ہے حرا گناہ اب آنسو متواتر اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

آیت تو کیا تمہاری شادی ضمائر سے ....

ایم سوری آیت ایم ریلی ویری سوری مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے اس کی ہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سزا دی ہے مجھے ضمائر سے تو کبھی محبت تھی ہی نہیں وہ صرف میری ضد تھا مجھے محبت اس شخص سے ہوئی جو میرا محرم ہے پر وہ بے وفا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اولاد سے نہیں نواز تا شائد یہ میرے گناہوں کی سزا ہے اب حرا رونے لگی تھی۔

میں نے تمہیں معاف کیا حرا اور میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں معاف کر دیں اور تمہیں اولاد سے نوازیں آمین اور اٹھ کر چلی گئی۔

حرا نے آسمان کی طرف رخ کیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے کچھ بندوں میں برداشت کی قوت ڈالی تھی جو وہ بہت کچھ برداشت کر کے بھی معاف کرنے کا ہنر رکھتے تھے۔

ہم گناہ کرنے کے بعد بھول جاتے ہیں کہ وہ اوپر جو ذات بیٹھی ہے وہ سب دیکھ رہی ہے اور وہ بہترین انصاف کرتا ہے ہم لوگ مکافات عمل سے نہیں ڈرتے اور اس کے بندوں پر رحم نہیں کھاتے مکافات عمل لکھ دیا گیا ہے اور وہ ہر حال میں ہوتا ہے ہم کسی کا دل دکھا کر یا تکلیف دے کر خوش نہیں رہ سکتے کیونکہ کسی کی آنکھ سے ہماری وجہ سے نکلا آنسو بدلہ ضرور لیتا ہے اور اللہ بہت مہربان ہے۔

****

آیت گھر پہنچی اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی اور وہ سب اسکی نظروں کے سامنے ایک فلم کی طرح چلنے لگا وہ کتنی خوش تھی اپنے بابا اور ماما کے ساتھ اپنے گھر پھر یہ سب ہو گیا اس کے بابا اور ماما اس دنیا سے چلے گئے اور اب ضمائر وہ کیسے منائے گی ضمائر کو کیا وہ اب اسے چھوڑ دے گا نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے گی۔

وہ فوراً اٹھی کپڑے بدلے اور کھانا بنانے چلی گئی اس نے سب ضمائر کی پسند کا بنایا تھا اب اسے اپنے مجازی خدا کو منانا تھا جسے وہ بہت غیر مناسب باتیں کہہ گئی تھی اور اب اسے اپنے الفاظ اور رویئے کا احساس ہو رہا تھا۔

ضمائر آفس سے گھر کے لیے نکل گیا گاڑی میں ڈرائیونگ کے دوران بھی اس کی سوچوں کا رخ آیت کی طرف تھا اسے افسوس تھا اس نے اس پر ہاتھ اٹھایا لیکن اس نے باتیں ہی ایسی کہیں تھی کیا وہ واقعی ہی اس کا پیار کبھی نہیں دیکھ پائی تھی یا دیکھ کر نظر انداز کرتی تھی اور اس دن اس نے ضمائر کو دھکا دیا تھا یہ اس کی انا پر ایک گہری چوٹ تھی

اس لیے اس دن کے بعد ضمائر اس کے سامنے نہیں گیا لیکن وہ بھی نہیں آئی تھی آخری حل ضمائر کو یہی نظر آیا کہ وہ آیت کو اس زبردستی کے رشتے سے آزاد کر دے۔

اگر آیت اسکے خیالات جان جاتی تو اسے جان سے مار دیتی خیر اب ضمائر کو گھر پہنچ کر ایک زبردست دھچکا لگنے والا تھا۔

ساڑھے نو بجے وہ گھر پہنچا تو سردی مزید بڑھ گئی تھی وہ اندر آیا تو اسے گھر صاف ملا اور کچن سے کھٹ کھٹ کی آواز سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ آیت ہے کچن میں وہ ابھی جاتا کہ آیت پانی لے آئی ضمائر نے اسے دیکھا تو پلک جھپکنا بھول گیا کیا یہ وہی آیت تھی آیت نے بلیک پینٹ کے اوپر کریم کلر کا شورٹ ٹوپ اوپر بلیک ہی جیکٹ بال پونی میں باندھ رکھے تھے اس وقت وہ اسے کانچ کی گڑیا لگی۔

آیت نے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے پسندگی دیکھ لی تھی اس کی محویت کو توڑنے کے لئے پانی آگے کیا۔

ضمائر فوراً ہوش میں آیا اور گلاس کو اگنور کرتا سائڈ سے نکلتا چلا گیا آیت نے گہری سانس لی اور کھانا لگانے لگی۔

جب بہت دیر تک وہ باہر نہ آیا تو وہ اسے بلانے گئی وہ سٹڈی روم میں تھا آیت نے دروازہ کھولا تو سگریٹ کے دھوئیں نے اس کا استقبال کیا۔

****

آیت نے اسے کبھی سگریٹ پیتے نہیں دیکھا تھا وہ کافی حیران ہوئی ضمائر نے مڑ کر دیکھا اور آنکھوں سے جیسے اس کے آنے کی وجہ پوچھی۔

کھانا لگا دیا ہے آ جائیں۔

ضمائر کو اس کے لہجے نے حیران کیا آج وہ اس کو لمحہ بہ لمحہ حیران کر رہی تھی۔

میں نے نہیں کھانا جاؤ تم کھا لو ضمائر نے درشت لہجے میں کہا۔

پر وہ .....

میں نے کہا نہ نہیں کھانا تو نہیں کھانا جاؤ اب وہ سرد لہجے میں بولا۔

آیت دروازہ بند کرتی واپس آئی اور سارا کھانا سمیٹ کر واپس رکھ دیا اس کو بہت بھوک لگی تھی پر ضمائر کے رویّے نے اسے ہرٹ کیا تھا اس کی بھوک اڑ گئی تھی جیسے کھانا سمیٹنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی اور نماز پڑھ کر سو گئی۔

ضمائر نے اپنا کام ختم کیا تو رات کے دو بج گئے تھے اب اسے بھوک کا احساس ہوا اس نے کچن میں جا کر اپنے لیے کچھ بنانے کا ارادہ کیا۔

اس نے فریج کھول کے دیکھا تو ساری ڈشز اسکی پسند کی بنائی ہوئی تھی آیت نے اور ویسے کی ویسے پڑی تھی اس کا مطلب تھا کہ آیت بھی کھانا کھائے بغیر سو گئی تھی۔

پاگل لڑکی ضمائر نے کھانا نکالا اور کھایا جو واقعی بہت اچھا بنا تھا ضمائر نے کافی بنائی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا آیت کے کمرے کی لائیٹ اوف تھی جسکا مطلب تھا وہ سو گئی ہے ضمائر نے اسکو بھی اٹھا کر کھانا دینے کا سوچا لیکن انا آڑے آ گئی۔

وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہوتا اندر داخل ہوا تو نائٹ بلب کی ہلکی روشنی کمرے میں پھیلی تھی اس نے آیت کو دیکھا تو وہ سکڑی سمٹی لیٹی تھی شاید سردی لگ رہی تھی اسے ضمائر نے آگے بڑھ کر کمفرٹر اوڑھایا اور اس کے چہرے سے بال ہٹائے وہ سوتے ہوئے اور بھی معصوم لگتی تھی اس سے پہلے کہ ضمائر اس کی پیشانی چومتا اسے سب یاد آیا وہ فوراً پیچھے ہوا اور روم سے نکل گیا۔

****

صبح آیت کی آنکھ نو بجے کھلی ضمائر جا چکا تھا اسے افسوس ہوا کہ وہ ناشتہ کیے بغیر چلا گیا تھا۔

آیت کو نفیسہ بیگم کا فون آیا اس نے ڈیڑھ گھنٹہ ان سے اور بھابھی سے باتیں کی اور اب وہ کھانا بنانے کے لیے اٹھی اس نے رات کا کھانا دیکھا تو وہ آدھا تھا اسے خوشی ہوئی کہ ضمائر نے کھایا تھا اس نے اس کا فیورٹ پاستا بنایا جو ابھی اسے ماما نے بتایا تھا اور ڈرائیور کو ضمائر کے آفس دے کر آنے کے لیے کہا اور خود وہ نہانے چلی گئی۔

ضمائر جو ابھی میٹنگ اٹینڈ کر کے آیا تھا عمر اس کے انتظار میں کھڑا تھا کیا ہوا عمر؟

سر وہ یہ آپ کے گھر سے ٹفن آیا ہے اس نے مسکراہٹ چھپاتے کہا۔

جو ضمائر دیکھ چکا تھا میرے گھر سے وہ خاصا حیران ہوا۔

جی سر۔

اوکے یہ دو اور جاؤ تم؟

وہ اندر آیا اور ٹفن کو کھولا اسے اب بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ آیت نے بھیجا ہے۔

اندر اس کا فیورٹ پاستہ تھا جو اسکی موم بناتی تھی اس کے لیے ضمائر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی موم نے ہی آیت کو بتایا ہو گا ساتھ ایک چٹ بھی تھی اس نے کھولی اور پڑھنی شروع کی۔

سو ڈیئر ہسبنڈ کھانا کھانا ہی تھا تو رات کو میرے ساتھ کھاتے چھپ کر کھانے کا کیا فائدہ یہ پاستہ بہت محنت اور محبت سے بنایا ہے میں نے سارا ختم کرنا بلکہ وہ مجھے پتا ہے کہ آپ بھوکر ہیں رات کو آپ نے اس بات کا واضح ثبوت بھی دیا ہے رات کو آٹھ بجے آپ گھر ہوں اور آکر کھانا کھانا نہ کے سگریٹ وہ اس کی ہر بات سے واقف تھی۔

یور پریٹی وائف آیت ضمائر

ضمائر اب بھی منہ کھولے وہ تحریر بار بار پڑھ رہا تھا اور حیران تھا کہ کل تک تو وہ اسکو اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی آج وہ اسے کھانا بنا کر بھیج رہی تھی اس کی سمجھ سے باہر تھی وہ لیکن وہ خوش ہوا تھا یقیناً اس کے اس اقدام سے اس نے پاستہ پورا ختم کیا کیونکہ تھا ہی اتنا مزے کا صحیح کہا تھا اس کی بیوی نے وہ تھا ہی بھوکر۔

****

ضمائر گھر آیا تو آج بھی وہ کچن میں تھی .

پانی آیت نے ٹرے آگے کی۔

ضمائر آج بھی اگنور کرتا چلا گیا آنکھوں میں نمی آئی تھی جو اس نے فوراً صاف کی اور کھانا لگایا۔

کافی دیر بعد بھی جب وہ نہ آیا تو آیت کھانا سمیٹنے لگی۔

بنا ہی لیا ہے تو اب کھانے تو دو پیچھے سے اسے ضمائر کی آواز آئی .

آیت نے فوراً باؤل واپس رکھا اور بیٹھ گئی پہلے کھانا اسے سرو کیا اور اب خود کھانے لگی وہ کھاتے بیچ بیچ میں ضمائر کو بھی نظر اٹھا کر دیکھتی جس کا سارا دھیان کھانے پر تھا آج وہ پہلی بار صرف وہ دونوں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے آیت کو وہ لمحہ اپنی زندگی کے حسین لمحے لگے۔

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہو ادنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

پاستہ کیسا تھا خاموشی کو آیت کی آواز نے توڑا۔

ٹھیک تھا ضمائر نے اس کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔

اب آیت کو رونا آیا اس نے اپنے کھانے کی پلیٹ سرکائی اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

ضمائر کو اس سے اتنے شدید ری ایکشن کی امید نہیں تھی اب اسے افسوس ہوا کیا تھا تھوڑی تعریف ہی کر دیتا۔

وہ اٹھا اور برتن اٹھائے اور اپنے روم کی طرف چلا گیا اندر آیا تو آیت پہلے سے اس کے بیڈ پر براجمان تھی حیرت کا جھٹکا لگا تھا اب اسے۔

آیت اٹھو اور اپنے کمرے میں چلو مجھے پتا ہے تم جاگ رہی ہو۔

آیت نے کوئی حلچل نہ کی لیکن ضمائر کو پتا تھا وہ جاگ رہی ہے اب اس نے آگے بڑھ کر اس کے منہ سے کمفرٹر ہٹایا۔

کیا ہے سونے دو اب آیت بولی اور کمفرٹر پھر منہ پر ڈالا۔

اٹھو نکلو میرے روم سے تمہیں تو نفرت ہے نہ مجھ سے گھن آتی ہے تمہیں مجھ سے تو اب کیوں میرے بستر پر سو رہی ہو اٹھو اور نکلو۔

ضمائر ایم سوری اس دن میں غصے میں تھی مجھے پتا چل گیا ہے وہ سب تم نے نہیں حرا نے کروایا تھا۔

اب حیران ہونے کی باری ضمائر کی تھی وہ یہ حقیقت آیت کو نہیں بتانا چاہتا تھا اسے علی نے یہ سب بہت پہلے بتا دیا تھا کیونکہ اس دن اس نے حرا کی باتیں سن لی تھی پہلے ضمائر کا دل کیا کہ وہ حرا کو جان سے مار دے لیکن پھر جب اسے پتا چلا کہ اس کی شادی ہو گئی ہے اور وہ اولاد کے لیے ترس رہی ہے تو اس نے معاف کر دیا اسے شائد اللہ نے یہی سزا سوچ رکھی تھی اس کے لیے۔

تمہیں کیسے پتا؟

اب آیت اس کے قریب آئی اور اس کے گلے لگ گئی مجھے آج حرا ملی تھی سپر مارکیٹ اس نے بتایا سب ایم سوری ضمائر مجھے نہیں پتا تھا اس دن کے لیے بھی ایم سوری۔

نہیں آیت اگر تمہیں آج بھی حقیقت پتا نہ چلتی تو تم آج بھی مجھے ہی قصوروار سمجھتی میں نے کتنی کوشش کی تھی تمہیں سچ بتانے کی۔

میں سوری بول تو رہی ہوں۔

نکلو میرے کمرے میں سے آئی سیڈ اوٹ اس نے آیت کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے باہر نکال کر زور سے دروازہ بند کیا اسے کچھ وقت لگنا تھا اب نارمل ہونے میں۔

آیت اپنے آپ کو گھسیٹتی اپنے کمرے میں لائی اور خود کو رونے دیا اس کے بدن سے جیسے آگ نکل رہی تھی وہ اٹھی اور واشروام میں جا کر شاور کے نیچے کھڑی ہو گئی۔

اس کے آنسو پانی میں ہی بہتے گئے جب وہ تھک گئی تو آکر ایسے ہی لیٹ گئی۔

****

آج ضمائر کی امپورٹنٹ میٹنگ تھی وہ تیار ہو کر باہر نکلا تو آیت نے آج ناشتہ نہیں بنایا تھا وہ لیٹ ہو رہا تھا اس لیے اسے دیکھے بغیر چلا گیا۔

شام سات بجے گھر پہنچا تو گھر میں فل اندھیرا تھا وہ حیران ہوا کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا اس نے لائٹ اون کی اور کچن چیک کیا

کچھ بنا بھی نہیں تھا آج آیت نے آفس میں بھی لنچ نہیں بھیجا تھا۔

ضمائر کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ بھاگ کر آیت کے روم میں گیا اور دروازہ کھولا آیت بے سدھ بستر پر پڑی تھی وہ فوراً آگے بڑھا اور اسے سیدھا کیا تو وہ بخار میں پھنک رہی تھی اس کے کپڑے بھی ہلکے ہلکے نم تھے ضمائر کو ایک سکنڈ میں سارا ماجرا سمجھ میں آ گیا۔

پاگل لڑکی! وہ فوراً گیا اور باؤل میں ٹھنڈا پانی لایا اور اس کے ماتھے پر پٹیاں کرنے لگا بخار کچھ کم ہوا تو اس کی الماری میں سے اس کے کپڑے لایا اور تبدیل کیے اور اب کچن میں گیا اور اس کے کھانے کے لیے بریڈ اور دودھ لایا زبردستی اسے کھلایا اور ساتھ میڈیسن دی اس کی ایسی حالت دیکھ کر اس کو خود پر شدید غصہ آیا اب اٹھا اور چینج کر کے آیا کافی وہ خود بھی پی چکا تھا نائیٹ بلب اون کیا اور اس کے ساتھ آ کر لیٹ گیا اس پر کمفرٹر ٹھیک کیا اور اس کو اپنے حصار میں لیتا اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔

کچھ ہی دیر ہوئی تھی اس کی آنکھ لگے کو کہ آیت کی آواز پر کھلی اس کی آنکھ جو ڈر کر اب اس کے بالکل ساتھ جڑ گئی تھی وہ آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہی تھی منہ میں اب دھیان دیا ضمائر نے۔

بابا آپ اور ماما بھی چھوڑ گئے ہیں وہ بھی چھوڑ دے گا مجھے وہ روتے کہنے لگی وہ یہ سب بیہوشی اور بخار کی وجہ سی بول رہی تھی۔

کون چھوڑ دے گا اب ضمائر نے پوچھا؟

بابا ضمائر وہ وہ چھوڑ دے گا مجھے اب وہ ہچکیاں لے رہی تھی ضمائر کو ترس آیا اس پر ضمائر نے آنسو صاف کیے اس کے اور پھر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تا کہ وہ پر سکون ہو جائے۔

بابا میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں ضمائر کے لیے یہ خوشی کی انتہا تھی آج وہ بیہوشی میں ہی سہی پر اس سے محبت کا اعتراف کر رہی تھی۔

پر وہ نہیں کرتا بابا مجھے پتا ہے وہ مجھے چھوڑ دے گا۔

نہیں چھوڑے گا ضمائر آفندی اپنی زندگی کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اب ضمائر بولا۔

پر اس نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔

ایم سوری اس کے لیے وہ اس کے سینے پر آنسو بہاتی اس کی وہاں سے ساری شرٹ گندی کر رہی تھی۔

اوئے گندی بچی میری شرٹ مت خراب کرو۔

بابا اس نے کہا تھا وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے وہ چھوڑ دے گا مجھے آیت ایک ہی بات کرتے روتے روتے اب سو گئی تھی۔

ضمائر آفندی لو زیو آلوٹ میری جان ضمائر نے جھک کر اس کی پیشانی چومی اور آنکھیں موند لی۔

****

صبح آیت کی آنکھ کھلی تو وہ اکیلی تھی کمرے میں ابھی وہ اٹھ کر بیٹھی ہی تھی کہ ضمائر ناشتے کی ٹرے لایا۔

اٹھو ناشتہ کرو پھر میڈیسن بھی لینی ہے ضمائر نے اس کے آگے ٹرے رکھی تو وہ اٹھ کر بیٹھی۔

ناشتہ کرنے کے بعد اس نے غور کیا کہ رات کو اس نے کوئی اور کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اب اس نے ضمائر کی طرف دیکھا ضمائر بھی سمجھ گیا تھا میں نے بدلے ہیں۔

اور وہ شرم سے لال ہوئی تھی سارے جسم کا خون جیسے چہرے پر آ گیا تھا ضمائر نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری اور خود آفس کے لیے تیار ہونے چلا گیا کیونکہ آفس جانا بھی ضروری تھا اور اب آیت کا بخار بھی اتر گیا تھا آیت کو لگا وہ اب بھی ناراض ہے وہ اداس ہوئی۔

ضمائر آفس کے لیے تیار ہو کر آیا آج کھانا بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے باہر سے لے آؤں گا دوپہر میں تمہارے لیے سوپ بنا دیا ہے وہ پینا اور میڈیسن لازمی لینی ہے میں آکر چیک کروں گا اور اس کا گال تھپتھپاتا نکل گیا۔

اس کی خود کے لیے اتنی فکر دیکھ وہ کچھ حد تک مطمئن ہوئی تھی اور اس کو پھر سے منانے کا سوچنے لگی۔

آج بھابھی کا فون آیا اسے باتوں میں ان سے آیت کو پتا چلا کہ کل ضمائر کا برتھ ڈے ہے وہ کل کے لیے کچھ پلین کرنے لگی۔

کل کے دن کو وہ اپنی زندگی کا یادگار دن بنانا چاہتی تھی۔

رات کو ضمائر آیا کھانا وہ ساتھ لایا تھا دونوں نے کھانا کھایا اور ضمائر اسے میڈیسن دے کر اپنے روم میں چلا گیا کیونکہ ابھی وہ اسے کچھ دن اور تنگ کرنے کا ارادہ کیا۔

****

آج تھا ضمائر کا برتھ ڈے آیت صبح ہی صبح اٹھ گئی اور اس کے لیے اس کا فیورٹ ناشتہ بنایا۔

ضمائر نیچے آیا تو آیت نے مسکراہٹ کے ساتھ ویلکم کیا وہ بھی ہلکا سا مسکرایا اپنا فیورٹ ناشتہ دیکھ کر وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا

آج کیا کچھ خاص ہے؟ اسے نہیں پتا تھا کہ آیت کو اس کی سالگرہ کا پتا ہے باقی گھر والے اسے رات کو ہی وش کر چکے تھے۔

نہیں کچھ خاص نہیں ضمائر کو مایوسی ہوئی کیا تھا اگر اسے پتا ہوتا وہ آفس چلا گیا تو آیت بھی آج کی تیاریاں کرنے لگی پہلے ساری صفائی کی پھر ڈرائیور سے سجاوٹ اور کھانے کی چیزیں منگوائی اب وہ ضمائر کا روم ڈیکوریٹ کرنے کے بعد یوٹیوب سے دیکھ کر کیک بنانے میں مصروف تھی۔

کیک کے ساتھ اس نے باقی چیزیں بنائی اور اب فارغ ہو کر اس نے خود پر ایک نظر ڈالی تو وہ کام والی لگ رہی تھی اسے خود سے ہی الجھن ہوئی کمرے میں آ کر وہ کپڑے دیکھنے لگی وہ اپنے سارے کپڑے اور چیزیں ضمائر کے روم میں شفٹ کر چکی تھی۔

سامنے ہی اسے ریڈ کلر کی سِلک کی ساڑھی ہینگ ہوئی نظر آئی جو بھابھی نے اسے گفٹ کی تھی جب وہ آئیں تھی۔

اب وہ کشمکش میں تھی کہ پہنے یا نہ پہنے کیونکہ اس کا گلہ کچھ ڈیپ تھا اور آستین نیٹ کی چھوٹی سی نہ ہونے کے برابر تھی۔

پھر کچھ سوچتے اس نے پہن لیا وہ باہر آئی تو خود کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی وہ واقع بہت پیاری لگ رہی تھی ریڈ سلک کی ساڑھی جس کے صرف بارڈرز پر کام ہوا تھا بالوں کو کرل کیے گولڈن سینڈل پہنے، آنکھوں میں کاجل اور مسکارا آج ہلکا سا بلش بھی لگایا تھا اس نے بلڈ ریڈ لپسٹک لگائے وہ تیار کھڑی تھی اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو ضمائر کے آنے کا ٹائم ہو گیا تھا اس نے لا کر کیک اور دیگر لوازمات ٹیبل پر سجائے کہ اسے ضمائر کے گاڑی کا ہارن سنائی دیا اس نے فوراً کینڈلز جلائی اور روم کی لائٹ اوف کر دی اور خود کبرڈ کے اندر چھپ گئی جو کافی بڑی تھی۔

ضمائر اندر آیا تو اس دن کی طرح آج پھر اندھیرا تھا اس نے آیت کی خبر لینے کا سوچا اس کے روم میں گیا تو وہ خالی تھا ہر جگہ چیک کیا وہ کہیں نہیں تھی اب وہ پریشان ہوا اس نے باہر گارڈ سے پوچھا تو اس نے کہا کہ آج وہ گھر سے باہر نہیں گئی۔

* * * * * * * * * * * * * * * *

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Kitab Nagri

Posted on Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ بھاگ کر اپنے کمرے میں آیا تو اس کے پاؤں کے پاس کچھ گرا تھا اس نے دھیان دیا تو وہ آیت کی ہیلز تھی اس نے کمرے کو دیکھا جس میں اس وقت صرف موم بتیوں کی روشنی تھی اس نے آگے بڑھ کر لائٹ اون کی تو کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔

وہ آگے آیا اور ٹیبل پر کیک دیکھا جس پر ہیپی برتھ ڈے لو لکھا تھا باقی چیزیں اور ساتھ سوری کا کارڈ بھی تھا لیکن یہ سب کرنے والی نظر نہیں آ رہی تھی اب اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ دیوار کے ساتھ بیٹھی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

ضمائر پریشان ہوا تو قریب جانے پر اس کے ہاتھ میں وہ کاغذ دیکھے جو اس نے آیت اور اپنی علیحدگی کے لیے بنوائے تھے ضمائر انہیں پھاڑنا بھول گیا تھا اور آج وہ اس کے ہاتھ لگ گئے تھے۔

آیت کو وہ کاغذ جب وہ کبرڈ میں چھپی تھی تب ملے تھے۔

ضمائر کو اپنی کم عقلی پر جی بھر کر غصہ آیا اس پاگل لڑکی نے اتنا کچھ کیا تھا اور یہ کاغذ بھی آج ہی ہاتھ لگنے تھے اس کے وہ اس دن کو خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے قریب آیا۔

آیت !!!

ضمائر تم مجھے چھوڑ دو گے نا پر میں نے اتنی بار تو سوری بولا ہے تم نے مجھے تھپڑ بھی تو مار لیا تھا میں تمہاری ساری باتیں مانوں گی مجھے چھوڑنا نہ تمہیں تو پتا ہے نا میرا اس دنیا میں اب تمہارے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے میں تم سے اتنی محبت کرتی ہوں اور تم .....

ابھی وہ آگے بولتی کہ ضمائر اس کی بولتی خود ہی بند کروا چکا تھا۔

اب وہ پیچھے ہوا اور آیت کے آنسو صاف کیے پاگل لڑکی تمہیں کس نے کہا کہ میں تمہیں چھوڑنے والا ہوں۔

آیت نے وہ کاغذ دکھائے تو پھر یہ کیا ہے؟

یہ تو بہت پہلے بنوائے تھے جب تمہیں مجھ سے نفرت تھی۔

اب آیت روتے اس کے سینے پر اپنی چوڑیوں والے ہاتھوں سے وار کرنے لگی۔

ارے پاگل لڑکی سنو تو۔

اب وہ مسلسل اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔

اب ضمائر نے بھی اسے کھل کر رونے دیا تاکہ وہ اپنے دل کا سارا غبار نکال دے۔

****

آیت میں تمہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں کیا کوئی اپنی زندگی کو چھوڑ سکتا ہے کیا کوئی دھڑکن کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے میں مانتا ہوں کہ غلطیاں ہم دونوں سے ہوئی ہیں پر اب میں تھک گیا ہوں اب میں صرف تمہارا ساتھ چاہتا ہوں ایک خوبصورت اور پرسکون زندگی گزارنا چاہتا ہوں آئی لو یو آلوٹ آیت اب سے نہیں بہت پہلے سے، جب تم دوبارہ میری زندگی میں آئی تو مجھے لگتا تھا میں تم سے نفرت کرتا ہوں پر ایسا نہیں تھا جب بھی تمہیں اس ہادی کے ساتھ دیکھتا تو خون کھولتا تھا میرا اب ضمائر نے ناک سکیڑ کے کہا۔

پر وہ میرے بھائیوں جیسا تھا اور وہ عروج کو پسند کرتا تھا۔

اب آیت کو اُس کی سالگرہ یاد آئی تو فوراً وِش کیا اُسے۔

Happy birthday zamair afandi your wife ayat zamair loves u alot she is nothing without you❤□

میں نے اتنی تیاری بھی کہ ہے کیا دیکھی تم نے؟

آیت پہلے تم ڈیسایڈ کرلو کہ مجھے آپ کہنا ہے یہ تم۔

تم کیا چاہتے ہو؟

جو میری بیوی چاہتی ہے وہی میں چاہتا یہ شخص آپ کا ہے پورا کا پورا جو مرضی کہیں۔

ٹھیک ہے لیکن آؤ پہلے کیک کاٹو۔

دونوں نے مل کر کیک کاٹا ضمائر کو اس کا بنایا کیک کافی پسند آیا اور پھر ڈنر کیا اب ضمائر نے اپنے فون میں گانا لگایا اور آیت کی قمر میں ہاتھ ڈالے ہلکا ہلکا ڈانس کرنے لگا۔

آیت کو وہ لمحے مکمل لگے اس نے دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

آیت میں چاہتا ہوں آج ہم اپنی لائف ایک نئے سرے سے شروع کریں اور پرانی باتوں کو ہم کبھی بھی نہ دھرائیں میں اپنی زندگی کو تمہارے سنگ خوبصورت بنانا چاہتا ہوں۔

اور جو تھپڑ مارا تھا مجھے آیت ابھی تک وہی اٹکی تھی۔

اور جو تم نے مارے تھے دو اچھا چھوڑو تم مجھے مارو اور حساب پورا کرو۔

میں کیسے مار سکتی ہوں آیت نے انکار کیا کیونکہ وہ اس طرح ہی اسے ساری زندگی یہ تھپڑ والی بات سنانے والی تھی۔

اچھا ہٹو اب میں چینج کرلوں وہ جانے لگی تو ضمائر نے اسے قمر سے پکڑا اور قریب کیا۔

آج تم بہت حسین لگ رہی ہو ضمائر نے اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتے کہا۔

تھینک یو پر اب ہٹو مجھے چینج کرنا ہے۔

اب ضمائر اس پر جھکا اور اس کی اور اپنی سانسوں کو ایک کرنے لگا اب آیت کو اس کی سانسیں اپنی گردن اور کندھے پر محسوس ہوئی ساڑھی کا بلاؤز وہ کندھے سے ہٹا چکا تھا۔

ضمائر لائٹ بند کرو پلیز اٹھ کر آیت کو پتا لگ گیا تھا کہ آج وہ اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

ضمائر نے اٹھ کر لائٹ آف کی اور اپنے اور اس کے اوپر کمفرٹر ڈال کر اسے قریب کیا۔

کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی انہیں دیکھ مسکرایا تھا ان کی زندگی سے دھند کے بادل چھٹ چکے تھے اور اُن کی زندگی کی باقی صبح خوشگوار تھیں۔

****

آج آیت نے بہت عرصے بعد حرا کو فون کیا تھا نمبر وہ تب ہی لے چکی تھی آیت کو خوشی ہوئی یہ جان کر کہ اب وہ اپنی زندگی سے مطمئن تھی اور اب اسکی ایک چھوٹی سی بیٹی بھی تھی۔

کیا ہوا ہے میری بیوی کو ڈاکٹر؟

Congratulations sir she is expecting.....

وہ جیسے ہی گھر آئے ضمائر نے اٹھا کر اسے گول گول گھمایا آیت تمہیں نہیں پتا تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے تم نے مکمل کیا ہے مجھے آیم سو ہیپی آئی لو یو مائی لائف۔

اب میرے پاس بھی تمہارے لیے ایک گفٹ ہے۔

کیا جلدی بتایئں۔

ضمائر نے اسکی ہتھیلی پر روعمرہ کے ٹکٹس رکھے جنہیں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے یہ اس کی زندگی کا سب سے قیمتی تحفہ تھا۔

خانہ کعبہ کے سامنے:

اس وقت وہ دونوں اس زات کے سامنے سجدہ ریز تھے جس کی وجہ سے وہ ایک ساتھ تھے اور خوش تھے آیت تم نے میری زندگی مکمل کی ہے آج میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں بتاؤ کیا چاہیے۔

میرے پاس سب ہے آپ نے اس جگہ لا کر میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کی ہے ضمائر۔

یہ سب میرا فرض ہے آیت تم بتاؤ۔

میرے لیے میرے مہرم کی وفا کافی ہے ❤

اپنی خواہشات اُس در پر لے کر جاؤ جہاں

وہ "کُن" فرماتا ہے اور "فیکون" ہو جاتا ہے

(سنیہا رؤف)

جب ہم ایک دوسرے کو معاف کر دیتے ہیں تو زندگی مزید آسان ہو جاتی ہے یہ دنیا اس زات نے بنائی ہے جس کو غرور پسند نہیں تو ہم کس انا میں جی رہے ہیں وہ کہتا ہے میرے بندے کو معاف کرو میں تمہے معاف کر دوں گا وہ رب بیٹھا ہے اوپر حساب لینے کے لئے تو بہتر نہیں ہے کہ ہم اپنی زندگیاں سواریں دوسروں کی زندگیوں میں جھانکنے اور مداخلت کرنے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں کیونکہ مکافاتِ عمل اس دنیا میں ہی ہوتا ہے ہم کسی کے ساتھ برا کرتے ہیں تو ہمیں اپنی باری کا بھی انتظار کرنا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی ذندگیاں آسان کرے اور خوشیوں سے بھر دے۔

(آمین)

آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔

****

(ختم شد)

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595